عربی کے طلبہ کے لیے
علم صرف کے تمام ضروری مسائل کی ضامن کتاب

مِفتاح الصَّرف

معلم

طریقۂ تدریس اور ضروری اِصلاحات
کے جدید اِضافوں کے ساتھ

باہتمام شیخ القراء حضرت مولانا القاری فتح محمد صاحب پانی پتی رحمہ اللہ

مؤلف

(مولانا) محمد الیاس کوہاٹی

مدیر مدرسہ شریعۃ الاسلام

الناشر مکتبہ البشریٰ [illegible] راولپنڈی

موبائل 0300-8363513
فون 051-5474975

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ

عربی کے طلبہ کے لئے

علم الصرف کے تمام ضروری مسائل کی ضامن کتاب

مِفْتَاحُ الصَّرْف

طریقہ تعلیم اور ضروری اصلاحات کے جدید اضافوں کے ساتھ

مکمل چار حصے

مؤلفہ

مولانا محمد الیاس کوہاٹی

باہتمام

شیخ القراء مولانا الحافظ القاری فتح محمد صاحب مدظلہٗ

دار العلوم نانک واڑہ، کراچی ۲

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔محمد الیاس غفرلہ

فاضل خیر المدارس ملتان مدیر مدرسہ شریعۃ الاسلام محلہ الہ آباد ٹی روڈ راولپنڈی چھاؤنی

سال اشاعت: فروری ۲۰۱۰ء

ملنے کے پتے:

(۱) مکتبہ ام القراء مدرسہ شریعۃ الاسلام الہ آباد، آشیانہ چوک

،گلی نمبر 4 راولپنڈی، فون

﴿0300-8363513   0321-5857806﴾

(۲) مولانا مفتی زبیر صاحب کوئٹہ فون نمبر 0321-8194131

(۳) کتب خانہ ادارہ غفران چاہ سلطان گلی نمبر 17 راولپنڈی ۔فون 051-5507270

(۴) کتب خانہ رشیدیہ مدینہ کلاتھ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی فون 051-5771798

(۵) مکتبہ الحرمین/مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور فون: 042-7228272

(۶) مکتبہ المعارف قصہ خوانی بازار پشاور فون: 0300-5944317

(۷) مکتبہ صفدریہ المدد پلازہ جوڑ چوک راولپنڈی فون 0321-5264244

(۸) مکتبہ دیوبند، کمال پلازہ، کوہاٹ فون: 0333-9626980

(۹) مکتبہ الہادی، اردو بازار لاہور فون 042-37361473

تقریظات

تقریظ (۱) از حضرت مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال

حامداً و مصلیاً . امّا بعد احقر راقم الحروف نے رسالہ مفتاح الصرف مؤلفہ مولانا محمد الیاس صاحب سلّمہ، ربہ غور سے دیکھا بہت مسرور ہوا۔ ماشاء اللہ مؤلف موصوف نے بہت محنت کی ہے میں دیر سے ایسی کتاب کا متلاشی تھا۔ الحمد للہ کہ میری تمنا پوری ہوئی۔ ابتدائی عربی کے طلبہ کے لئے سہل اور قواعد صرف کا جامع رسالہ ہے بڑی خوبی یہ ہے کہ امثلہ اکثر قرآن پاک سے اخذ کی گئیں ہیں۔ احقر کے خیال میں مدارس عربیہ کے ارباب اہتمام بجائے اور صرف کے اردو رسائل کے اس کو درسی فرمالیں۔ احقر کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال شوال ۱۳۹۳ھ سے اسی کو اپنے مدرسہ رشیدیہ میں درسی کرلیا جاوے گا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

کتبہ احقر عبداللہ غفرلہ۔ مدرس مدرسہ رشیدیہ ساہیوال یکم شعبان ۱۳۹۳ھ

تقریظ (۲) از شیخ الحدیث وصدر مفتی حضرت مولانا الحافظ محمد عبداللہ صاحب مدظلہ خیر المدارس ملتان

الحمد لله و كفٰى و سلام على عباده الذين اصطفٰى اما بعد مولانا محمد الیاس صاحب کوہاٹی کی تصنیف مفتاح الصرف کے بارے میں جو کچھ حضرت قاری فتح محمد صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے مجھے اس سے پورا پورا اتفاق ہے۔ واقعی رسالے کے چاروں حصے علم صرف کی تمام ضروریات کے لئے جامع ہیں اس کی عبارت مناسب اختصار کے ساتھ ترتیب دی گئی ہے۔ جس کی بناء پر قواعد و تعریفات کا حفظ کرنا آسان ہوگیا ہے اور مضامین اپنی عمدہ ترتیب کی بناء پر اس قدر سہل ہیں کہ طلبا کے لئے سمجھنے اور استاد کے لئے سمجھانے میں انشاء اللہ کسی قسم کی دقت پیش نہیں آئے گی اور اسکے چاروں حصے صرف کی متعدد کتابوں سے مستغنی کردیں گے۔ امید ہے اہل علم اس کتاب کی جامعیت اختصار اور تسہیل کو مدنظر رکھ کر اس کی پوری قدردانی کریں گے اور اس کو اپنے مدارس کے نصاب میں شامل کرکے معلمین و متعلمین کو افادہ واستفادہ کا موقع عطا فرمادیں گے۔ والله المستعان

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ یکم شعبان ۹۳ھ

تقریظ (۳) حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم و علی اٰله و اصحابه اجمعین

اما بعد عزیزم مولوی محمد الیاس صاحب سلمہ نے اپنی کتاب مختلف جگہوں سے احقر کو پڑھ کر سنائی اور احقر نے خود بھی گردانوں کے بعض نقشوں کو غور سے دیکھا اور کتاب کی طرز کو جانچنے کی کوشش کی اس سلسلے میں چند باتیں عرض کردینی مناسب ہیں۔

(۱)۔ عزیزم موصوف نے بہت محنت اور جانفشانی سے یہ کوشش کی ہے کہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ اور علوم دینیہ کی کتب سمجھنے کے لئے جتنی صرف ضروری ہے وہ یکجا جمع مل جائے اندازہ یہی ہے کہ عزیزم موصوف کافی حد تک اس مقصد میں کامیاب ہوگئے ہیں حق تعالیٰ ان کی دینی سعی کو قبول فرمائے اور اس سعی کو اپنے قرب کا ذریعہ بنادیں آمین یارب العالمین

(۲)۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ صرف پڑھانے والے اساتذہ طلبہ کا صرف میں کافی وقت بھی لگاتے ہیں لیکن پھر بھی صرف کی پوری مہارت طلبہ میں پیدا نہیں ہوتی الا ماشاء اللہ، احقر کو امید ہے کہ اس کتاب (مفتاح الصرف) پر اگر صرف پڑھائی جائے تو تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے زیادہ فائدہ حاصل ہوسکے گا وماذٰلک علی اللہ بعزیز

(۳)۔ مہتممین حضرات کی خدمت میں بھی خیرخواہانہ مشورہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کو تجربۃً جاری کراکر دیکھیں امید ہے کہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

(۴)۔ صرف پڑھانے والے اساتذہ کی خدمت میں یہ مشورہ پیش کیا جاتا ہے کہ وہ طلبہ کو یہ کتاب دو دفعہ پڑھائیں پہلی دفعہ صرف وہ مضامین پڑھائیں جو آسانی سے سمجھ سکیں بقیہ مضامین پر نشان لگا کر چھوڑتے جائیں دوسری دفعہ مکمل کتاب پڑھائیں۔ پڑھی ہوئی گردانوں کو بھی دوبارہ سن لیں اور چھوڑے ہوئے مضامین کو اچھی طرح ذہن نشین کرادیں امید ہے کہ اس طرح تھوڑے وقت میں زیادہ کام ہوسکے گا۔ (۵) حاشیہ میں لکھے ہوئے مصنف کے مشوروں کو پڑھانے والے حضرات ضرور دیکھتے رہیں دیکھنے کے بعد اپنے تجربہ کی بناء پر تھوڑا بہت تاخیر بھی طرز تعلیم میں کرسکتے ہیں بلکہ کوئی اہم بات سمجھ میں آوے تو مصنف کو اس کی اطلاع بھی کردی جائے تاکہ آئندہ طباعت اور آیندہ اپنی تعلیم میں وہ ان مشوروں کا لحاظ رکھ سکے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔ طالب دعاء ناظرین محمد سرور عفی عنہ، مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ (۴) جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف صاحب مدظلہ کشمیری صدر مدرس خیر المدارس ملتان

الحمد لله و کفٰی وسلام علی عباده الذین اصطفٰی . اما بعد میں نے مفتاح الصرف مرتبہ مولانا العزیز محمد الیاس کوہاٹی کا حصہ اول و دوم سرسری نگاہ سے دیکھا۔ ماشاء اللہ عزیز محترم نے نہایت ہی محنت و جانفشانی سے ابواب صرف کو بطرز جدید و نہج بلیغ مرتب فرما کر طلبۂ صرف کے لئے انتہائی سہولت پیدا کر دی ہے اس رسالہ کے جملہ حصص پڑھنے کے بعد پھر کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہے گی دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس رسالہ کو حسن قبولیت سے اور اس کے مرتب کو حسن جزاء سے نوازے آمین۔ مدارس عربیہ کے مہتمین حضرات اگر اس رسالہ کو اپنے مدارس کے نصاب میں داخل کر دیں تو اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ فقط محمد شریف (کشمیری) از ملتان

تقریظ (۵) حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ خیر المدارس ملتان

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ،اما بعد عرصہ سے مکرمی جناب مولانا محمد الیاس صاحب زید فضلہٗ اس کوشش و محنت میں تھے کہ عربی علم الصرف کو انتہائی سہل کر دیا جائے تاکہ مبتدی طلبہ کے لئے معمولی محنت سے اور قلیل مدت میں فن کے ساتھ مناسبت پیدا ہو سکے، صیغہ کی پہچان صحیح ترجمہ اور تعلیل بیان کرنے پر قدرت ہو کسی بھی فن کا کوئی نصاب حرف آخر نہیں ہو سکتا خصوصاً تسہیل کے لحاظ سے تو زمانے کے تغیر کے ساتھ ساتھ تسہیل در تسہیل ضروری امر ہے امید ہے کہ آن عزیز سلمہ کی یہ مساعی بار آور ہے۔

مفتاح الصرف جامعیت مسائل کے علاوہ سہولت کے تمام تقاضوں کو بھی انشاء اللہ پورا کرے گی۔ ارباب مدارس سے امید ہے کہ رسالہ ہذا کو اپنے نصاب میں داخل فرما کر مستفیذ ہوں گے۔ حق تعالیٰ جل شانہ مؤلف سلمہ کی اس محنت شاقہ پر جزائے خیر عنایت فرمائے اور ان کے علم و عمل و اخلاص میں ترقی فرما دیں

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ ۳۰ رجب ۱۳۹۲ھ

تقریظ(٦)ازامام القراء جناب مولانا القاری فتح محمد صاحب مدظلہ دارالعلوم نانک واڑہ کراچی ۲

الحمد لله و کفٰی وسلام علی عباده الذین اصطفٰی اما بعد! مفتاح الصرف ایک عمدہ ترین اور نہایت جامع کتاب ہے اس کی عبارت بھی نہایت آسان ہے جسے طلبہ پوری آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں اور یاد کرسکتے ہیں اس مین طلبہ کو اپنی وہ تمام ضروریات ملیں گی جو علم صرف سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ ایک ہی کتاب انشاء اللہ تعالیٰ صرف کی متعدد کتابوں سے بے نیاز کردے گی۔ یہ رسالہ چار حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں فعل ماضی مضارع امر نہی اور اسم مشتق کے سات قسموں کا بیان ہے۔ دوسرے میں مجرد و مزید کے باب تیسرے میں ہفت اقسام ہیں اور چوتھے حصے میں اوزان اور بابوں کے خواص اور تثنیہ جمع نسبت اور تصغیر کے قواعد ہیں۔ میں نے اس رسالے کو اول سے آخر تک حرفاً حرفاً سنا ہے اور پوری محنت کے ساتھ اس عبارت کو آسان اور مہذب بنانے کی کوشش کی ہے۔ ماشاء اللہ میرے پیارے عزیز مولوی محمد الیاس صاحب کوہاٹی نے اس رسالے کو پوری جاں فشانی اور دل سوزی کے ساتھ مرتب کیا ہے اس خصوصیت میں یہ رسالہ اپنی نظیر آپ ہی ہے کہ اس میں علم الصرف پڑھانے کے طریقہ کو بالکل آسان کردیا ہے اس کی قدر اس وقت معلوم ہوگی جب اس کو استاد پڑھائیں گے اور طلبہ کی لیاقت و استداد میں نمایاں اضافہ محسوس کریں گے۔ مجھے قوی امید ہے کہ قدر شناس علماء اس رسالے کی بہت زیادہ قدر فرمائیں گے چونکہ یہ رسالہ نہایت جامع اور بالکل آسان ہے اس لئے عربی کے مدارس کے منتظمین کی خدمات عالیہ میں پرزور الفاظ کے ساتھ درخواست ہے کہ اس رسالے کو اپنے مدارس کے نصاب میں داخل فرما کر طلبہ کے لئے سہولت مہیا فرمائیں۔

دل سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ میرے پیارے عزیز مولانا محمد الیاس صاحب موصوف کے اس رسالے کو قبولیت کی خلعت سے مزین و مشرف فرما کر عربی کے طلبہ کے لئے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے۔ آمین یارب العٰلمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(حضرت قاری) **فتح محمد** (دارالعلوم نانک واڑہ) کراچی ۲

مقدمہ

حضرت تھانویؒ نے ایک اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ضمان التکمیل فی زمان التعجیل کے نام سے ایک مختصر نصاب مرتب فرمایا ہے۔اس کے پڑھنے سے تین چار سال میں ضروریات دین کا علم عربی زبان میں ایک متوسط ذہن کا طالب علم حاصل کرسکتا ہے یہ کوئی جدید نصاب نہیں ہے بلکہ قدیم نصاب کا مقصودی حصّہ تفسیر وحدیث وفقہ وکلام و فرائض کی کتابوں کو زوایدپر مقدم کردیا ہے لیکن صرف ونحو کے بغیر عربی زبان پر آسانی سے قابو پالینا ممکن نہیں ہے اوران دونوں علموں کے موجودہ کتابوں میں سے کوئی کتاب بھی ایسی نہیں ہے جس میں جملہ ضروریات یکجا جمع ہوں بلکہ ان دونوں فنون کے ضروری مسائل چھوٹی اور بڑی بہت سی کتابوں میں متفرق طور پر پائے جاتے ہیں۔ نیز ان میں الاہم فالاہم کی ترتیب بھی نہیں ہے۔ پس اگر جملہ ضروریات سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے قدیم نصاب کی طرف متوجہ ہوں تو اس کے لئے کافی مدت درکار ہے۔طلبہ کی قیمتی عمر کا کافی حصّہ ان علوم میں صرف ہوجاتا ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں اور قرآن مجید کی تفسیر فقہ اور حدیث اوران کے علوم جو اصلی مقصود ہیں ان کے لئے بہت کم وقت باقی رہ جاتا ہے اور اگر فن صرف کے موجودہ نصاب کی ایک یادو کتابوں پر بس کریں تو ضروری قواعد اپنی جامعیت کے ساتھ حاصل نہیں ہوتے اس لئے مناسب نظر آیا کہ اردو زبان میں صرف کی ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں طلبہ کو ضروری قواعد تمام وکمال یکجامل جائیں اوران کی عبارت بھی نہایت آسان اور مختصر ہواور قاعدے کا کوئی حصہ بھی فوت نہ ہونے پائے اس مقصد کے لئے یہ رسالہ یعنی مفتاح الصرف کو لکھا گیا ہے اور کافی زیادہ محنتوں اور مشقتوں کے بعد تکمیل کے لباس سے آراستہ ہوا ہے اوراس کی خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔گردانیں نقشے کی شکل میں ایسی عمدہ ترتیب سے لکھی گئی ہیں جس سے کمزور ذہن والے طلبہ بھی صیغوں کو آسانی کے ساتھ یاد کرسکتے ہیں اور سمجھ سکتے ہیں۔

۲۔صیغوں اور بابوں کو علامات کے ذریعے اس قدر واضح کر دیا ہے کہ ماضی اور مضارع کی صرف ایک گردان یاد کر لینے کے بعد صحیح اور معتل کے ہر ایک باب کے ہر ایک صیغے کو طالب علم پہچان لیتا ہے اور اس کا صحیح ترجمہ کر سکتا ہے۔

۳۔مسائل قواعد اور تعریفات کے بیان میں یہ دو باتیں ہر جگہ پیش نظر رہی ہیں (۱) قاعدے اور تعریف کی عبارت آسان اور مختصر ہو۔(۲) پہلا قاعدہ اور پہلی تعریف بعد میں آنے والے قاعدے اور تعریف کے سمجھنے میں معین و مددگار بنے۔

۴۔ہفت اقسام میں سے ہر قسم کے تمام بابوں کی صرف صغیر کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور ان کے قواعد کو ایسی ترتیب سے بیان کیا ہے جس سے تعلیل کرنے اور اس تعلیل کے یاد رکھنے میں دونوں چیزوں میں آسانی میسّر آ گئی۔

۵۔مزید آسانی کے پیش نظر یہ بھی کیا ہے کہ جن باتوں کو معلمین زبانی تقریر کے ذریعے بتایا کرتے ہیں انکو بھی کتاب میں لکھ دیا۔

۶۔کتاب کا نام مفتاح الصرف ہے اور یہ ایک مقدمے اور چار حصوں پر مشتمل ہے۔پہلے حصے میں ماضی مضارع امر نہی اور اسم مشتق کی سات قسموں کا بیان ہے اس میں سات فصلیں ہیں۔دوسرا حصہ اس میں مجرد و مزید کے باب ہیں اس میں چار فصلیں ہیں۔تیسرا حصہ اس میں اوزان اور ابواب کے خواص ہیں اور تثنیہ جمع نسبت اور تصغیر کے قواعد ہیں اس میں تین فصلیں ہیں۔

ھدایت برائے معلم:

حصہ اول کو صرف پہاڑوں کی طرح خوب یاد کرائیں، صیغوں کی مشق کرانے کی محنت میں پڑھنے کی ضرورت نہیں دوسرے اور تیسرے حصے میں ہر باب کے بعد قرآنی مصادر کو جمع کیا ہے آگے چل کر ان میں خوب مشق ہو جائے گی۔حصہ اول ختم ہونے کے بعد اگر مفتاح القرآن کے پانچوں حصے القراءۃ الراشدہ، قصص النبیین للاطفال مکمل پڑھایا جاوے تو بہت مفید ثابت ہوگا، اور عربی زبان کے ساتھ امید سے زیادہ مناسبت پیدا ہو جائے گی۔مفتاح القرآن حصہ اول میں کچھ قرآنی آیات، نماز جنازہ کی دعائیں وغیرہ درج ہیں۔ہر سبق

پڑھانے سے قبل اس سبق میں جتنے افعال ہیں ان سب کے مصدر پہلے کاپی پر لکھوائیں اور مفتاح الصرف کے اصول کے مطابق یاد کرائیں۔اس کے بعد طالب علم اس سبق کے صیغے خود نکالے پھر معلم ان سے صیغے پوچھ کر سبق پڑھائے۔اگر اسی نظام سے نماز حنفی بھی پڑھائیں تو نور علی نور کا مصداق بن جائے گا۔

تنبیہ: تعلیم کی اس جدید طرز سے پوری طرح فائدہ حاصل کرنا اس پر موقوف ہے کہ ابتداء میں استاذ طلبہ سے بھی زیادہ محنت کرے اور پورا وقت لگائے نیز کوشش کے ساتھ کامیابی کی دعا بھی مانگتے رہیں۔

اس رسالے کا مطالعہ فرمائیں گے تو آپ کو اس میں کسی قدر جدت محسوس ہوگی لیکن اس کو محسوس نہ کریں کیونکہ یہ جدت صرف تعبیر کی اور طریقہ تعلیم کی حد تک ہے حقیقت یہ ہے کہ پہلے مدت تک بچوں اور بڑوں کو مختصر وطویل کتابیں پڑھا کر خوب تجربہ کیا ہے اور ان کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے جن کو بہت سے علماء نے طلبہ کی آسانی کے پیش نظر مرتب فرمایا ہے اور اہل علم کے مشوروں سے بھی مدد لی پھر بڑی محنتوں اور مشقتوں کے بعد یہ رسالہ وجود میں آیا اور دوسری گذارش یہ ہے کہ اس مختصر کی عبارتوں میں ادبی خوبیاں بھی بہت کم نظر آئیں گی۔کسی جگہ کوئی لفظ زائد معلوم ہوگا اور کسی جگہ مکرر لیکن اس زیادت وتکرار کا فائدہ اس وقت سامنے آئے گا جب عربی کی دوسری کتابیں پڑھانے کے وقت اس رسالے کے یاد کیے ہوئے قواعد کے اثر کا مشاہدہ فرمائیں گے۔

آخر میں حق تعالیٰ شانہ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر محنت کو قبولیت کی اعلیٰ ترین خلعت سے مزین ومشرف فرمائے اور اس کے نفع کو عام تام فرمائے۔آمین یارب العلمین۔

بندہ

محمد الیاس غفرلہ

من مضافات کوہاٹ حال جہلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمین و الصلوة والسّلام علی الہٖ و اصحابہ اجمعین

اصطلاحات

(۱)۔ضمہ۔پیش کو،فتحہ زبر کواور کسرہ زیر کو کہتے ہیں۔

(۲)۔مضموم۔ضمے والا حرف،مفتوح فتحے والا حرف اور مکسور کسرے والا حرف۔

(۳)۔حرکت۔زبر زیر پیش کو کہتے ہیں۔

(۴)۔متحرک۔حرکت والا حرف۔

(۵)۔سکون اور جزم۔حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں۔

(۶)۔ساکن۔سکون والا حرف یعنی جس پر حرکت نہ ہو۔

(۷)۔تشدید۔ایک حرف کو دوبار پڑھنا ایک بار سکون سے دوسری بار حرکت سے۔

(۸)۔مشدد۔تشدید والا حرف۔

(۹)۔تنوین۔وہ ساکن نون جو لفظ کے آخر میں ضمہ فتحہ کسرہ کے بعد پڑھا جائے اور لکھا ہوا نہ ہو جیسے مُحَمَّدٍ میں پہلے میم کا پیش ضمہ ہے اور میم خود مضموم ہے۔ح کا زبر فتحہ ہے اور ح خود مفتوح ہے د کا زیر کسرہ ہے اور د خود مکسور ہے دوسرا میم دوبار پڑھا جا رہا ہے یہ تشدید ہے اور میم خود مشدد ہے اور د کے کسرے کے بعد ایک ساکن نون پڑھا جا رہا ہے یہ تنوین ہے اَلْحَمْدُ کے میم پر کوئی حرکت ضمہ کسرہ نہیں ہے یہ میم کا سکون ہے اور میم خود ساکن ہے۔

(۱۰)۔واحد۔ایک،تثنیہ دو اور جمع دو سے زیادہ۔

(۱۱)۔غائب۔جو سامنے موجود نہ ہو۔حاضر جو سامنے موجود ہو۔متکلم خود بات کرنے والا۔

(۱۲)۔اثبات۔کسی چیز کا ثابت کرنا،مثبت وہ چیز جو ثابت کی گئی ہو۔

(۱۳)۔نفی۔کسی چیز کا ثابت نہ ہونا۔منفی وہ چیز جو ثابت نہ ہو۔

(۱۴)۔زمانہ وقت کا نام ہے اور زمانے تین ہیں۔(۱) ماضی (گذرا ہوا)
(۲) حال (موجود)۔ (۳) مستقبل (آنے والا)

(۱۵)۔صیغہ لفظ کو اسم نام کو اور فعل کام کو کہتے ہیں۔فعل کی چار قسمیں ہیں،
(۱)۔۔۔۔۔فعل ماضی،(۲)۔۔۔۔۔فعل مضارع،(۳)۔۔۔۔۔فعل امر،(۴)۔۔۔۔۔فعل نہی۔

فصل (۱) فعل ماضی کی چار گردانیں

﴿یہاں سے لے کر صفحہ ۱۸ پر فعل ماضی کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے طلباء کو نہ استاد پڑھائیں اور نہ وہ خود پڑھیں کیونکہ نقشے تک درمیانی عبارت سے مقصود نقشے پر گردان پڑھانے کے لئے استاد کو تعبیر کے الفاظ بتانا ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ مبتدی طالب العلم جس کا عربی کے ساتھ کبھی تعلق ہی نہیں رہا ہو اور وہ عربی سے بالکل اجنبی ہو اب استاد جب گردان پڑھانے میں اونچی کتابوں کی باتیں بتائینگے اور اس کے لیے یہاں اس لکھی ہوئی تعبیر کو استعمال کریں گے تو وہ اس تعبیر کے ذریعے سے طلباء کو بالکل آسان اور دلچسپ معلوم ہونگی اور انکا شوق ترقی پر ہوگا اب استاد فعل ماضی کا نقشہ جو صفحہ ۱۸ پر ہے سامنے رکھے اور درجہ ذیل ہدایات پہلے خود پڑھے اور نقشے پر منطبق کرے﴾

استاد کتاب صفحہ (۱۰) پر لکھی ہوئی بسم اللہ اور حمد کے بعد اصطلاحات کو چھوڑ کر کتاب کو فعل ماضی کی گردان کے نقشے سے شروع کرادیں۔

ہر گردان کے چودہ صیغوں کو ایک ایسے جدول میں بند کردیا ہے جس میں ہر صیغے کو ایک خاص اور مکرر جگہ معین ہوگی ہے اس کی وجہ سے پوری کتاب میں ہر صیغہ اپنی اپنی مقرر جگہ پر نظر آئے گا۔ اس لیے استاد کو چاہے کہ گردان یاد کرانے میں نقشے کی پابندی کرے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ کرے۔ کتاب کھول کر اس نقشے کو سامنے رکھ کر پڑھانا شروع کردیں۔ اگر پڑھنے والے طلباء تین چار ہو تو یہ نقشہ پوری کتاب میں لوح ابیض کا کام دیتا ہے۔ اگر طلباء زیادہ ہوں تو اس نقشے کو لوح ابیض پر بنائیں پھر ہر سبق ایک ایک طالب العلم پتلی لاٹھی کے اشارے سے باری باری پڑھوائیں۔ سبق آسانی سے اور جلدی یاد ہوگا۔

نقشے سے فعل ماضی معروف یاد کروانے کا طریقہ:

پہلے نقشے کے اندر اپنے اپنے کالم میں لکھے ہوئے اصطلاحی لفظوں پر انگلی رکھ کر اس طرح پڑھائیں کہ استاد کہے اور طلبہ اسکے پیچھے پڑھے پہلا کالم اوپر سے نیچے کی طرف ہے۔ اس کے پڑھانے کے وقت استاد یوں کہے کہ

سبق ۱۔ واحد ایک، تثنیہ دو، جمع دو سے زیادہ۔ دوسرا کالم دائیں سے بائیں طرف ہے اس کو اس طرح پڑھائیں کہ مذکر مرد، مؤنث عورت، غائب جو سامنے موجود نہ ہو حاضر جو سامنے موجود ہو۔ متکلم خود بات کرنے والا۔ پھر پندرہ بیس منٹ دھرانے کا وقفہ دیدیں اس میں ایک طالب العلم باری باری سے پڑھے دوسرے اس کے پیچھے پڑھے۔ ابھی زبانی یاد نہ کرائیں بلکہ نقشے کو دیکھ کر پڑھنے کا رواں ہونا ضروری ہے۔

سبق ۲ نقشے پر اصطلاحات کو زبان پر رواں کرانے کے بعد صیغوں والے کالم میں اوپر سے نیچے کی طرف چودہ صیغوں کو دیکھ دیکھ کر ترجمے کے ساتھ پڑھائیں ۔یعنی یوں کہیں **فَعَلَ** کیا اس ایک مرد نے **فَعَلَا** کیا ان دو مردو نے **فَعَلُوْا** کیا ان سب مردوں نے۔ لفظ کیا، کہنے کے وقت انگلی **فَـعَـلَ** پر ہو اور ان دو مردوں کے کہنے کے وقت انگلی الف، پر ہو اور ان سب مردوں کے کہنے کے وقت انگلی واؤ، پر ہو اور زبانی سمجھائیں کہ کیا تو فعل کا ترجمہ ہے اور مثلاً ان دو مردوں نے ،ضمیر کا ترجمہ ہے اسی طرح نقشے کو دیکھ کر اور فعل اور ضمیر پر الگ الگ انگلی رکھ کر ساری گردان **فَعَلْنَا** تک چودہ صیغوں کو پورا کرائیں۔

سبق ۳۔ چودہ صیغے ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کے بعد ضمیر کے کالم میں اوپر سے نیچے کی طرف چودہ ضمیروں کا ترجمہ پڑھائیں۔ ترجمہ سے پہلے ضمیر کا مطلب جیسا کہ آگے مثال دیکر آرہا ہے زبانی یاد کرائیں۔

ضمیر کا مطلب: ضمیر وہ مختصر لفظ ہے جس کو کسی کے نام کی جگہ استعمال کریں جیسے اکرم آیا۔ اکرم بیٹھا اور اکرم نے کھانا کھایا۔ اب اسکی جگہ یوں کہے اکرم آیا، وہ بیٹھا اور اس نے کھانا کھایا تو یہ صحیح محاورہ ہے کیونکہ اسمیں نام کی جگہ ضمیر کو استعمال کیا اس محاورے میں لفظ 'وہ' اور لفظ 'اس نے' ،ضمیریں ہیں۔ جو اکرم اور اکرم نے کی جگہ پر استعمال ہوئی ہیں۔ اسی طرح عربی لغت میں بھی ہر فعل کے ساتھ ضمیر آتی ہے جیسے (ضمیر کے کالم کو اوپر سے

شروع کر کے یوں کہے) ھو ، وہ ایک مرد۔ا(الف) وہ دو مرد، واو۔ وہ سب مرد۔ ھی وہ ایک عورت۔ انگلی ضمیر کے کالم میں ضمیر پر نہ ہو بلکہ اوپر سے نیچے کی طرف صیغے کے کالم میں ہر صیغے کے آخری حرف پر انگلی یا پنسل رکھتے چلے جاؤ اور کہتے چلے جاؤ تـا وہ دو عورتیں۔ نَ وہ سب عورتیں۔ تَ تو ایک مرد۔ تـمـا تم دو مرد۔ تـم تم سب مرد۔ تِ تو ایک عورت۔ تـمـا تم دو عورتیں۔ تن تم سب عورتیں۔ تُ میں۔ نا ہم۔

اس طرح آخر تک نقشے میں لکھے ہوئے ضمیروں پر انگلی رکھ رکھ کر چودہ ضمیروں کا ترجمہ ضمیر کے کالم میں اس طرح پڑھائیں جس طرح صیغوں کے کالم میں چودہ صیغوں کو ترجمہ کے ساتھ پڑھایا تھا۔

سبق ۴۔ ضمیروں کا ترجمہ پڑھانے کے بعد ضمیر کے کالم میں اوپر سے نیچے کی طرف ایک ایک ضمیر کا نام یاد کرادیں۔ وہ اس طرح کہ نقشے کو دیکھیں اور ضمیروں پر انگلی رکھ کر یوں پڑھائیں۔ ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے۔ وہ ایک مرد۔ ا (الف) تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔ واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد۔ ھی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے وہ ایک عورت۔ تـا تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے وہ دو عورتیں۔ ن جمع مونث غائب کی ضمیر ہے وہ سب عورتیں۔

سبق ۵۔ ضمیروں کے نام یاد کرانے کے بعد ماضی کے چودہ صیغوں میں سے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

تجزیہ کرنے سے مقصود صیغے میں اصلی حرفوں اور ضمیروں کی الگ الگ پہچان ہے تجزیہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اصلی حرفوں اور ضمیروں کا شناخت اس طرح کرائیں کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے فعل پر انگلی رکھ کر اس کو پڑھے اور اس

کا ترجمہ کرے ترجمہ کے بعد سب حرفوں کا نام بالترتیب بول کر مثلا یوں کہے

فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے، ف ع ل اصلی حروف ہیں اس کے اندر ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے، وہ ایک مرد۔

فَعَلَا کیا ان دو مردوں نے، ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے، وہ دو مرد۔

فَعَلُوْا کیا ان سب مردوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ واؤ جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے، وہ سب مرد۔

فَعَلَتْ کیا اس ایک عورت نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں اس کے اندر ھی پوشیدہ ہے ھی واحد مونث غائب کی ضمیر ہے، وہ ایک عورت۔

فَعَلَتَا کیا ان دو عورتوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں تا تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے، وہ دو عورتیں۔

فَعَلْنَ کیا ان سب عورتوں نے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ن جمع مونث غائب کی ضمیر وہ سب عورتیں۔

فَعَلْتَ کیا تو ایک مرد نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ت واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے، تو ایک مرد۔

فَعَلْتُمَا کیا تم دو مردوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ تما تثنیہ مذکر حاضر کی ضمیر ہے، تم دو مرد۔

فَعَلْتُمْ کیا تم سب مردوں نے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ تم جمع مذکر حاضر کی ضمیر ہے، تم سب مرد۔

فَـعَـلْـتِ کیاتوایک عورت نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔تِ واحد مونث حاضرکی ضمیر ہے،توایک عورت۔

فَـعَلْتُمَا کیاتوایک عورت نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔تما تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے،تم دوعورتیں۔

فَـعَلْتُنَّ کیاتم سب عورتوں نے۔ف۔ع ل اصلی حروف ہیں۔تُنَّ جمع مونث حاضرلی ضمیر ہے،تم سب عورتیں۔

فَعَلْتُ کیا میں نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ت واحد متکلم کی ضمیر ہے، میں۔

فَعَلْنَا کیاہم نے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔نا جمع متکلم کی ضمیر ہے،ہم سب۔

فائدہ: تجزیہ کے لیے جو الفاظ لکھے گئے ہیں ان کو بعینہ یاد کروائیں ردو بدل نہ کریں اس میں استاد کو بھی آسانی ہوتی ہے اور طالب علم کو بھی اور طالب علم فعل ماضی پر اتنا حاوی ہو جاتا ہے کہ فعل ماضی کا ہر صیغہ پوچھنے پر بتائے گا خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا صحیح کا ہو یا معتل کا۔

سبق ۶۔اس سبق میں طلبہ کو دو چیزیں بتائیں (۱) صیغہ (۲) فعل۔وہ اس طرح کہ ان کو سمجھا دیں کہ اس گردان میں کل چودہ لفظ ہیں۔ہر لفظ کو صیغہ کہتے ہیں۔اس طرح کل صیغے چودہ ہوئے۔چھ غائب کے لیے اور چھ حاضر کے لیے دو متکلم کے لیے اور ان میں سے ہر ایک صیغے کا الگ الگ نام ہے ہر صیغے کے آخر میں جو ضمیر ہے اس کا جو نام ہے وہی نام اس صیغے کا نام ہے مثلاً فَعَلُوْا کے آخر میں واو ہے اس کا نام ہے جمع مذکر غائب کی ضمیر۔تو اس صیغے کا نام بھی جمع مذکر غائب ہے۔اب ان چودہ صیغوں کے مجموعے کا نام فصل ماضی

معروف مثبت ہے جیسے اوپر لکھا ہوا ہے اس لیے ہر صیغے کے نام کے ساتھ فعل بھی بتاؤ اور کہو فعل ماضی معروف مثبت۔

گردان زبانی یاد کرنے کی تعبیر:

پہلے صیغے سے یوں یاد کرائیں۔ فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے۔ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف مثبت اس طرح کالم میں نیچے کی طرف آخر تک دیکھ کر پڑھائیں بلکہ ایک طالب العلم پڑھے اور دوسرے اس کے پیچھے پڑھیں۔ اسی طرح معروف منفی اور مجہول مثبت و منفی کی گردانیں کرادیں اس تفصیل سے ماضی کی پہلی گردان یاد کرانے میں دیر تو ضرور لگ جائے گی لیکن کام پختہ ہوگا۔ اور طالب علم فعل ماضی پر اتنا حاوی ہو جاتا ہے کہ وہ فعل ماضی کا ہر صیغہ بلا تکلف بتا سکتا ہے خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا اور خواہ صحیح کا ہو اور یا معتل کا۔

گردان زبانی یاد ہونے کے بعد اگر استاد پسند کرے تو تعین صیغہ بھی کرادیں۔

صیغے کے تعین کا طریقہ:

تعیین صیغہ طلباء سے کرانے کا مقصود ماضی کے ہر صیغے کے پہچاننے پر فوراً بلا تکلف حاوی ہونا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ صیغے کے کالم میں پہلے صیغے (فعل) پر انگلی رکھ کر کہو فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے۔ اس کے آخر میں کوئی ضمیر نہیں ہے اس لئے اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلَ واحد مذکر کا صیغہ ہے۔

فَعَلَا کیا ان دو مردوں نے اس کے آخر میں الف ہے الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلَا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

فَعَلُوْا کیا ان سب مردوں نے اس کے آخر میں واو ہے واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلُوْا

جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

فَعَلَتْ کیا اس ایک عورت نے۔ اس کے آخر میں کوئی ضمیر نہیں اس لئے اس کے اندر ھی ضمیر پوشیدہ ہے .ھی واحد مونث غائب کی ضمیر ہے تو فعلت واحد مونث غائب کا صیغہ ہے۔

اسی طرح فَعَلْنَا تک کے ہر صیغے کا نام اسکے آخر کی ضمیر کے ذریعے متعین کر کے بتا دو۔

ماضی کی پہلی گردان زبانی یاد ہوگئی اب قرآن پاک کھول کر ہر صیغہ طلبہ سے پوچھیں خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا، صحیح کا ہو یا معتل کا۔ یہ نہ سوچئے کہ ابھی تو طلبہ نے صرف فَعَلَ کی گردانیں یاد کی تو میں ان سے مزید یا ہفت اقسام کیسے پوچھوں۔ صیغہ بتانے میں پہلے دن طالب کی رہنمائی کریں۔ رہنمائی کا طریقہ یہ ہے کہ مثلا قَالُوْا پوچھا ہے تو طلبہ سے پوچھو کہ اس صیغے کے آخر میں کیا ہے وہ کہے گا واو ہے پھر پوچھیں کہ واو کونسی ضمیر ہے وہ کہے گا جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے تو پھر استاد کہے کہ تو قَالُوْا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کے بعد طالب العلم پوچھنے پر ہر صیغہ بلا تکلف بتائے گا ۔

فعل ماضی معروف مثبت کی گردان

	غائب				حاضر				متکلم	
	مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث		مذکر مؤنث	
	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صغیہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر
واحد ایک	فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے	هُوَ وہ ایک مرد	فَعَلَتْ کیا اس ایک عورت نے	هِیَ وہ ایک عورت	فَعَلْتَ کیا تو ایک مرد نے	تَ تو ایک مرد	فَعَلْتِ کیا تو ایک عورت نے	تِ تو ایک عورت	فَعَلْتُ کیا میں نے	تُ میں
تثنیہ دو	فَعَلَا کیا ان دو مردوں نے	ا وہ دو مرد	فَعَلَتَا کیا ان دو عورتوں نے	تَا وہ دو عورتیں	فَعَلْتُمَا کیا تم دو مردوں نے	تُمَا تم دو مرد	فَعَلْتُمَا کیا تم دو عورتوں نے	تُمَا تم دو عورتیں	فَعَلْنَا کیا ہم نے	نا ہم
جمع دو سے زیادہ	فَعَلُوْا کیا ان سب مردوں نے	وْا وہ سب مرد	فَعَلْنَ کیا ان سب عورتوں نے	نَ وہ سب عورتیں	فَعَلْتُمْ کیا تم سب مردوں نے	تُمْ تم سب مرد	فَعَلْتُنَّ کیا تم سب عورتوں نے	تُنَّ تم سب عورتیں		

فعل ماضی مجہول مثبت کی گردان

واحد	فُعِلَ کیا گیا وہ ایک مرد	فُعِلَتْ کی گئی وہ ایک عورت	فُعِلْتَ کیا گیا تو ایک مرد	فُعِلْتِ کی گئی تو ایک عورت	فُعِلْتُ کیا گیا میں
تثنیہ	فُعِلَا	فُعِلَتَا	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمَا	فُعِلْنَا
جمع	فُعِلُوْا	فُعِلْنَ	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتُنَّ	

فعل ماضی معروف منفی کی گردان

واحد	مَافَعَلَ نہیں کیا اس ایک مرد نے	مَافَعَلَتْ نہیں کیا اس ایک عورت نے	مَافَعَلْتَ نہیں کیا تو ایک مرد نے	مَافَعَلْتِ نہیں کیا تو ایک عورت نے	مَافَعَلْتُ نہیں کیا میں نے
تثنیہ	مَا فَعَلَا	مَافَعَلَتَا	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْتُمَا	مَافَعَلْنَا
جمع	مَافَعَلُوْا	مَافَعَلْنَ	مَافَعَلْتُمْ	مَافَعَلْتُنَّ	

فعل ماضی مجہول منفی کی گردان

واحد	مَافُعِلَ نہیں کیا گیا وہ ایک مرد	مَافُعِلَتْ نہیں کی گئی وہ ایک عورت	مَافُعِلْتَ نہیں کیا گیا تو ایک مرد	مَافُعِلْتِ نہیں کی گئی تو ایک عورت	مَافُعِلْتُ نہیں کیا گیا میں
تثنیہ	مَافُعِلَا	مَافُعِلَتَا	مَافُعِلْتُمَا	مَافُعِلْتُمَا	مَافُعِلْنَا
جمع	مَافُعِلُوْا	مَافُعِلْنَ	مَافُعِلْتُمْ	مَافُعِلْتُنَّ	

قواعد

۱۔ فعل ماضی:

وہ فعل ہے جس میں گذرا ہوا زمانہ پایا جائے۔

۲۔ فعل معروف:

وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم ہو جیسے فَعَلَ کیا اس ایک مرد نے۔

۳۔ فعل مجہول:

وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو یعنی وہ فعل جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو جیسے فُعِلَ کیا گیا وہ ایک مرد۔

۴۔ فعل مثبت:

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو جیسے فَعَلَ کیا دَخَلَ داخل ہوا۔

۵۔ فعل منفی:

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا معلوم ہو جیسے مَا فَعَلَ نہیں کیا مَا دَخَلَ نہیں داخل ہوا

۶۔ فعل ماضی معروف بنانے کا طریقہ:

یہ مصدر سے بنتا ہے اس طرح کہ مصدر کے اصلی حرفوں سے فَـعَـلَ کا وزن بنالو فعل ماضی معروف کا پہلا صیغہ بن جائے گا۔

۷۔ فعل ماضی مجہول بنانے کا طریقہ:

فعل ماضی معروف کے لام کلمے کو اس کے حال پر رہنے دو عین کلمے پر زیر نہ ہو تو اسے زیر دے دو۔ عین کلمے سے پہلے حرکت والے حروف جتنے بھی ہوں ایک ہو یا ایک سے زیادہ ان سب کو ضمہ دے دو اور جو ساکن ہو ان کو ساکن رہنے دو جیسے فَعَلَ سے فُعِلَ. اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ

۸۔ فعل ماضی منفی بنانے کا طریقہ:

ماضی مثبت کے شروع میں ما لگادو جیسے فَعَلَ سے مَا فَعَلَ.

ف: مـا کی بجائے لا بھی لگا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ لا دوبار آرہا ہو جیسے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی . وَ لَا اٰبَآؤُ نَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ.

ہدایت برائے استاد: استاد کو چاہیے کہ فعل ماضی کی گردان یاد کرانے کے بعد ایک دو دن صیغوں کے پوچھنے کی مشق کرائے وہ اس طرح کہ قرآن پاک کی کوئی سورت نکال کر قرآن پاک کے صفحے کے اندر ماضی کا ہر صیغہ بل استعاب پوچھے خواہ صحیح کا ہو یا اجوف اور ناقص کا اور یا مجرد کا ہو یا مزید کا اگر وہ جلدی نہ بتا سکے تو شروع میں تھوڑی سی رہنمائی کرے

صیغہ معلوم کرنے کا طریقہ:

طلباء سے کہو کہ جب بھی تم سے کوئی صیغہ پوچھا جائے تو فوراً اس کے آخر کو دیکھو صیغے کے آخر میں جو بھی ضمیر ہوگی وہی اس صیغے کا نام ہوگا۔ مثلاً فَعَلُوْا پوچھا تو اس کے آخر میں جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے تو فَعَلُوْا جمع مذکر کا صیغہ ہے اسی طرح قَالُوْا، جَاؤُوْا، اَتَوْا وغیرہ

جس صیغے کے آخر میں کوئی ضمیر نہ ہو جو کہ ماضی کے صرف دو صیغے ہیں فَعَلَ اور فَعَلَت تو اس کے اندر ضمیر پوشیدہ ہوگی جیسے فَعَلَ میں ھُوَ اور فَعَلَتْ میں ھِیَ پوشیدہ ہے اب یہ سمجھا کر طلبہ سے پوچھیں کہ اِسْتَکْبَرَ اور قَالَ کیا صیغے ہیں اور طالب علم یوں کہے کہ قَالَ کے آخر میں کوئی ضمیر نہیں ہے اس لیے اس میں ھو پوشیدہ ہے اور ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے۔ تو قَالَ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اسی طرح اِسْتَکْبَرَ بَغیٰ، دَعَا وغیرہ

اس بات کا پکا معمول بنائیں کہ پوری کتاب میں ہر فعل کی گردان ماضی ہو مضارع امر ہو نہی زبانی یاد کرانے کے بعد اس فعل کے صیغے خواہ مجرد ہو یا مزید صحیح ہو یا معتل۔ قران پاک میں سے پوچھ لیا کریں۔ صیغہ بتانے میں پہلے دن طالب کی رہنمائی کریں۔ اس کے بعد طالب علم ہر صیغہ پوچھنے پر بلا تکلف بتائے گا۔

فائدہ:

ماضی کی چھ قسمیں ہیں اور ان کی تفصیل کتاب کے ختم پر دیکھ لیں۔ کام تو ان کے بغیر بھی چلتا ہے لیکن اگر کوئی پڑھانا چاہیں تو ماضی کے بعد نہ پڑھائیں بلکہ مضارع کی چار گردانیں یاد کروانے کے بعد کتاب کے آخر میں لکھی ہوئی ماضی کی چھ قسمیں پڑھائیں اس کے بعد فعل مضارع معروف نفی تاکید بلن شروع کروا دیں جو کہ صفحہ ۲۸ پر آ رہا ہے۔

فصل (۲) فعل مضارع

﴿صفحہ نمبر۲۲ اور۲۳ صرف استاد کیلئے ہیں طالب علم نہ پڑھے﴾

نقشے سے فعل مضارع معروف یاد کرانے کا طریقہ:

واحد تثنیہ جمع اور مذکر مؤنث غائب حاضر وغیرہ اصطلاحات ماضی کی گردان یاد کرانے سے طالب علم خوب سمجھ چکے ہیں۔اب فعل مضارع کو نقشے سے درج ذیل نمبروں کی ترتیب سے اس طرح پڑھائیں جس طرح ماضی کی گردان پڑھائی تھی اور پہلے صیغے کے کالم سے شروع کر کے یوں کہے۔

۱۔ یَفْعَلُ کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد، اسی طرح ساری گردان ترجمہ سمیت نقشے کو دیکھ کر اور ہر صیغے پر انگلی رکھ کر پوری گردان زبان پر رواں کرائیں۔دوسری بار ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

تجزیہ ہمیشہ دیکھ کر کرایا جاتا ہے زبانی یاد کرنے کی ضرورت نہیں تجزیہ کرنے کا اصول یہ ہے کہ طالب علم صیغے پر انگلی رکھ کر پہلے اس کو پڑھے پھر اس کا ترجمہ کرے اس کے بعد اصلی حرفوں اور ضمیر کی الگ الگ پہچان کے لیے یوں کہے کہ

یَفْعَلُ کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد، یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اس کے اندر ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

یَفْعَلَانِ کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد۔ یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ آ (الف) تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔ نٓ اعرابی ہے

یَفْعَلُوْنَ کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد۔یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد نٓ اعرابی ہے۔

تَفعَلُ کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت۔ت مضارع کی علامت ہے۔
ف ع ل اصلی حروف ہیں۔اس کے اندر ھی پوشیدہ ہےھی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے وہ ایک عورت۔ ن اعرابی ہے۔
تَفعَلاَنِ کرتی ہیں یا کریگی وہ دوعورتیں۔ت مضارع کی علامت ہے۔
ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ا (الف) تثنیہ مونث غائب کی ضمیر ہے۔ وہ دو عورتیں ن اعرابی ہے۔
یَفعَلْنَ کرتیں ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں۔ت مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ن جمع مونث غائب کی ضمیر ہے وہ سب عورتیں۔
تَفعَلُ کرتا ہے یا کریگا تو ایک مرد تَ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اسکے اندر انت پوشیدہ ہے انت واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے تو ایک مرد
تَفعَلِیْنَ کرتی ہو یا کروگی تو ایک عورت۔تَ مضارع کی علامت ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے تو ایک عورت۔ن اعرابی ہے۔اسی طرح تَفعَلاَنِ ،تَفعَلْنَ ،اَفعَلُ ،نَفعَلُ کا تجزیہ کرائے۔اَفعَلُ میں اَنَا ضمیر اور نَفعَل میں نَحنُ ضمیر پوشیدہ ہے۔
۳۔طلبہ کو سمجھادیں کہ یَفعَلُ کے آخر میں پیش ہے یہ مضارع کا اعراب ہے یَفعَلاَن وغیرہ میں وہ پیش نہیں رہا اس کی جگہ آخر میں نون آیا ہے اس لیے اس کو اعرابی نون کہتے ہیں اس کا ترجمہ نہیں ہے۔
۴۔تیسری بار صیغہ اور فعل دونوں کے نام سمیت چودہ صیغوں کی پوری گردان پہلی بار نقشے پر دیکھ کر چھ،سات مرتبہ پڑھے اسکے بعد زبانی یاد کرے۔اور انہی چار نمبروں کے طریق پر مضارع معروف منفی اور مجہول مثبت و منفی تینوں کی گردانیں زبانی یاد کرائیں۔

تنبیہ: مضارع کی گردان کے نقشے سے اوپر والی عبارت استاد کے صرف خود پڑھنے کے لے ہے طلباء کو نہ پڑھائیں اور نہ طلباء خود پڑھیں بلکہ اس سے مقصود گردان کو

نقشے پر یاد کرانے کی تعبیر تیار کرنا ہے۔اس لیے استاد اس تعبیر کی پابندی کے ساتھ گردان کو صرف نقشے پر یا لوح ابیض پر انگلی اور نظر جما کر یاد کرائیں۔

فعل مضارع معروف مثبت کی گردان

	غائب				حاضر				متکلم	
	مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث		مذکر مؤنث	
	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر	صغیہ	ضمیر	صیغہ	ضمیر
واحد ایک	يَفْعَلُ کرتا ہے یا کرگا وہ ایک مرد	هو وہ ایک مرد	تَفْعَلُ کرتی ہے یا کریگی وہ ایک عورت	هِیَ وہ ایک عورت	تَفْعَلُ کرتا ہے یا کریگا تو ایک مرد	أَنْتَ تو ایک مرد	تَفْعَلِیْنَ کرتی ہے یا کریگی تو ایک عورت	ی تو ایک عورت	اَفْعَلُ کرتا ہوں یا کرونگا میں	اَنَا میں
تثنیہ دو	يَفْعَلَانِ کرتے ہیں یا کرینگے وہ دو مرد	ا وہ دو مرد	تَفْعَلَانِ کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں	ا وہ دو عورتیں	تَفْعَلَانِ کرتے ہو یا کروگے تم دو مرد	ا تم دو مرد	تَفْعَلَانِ کرتی ہو یا کروگی تم دو عورتیں	ا تم دو عورتیں	نَفْعَلُ کرتے ہیں یا کریں گے ہم	نَحْنُ ہم
جمع دو سے زیادہ	يَفْعَلُوْنَ کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد	و وہ سب مرد	يَفْعَلْنَ کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں	ن وہ سب عورتیں	تَفْعَلُوْنَ کرتے ہو یا کروگے تم سب مرد	و تم سب مرد	تَفْعَلْنَ کرتی ہو یا کروگی تم سب عورتیں	ن تم سب عورتیں		

فعل مضارع مجہول مثبت کی گردان

واحد	يُفْعَلُ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد	تُفْعَلُ کی جاتی ہے یا کی جائے گی وہ ایک عورت	تُفْعَلُ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا تو ایک مرد	تُفْعَلِيْنَ کی جاتی ہے یا کی جائے گی تو ایک عورت	أُفْعَلُ کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	يُفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلَانِ	نُفْعَلُ
جمع	يُفْعَلُوْنَ	يُفْعَلْنَ	تُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلْنَ	

فعل مضارع معروف منفی کی گردان

واحد	لَا يَفْعَلُ نہیں کرتا ہے یا نہیں کریگا وہ ایک مرد	لَا تَفْعَلُ نہیں کرتی ہے یا نہیں کریگی وہ ایک عورت	لَا تَفْعَلُ نہیں کرتا ہے یا نہیں کریگا تو ایک مرد	لَا تَفْعَلِيْنَ نہیں کرتی ہے یا نہیں کریگی تو ایک عورت	لَا أَفْعَلُ نہیں کرتا ہوں یا نہیں کرونگا میں
تثنیہ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا نَفْعَلُ
جمع	لَا يَفْعَلُوْنَ	لَا يَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلُوْنَ	لَا تَفْعَلْنَ	

فعل مضارع مجہول منفی کی گردان

واحد	لَا يُفْعَلُ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد	لَا تُفْعَلُ نہیں کی جاتی ہے یا نہیں کی جائے گی وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلُ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا تو ایک مرد	لَا تُفْعَلِيْنَ نہیں کی جاتی ہے یا نہیں کی جائے گی تو ایک عورت	لَا أُفْعَلُ نہیں کیا جاتا ہوں یا نہیں کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	لَا يُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا نُفْعَلُ
جمع	لَا يُفْعَلُوْنَ	لَا يُفْعَلْنَ	لَا تُفْعَلُوْنَ	لَا تُفْعَلْنَ	

قواعد

فعل مضارع :

فعل مضارع وہ فعل ہے جس میں کبھی حال اور کبھی مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں۔

مضارع معروف بنانے کا طریقہ:

(۱) فعل مضارع فعل ماضی سے بنتا ہے وہ اس طرح کہ ماضی معروف کا پہلا حرف ساکن نہ ہو تو اسے ساکن کر دو۔

(۲)۔ اس سے پہلے مضارع کی علامت (نشان) لگادو اور آخر کو رفع دے دو تو مضارع مرفوع بن جائے گا۔ جیسے **فَعَلَ** سے **يَفْعَلُ**۔

مضارع کی علامت چار حرف ہیں۔ **ی ،ت ، ا، ن**

مضارع کا رفع:

مضارع کا رفع دو چیزیں ہیں۔

(۱) **پیش**۔ یہ مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں آتا ہے اور وہ **يَفْعَلُ تَفْعَلُ تَفْعَلُ اَفْعَلُ نَفْعَلُ** ہیں۔

(۲) اعرابی نون۔

یہ مضارع کے سات صیغوں کے آخر میں لام کلمے پر آتا ہے اور لام کلمہ متحرک ہوتا ہے چار تثنیے **يَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ تَفْعَلَانِ** دو جمع مذکر **يَفْعَلُوْنَ تَفْعَلُوْنَ** ایک واحد مؤنث حاضر **تَفْعَلِيْنَ** اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں جمع مؤنث کا نون آتا ہے اور نون کے آنے سے لام کلمہ ساکن ہو جاتا ہے اور وہ **يَفْعَلْنَ تَفْعَلْنَ** ہیں۔

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ:

مضارع کی علامت پر پیش نہ ہوتو اسے پیش دے دواور عین کلمے پر زبر نہ ہوتو اسے زبر دے دو جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ ، یُکْرِمُ سے یُکْرَمُ۔

برائے استاد: مضارع کی گردان یاد ہونے کے بعد ایک دن سبق بند کر قرآن پاک وحدیث کے عبارتوں سے مضارع کا ہر صیغہ پوچھیں خواہ مجرد یا مزید کا ہو اور خواہ صحیح یا معتل کا ہو۔

(۱) مضارع منفی:

مضارع کی نفی تین حروف سے ہوتی ہے لا ، لن، لم اس لئے مضارع کی نفی لی تین قسمیں ہیں (۱) مضارع منفی (۲) مضارع نفی تاکید بلن (۳) مضارع نفی جحد بلم

جس مضارع کی نفی لا سے ہو اس کو فعل مضارع نفی کہتے ہیں۔

فعل مضارع منفی بنانے کا طریقہ:

مضارع مثبت کے شروع میں لا لگا دو جیسے یَفْعَلُ سے لَا یَفْعَلُ اس لا کو لائے نفی کہتے ہیں۔ یہ مضارع کے لفظ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا مضارع کے آخر میں پیش اور اعرابی نون بدستور باقی رہتے ہیں۔

مضارع کی نفی کے لیے لا اور ما دونوں استعمال ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ ما صرف اس مضارع پر آتا ہے جو حال کے معنی میں ہو اور لا حال والے پر بھی آتا ہے اور استقبال والے پر بھی اور لا زائدہ بھی ہوتا ہے جیسے لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ۔ اور ما زائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہر جگہ نفی کے معنی دیتا ہے۔

صیغہ معلوم کروانے کا طریقہ برائے استاد:

مضارع کا صیغہ معلوم کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو ماضی میں بتایا گیا وہ یہ کہ جو صیغہ پوچھا جائے

طالب علم اسکے آخر میں ضمیر کو دیکھیں۔
پھر فعل معلوم کرنے کے لیے صیغے کے شروع میں دیکھو اگر اس کے شروع میں علامت مضارع ہے تو وہ فعل مضارع ہے ورنہ فعل ماضی۔
قرآن پاک سے صیغوں کی مشق کرنے کے وقت پہلے تو صرف ماضی اور صرف مضارع کا صیغہ پوچھتے تھے اب مضارع کے بعد ایک دن سبق بند کر کے ماضی اور مضارع دونوں کے صیغے پوچھیں۔

---

(۲) فعل مضارع نفی تاکید بلن

نفی تاکید بلن کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے ہر صیغے کا تجزیہ دیکھ کر کرائیں۔

تجزیہ کا طریقہ برائے استاد:

طالب علم پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہیں لَنْ يَفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد۔ لن حرف نفی برائے تاکید ہے یٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

لَنْ يَفْعَلاَ ہرگز نہیں کریں گے وہ دو مرد لن حرف نفی برائے تاکید ہے۔ یٓ مضارع کی علامت ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں الفٓ تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے۔ اعرابی نون لَنْ کی وجہ سے گر گیا۔ وہ دو مرد۔ اسی طرح لَنْ يَفْعَلاَ، لَن يَفْعَلُوْا، لَن تَفْعَلَ، لَن تَفْعَلاَ، لَنْ يَفْعَلْنَ کا تجزیہ کریں۔

لَنْ تَفْعَلَ ہرگز نہیں کریگا تو ایک مرد. لن حرف نفی برائے تاکید ہے تٓ مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں اَنْتَ ضمیر پوشیدہ ہے اَنْتَ واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے تو ایک مرد۔ اسی طرح لَنْ تَفْعَلاَ، لَنْ تَفْعَلُوْا، لَنْ تَفْعَلِىْ، لَنْ تَفْعَلْنَ، لَنْ اَفْعَلَ، لَن نَفْعَلَ میں سے ہر ایک کا تجزیہ کریں۔

فعل مضارع معروف نفی تاکید بلن کی گردان

واحد	لَنْ یَّفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد	لَنْ تفعلَ ہرگز نہیں کریگی وہ ایک عورت	لَنْ تفْعَلَ ہرگز نہیں کریگا تو ایک مرد	لَنْ تفْعَلِیْ ہرگز نہیں کریگی تو ایک عورت	لَنْ اَفْعَلَ ہرگز نہیں کرونگا یا کروں گی میں
تثنیہ	لَنْ یَّفْعَلاَ	لَنْ تَفْعَلاَ	لَنْ تَفْعَلاَ	لَنْ تَفْعَلاَ	لَنْ نَّفْعَلَ
جمع	لَنْ یَّفْعَلُوْا	لَنْ یَّفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	لَنْ تَفْعَلْنَ	

فعل مضارع مجہول منفی تاکید بلن کی گردان

واحد	لَنْ یُّفْعَلَ ہرگز نہیں کیا جائیگا وہ ایک مرد	لَنْ تُفْعَلَ ہرگز نہیں کی جائیگی وہ ایک عورت	لَنْ تُفْعَلَ ہرگز نہیں کیا جائیگا تو ایک مرد	لَنْ تُفْعَلِیْ ہرگز نہیں کی جائیگی تو ایک عورت	لَنْ اُفْعَلَ ہرگز نہیں کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	لَنْ یُّفْعَلاَ	لَنْ تُفْعَلاَ	لَنْ تُفْعَلاَ	لَنْ تُفْعَلاَ	لَنْ نُّفْعَلَ
جمع	لَنْ یُّفْعَلُوْا	لَنْ یُّفْعَلْنَ	لَنْ تُفْعَلُوْا	لَنْ تُفْعَلْنَ	

قواعد

جس مضارع کی نفی لن سے ہو اسے نفی تاکید بہ لن کہتے ہیں۔

فعل مضارع نفی تاکید بلن بنانے کا طریقہ:

مضارع مثبت کے شروع میں لَنْ لگادو اور آخر کو نصب دے دو تو فعل مضارع نفی تاکید بہ لن بن جائے گا جیسے یَفْعَلُ سے لَنْ یَّفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد۔

مضارع کے شروع میں لَنْ کے آنے سے اس میں دو طرح کی تبدیلی ہو جاتی ہے

(۱) لفظ میں (۲) معنی میں اس تبدیلی کو لَنْ کا عمل کہتے ہیں۔ لفظ کی تبدیلی کو لفظی عمل اور معنی کی تبدیلی کو معنوی اثر کہتے ہیں۔

لَنْ کا لفظی عمل:

لَنْ مضارع کو نصب دیتا ہے۔

مضارع کا نصب:

مضارع کا نصب دو چیزیں ہیں۔ ایک تو زبر ہے جو مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں پیش کی جگہ پر آجاتا ہے جیسے لَنْ یَّفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَفْعَلَ۔ دوسری سات صیغوں سے اعرابی نون کا گر جانا ہے چار تثنیے لَنْ یَّفْعَلَا لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلَا دو جمع مذکر لَنْ یَّفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلُوْا ایک واحد مؤنث حاضر جیسے لَنْ تَفْعَلِیْ اور جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا جیسے لَنْ یَّفْعَلْنَ لَنْ تَفْعَلْنَ ان دو صیغوں کے آخر میں جمع مؤنث کا نون اسی طرح باقی رہتا ہے جس طرح ماضی میں تھا کیونکہ یہ اعرابی نون نہیں ہے بلکہ جمع مؤنث کی ضمیر ہے اور ضمیر کا نون گرا نہیں کرتا۔

لَنْ کا معنوی اثر:

لَنْ مضارع میں اثبات کے بجائے نفی تاکید کے معنی پیدا کرتا ہے اور مضارع کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے یَفْعَلُ کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد لَنْ یَّفْعَلَ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک مرد

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف:

چار حرف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں (۱) لَنْ (۲) اَنْ یہ کہ (۳) کَیْ تاکہ

(۴) اِذَنْ اس وقت۔ جیسے

اَنْ یَفْعَلَ کہ کرے وہ ایک مرد آخر تک۔

کَیْ یَفْعَلَ تا کہ کرے وہ ایک مرد آخر تک۔

اِذَنْ یَفْعَلَ اس وقت کرے گا وہ ایک مرد آخر تک۔

(۳) نفی جحد بلم

برائے استاد:

نفی جحد بہ لم کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

تجزیہ کا طریقہ:

تجزیہ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک مرد نے۔ لم حرف نفی برائے جحد ہے، ی مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔ اسی طرح لم یفعلوا نہیں کیا ان سب مردوں نے، لم حرف نفی برائے جحد ہے، ی مضارع کی علامت ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد۔ نون اعرابی جزم کی وجہ سے گر گیا۔ اسی طرح آخری صیغہ لم نفعل تک ہر صیغے کے کا تجزیہ کرائیں۔

فعل مضارع معروف نفی جحد بلم کی گردان

واحد	لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک مرد	لَمْ تَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک عورت	لَمْ تَفْعَلْ نہیں کیا تو ایک مرد	لَمْ تَفْعَلِی نہیں کیا تو ایک عورت	لَمْ اَفْعَلْ نہیں کیا میں نے
تثنیہ	لَمْ یَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ نَفْعَلْ
جمع	لَمْ یَفْعَلُوا	لَمْ یَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلْنَ	

فعل مضارع مجہول منفی جحد بلم کی گردان

واحد	لَمْ يُفْعَلْ نہیں کیا گیا وہ ایک مرد	لَمْ تُفْعَلْ نہیں کی گی وہ ایک عورت	لَمْ تُفْعَلْ نہیں کیا گیا تو ایک مرد	لَمْ تُفْعَلِی نہیں کی گی تو ایک عورت	لَمْ اُفْعَلْ نہیں کیا گیا میں
تثنیہ	لَمْ يُفْعَلاَ	لَمْ تُفْعَلا	لَمْ تُفْعَلا	لَمْ تُفْعَلا	لَمْ نُفْعَلْ
جمع	لَمْ يُفْعَلُوْا	لَمْ يُفْعَلْنَ	لَمْ تُفْعَلُوْا	لَمْ تُفْعَلْنَ	

قواعد

۶۔جس مضارع کی نفی لَم سے ہو اسے نفی جحد بہ لم کہتے ہیں۔

مضارع نفی جحد بہ لم بنانے کا طریقہ:

مضارع کے شروع میں لَمْ لگا دو اور آخر کو جزم دے دو۔جیسے یَفْعَلُ سے لَمْ يَفْعَلْ نہیں کیا اس ایک مرد نے۔

مضارع کے شروع میں لَمْ آنے سے مضارع میں دو طرح کی تبدیلیاں ہوتی ہیں (۱) لفظ میں (۲) معنی میں اس تبدیلی کو لَمْ کا عمل کہتے ہیں لفظ کی تبدیلی کو لفظی عمل اور معنی کی تبدیلی کو معنوی اثر کہتے ہیں۔

لم کا لفظی عمل:

یہ ہے کہ لَمْ مضارع کو جزم دیتا ہے۔

مضارع کا جزم:

مضارع کے آخر سے تین چیزوں کے گرنے کو جزم کہتے ہیں۔

ایک تو ضمہ کا گرنا ہے جو کہ مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر سے گر جاتا ہے۔جیسے یَفْعَلُ

سے لَمْ یَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ

دوسرے اعرابی نون کا گرنا ہے۔ جو کہ مضارع کے سات صیغوں کے آخر سے گر جاتا ہے۔

چار تثنیے لَمْ یَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلَا دو جمع مذکر کے صیغے لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلُوْا ایک واحد مؤنث حاضر لَمْ تَفْعَلِیْ۔

اور لَمْ جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا جیسے لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلْنَ

تیسری چیز حرف علت کا گرنا۔ پانچ صیغوں کے آخر میں اگر پیش کے بجائے حرف علت ہو تو خود وہی حرف گر جاتا ہے اور حرف علت تین ہیں۔ (۱) الف جیسے یَخْشٰی سے لَمْ یَخْشَ۔

(۲) یاء جیسے یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ۔ (۳) واو جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ

پس مضارع کے آخر سے تین چیزوں کے گرنے کو جزم کہتے ہیں ضمہ، حرف علت اور نون اعرابی۔

لم کا معنوی اثر:

لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے یَفْعَلُ کرتا ہے لَمْ یَفْعَلْ نہیں کیا۔

برائے استاد:

جحد کے اصل معنی ہیں علم کے باوجود انکار کرنا۔ یہاں مطلق انکار مراد ہے چونکہ انکار نام ہے فعل گذشتہ کی نفی کا اور لَمْ ماضی کی نفی کے لئے ہے اس لیے لم کی نفی کا نام نفی جحد ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں اس کو نفی ماضی کہہ سکتے ہیں۔ (حاشیہ میزان الصرف) قرآن وحدیث کے عبارات سے نفی تاکید بلن اور نفی جحد بلم کی صیغوں کی مشق کرانا نہ بھولیں۔

نون ثقیلہ وخفیفہ

﴿یہاں سے صفحہ ۳۵ پر نون ثقیلہ کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔ تاکہ وہ اس تعبیر کی پابندی کے ساتھ نقشے کے صیغوں کو پڑھائیں اس لئے طلباء اس عبارت کو نہ پڑھیں۔ مضارع معروف بانون ثقیلہ کی گردان کا پہلے دیکھ کر تجزیہ کرائیں۔ زبانی یاد کرانے کا کام اس کے بعد کریں۔

تجزیہ کا طریقہ برائے استاد:

تجزیہ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے لَیَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد۔ ل مفتوح برائے تاکید ہے ی مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، اس میں ھو ضمیر پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔

لَیَفْعَلَانِّ ضرور ضرور کریں گے وہ دو مرد، ل مفتوح برائے تاکید ہے، ی مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، ا (الف) تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد، نون اعرابی یہاں سے گر گیا، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔

لَیَفْعَلُنَّ ضرور ضرور کریں گے وہ سب مرد۔ ل مفتوح برائے تاکید ہے ی مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، لام کا ضمہ بتاتا ہے کہ یہاں سے و گر گیا ہے واو جمع مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ سب مرد، نون اعرابی یہاں سے گر گیا نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔ اسی طرح لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ کا تجزیہ کرو۔

لَیَفْعَلْنَانِّ ضرور ضرور کریں گی وہ سب عورتیں، ل مفتوح برائے تاکید ہے ی مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں نَ جمع مونث غائب کی ضمیر ہے وہ سب عورتیں، ا (الف) فاصل ہے، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔ اسی طرح لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلُنَّ کا تجزیہ کرو

لَتَفْعَلِنَّ ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت۔ ل مفتوح برائے تاکید ہے ت مضارع کی علامت ہے، ف ع ل اصلی حروف ہیں، لام کا کسرہ بتاتا ہے کہ یہاں سے ی گر گئی ہے، ی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے تو ایک عورت، نون اعرابی یہاں سے گر گیا نون ثقیلہ برائے تاکید ہے۔ اسی طرح لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَاَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ کا تجزیہ کرو۔

فعل مضارع معروف بانون ثقیلہ کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	لَیَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد	لَتَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گی وہ ایک عورت	لَتَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کرے گا تو ایک مرد	لَتَفْعَلِنَّ ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت	لَاَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کروں گا میں
تثنیہ	لَیَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَنَفْعَلَنَّ
جمع	لَیَفْعَلُنَّ	لَیَفْعَلْنَانِّ	لَتَفْعَلُنَّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	

فعل مضارع مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

واحد	لَیُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد	لَتُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کی جائے گی وہ ایک عورت	لَتُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کیا جائے گا تو ایک مرد	لَتُفْعَلِنَّ ضرور ضرور کی جائے گی تو ایک عورت	لَاُفْعَلَنَّ ضرور ضرور کیا جاؤں گا میں
تثنیہ	لَیُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَنُفْعَلَنَّ
جمع	لَیُفْعَلُنَّ	لَیُفْعَلْنَانِّ	لَتُفْعَلُنَّ	لَتُفْعَلْنَانِّ	

فعل مضارع معروف بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لَیَفْعَلَنْ ضرور ضرور کرے گا وہ ایک مرد	لَتَفْعَلَنْ ضرور ضرور کرے گی وہ ایک عورت	لَتَفْعَلَنْ ضرور ضرور کرے گا تو ایک مرد	لَتَفْعَلِنْ ضرور ضرور کرے گی تو ایک عورت	لَاَفْعَلَنْ ضرور ضرور کروں گا میں
تثنیہ					لَنَفْعَلَنْ
جمع	لَیَفْعَلُنْ		لَتَفْعَلُنْ		

فعل مضارع مجہول با نون خفیفہ کی گردان

واحد	لَیُفْعَلَنْ ضرور ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد	لَتُفْعَلَنْ ضرور ضرور کی جائے گی وہ ایک عورت	لَتُفْعَلَنْ ضرور ضرور کیا جائے گا تو ایک مرد	لَتُفْعَلِنْ ضرور ضرور کی جائے گی تو ایک عورت	لَاُفْعَلَنْ ضرور ضرور کیا جاؤں گا میں
تثنیہ					لَنُفْعَلَنْ
جمع	لَیُفْعَلُنْ		لَتُفْعَلُنْ		

قواعد

مضارع منفی کی تاکید کے لیے لَنْ آتا ہے۔اور مضارع مثبت کی تاکید کے لیے مضارع کے شروع میں فتحہ والا لام آتا ہے اس کو لام تاکید کہتے ہیں

لام تاکید:

لام تاکید وہ مفتوح لام ہے جو کلمے کے شروع میں تاکید کے لیے آئے جیسے لَیَفْعَلُ لَزَیْدٌ لَفِیْ اور یہ لام مضارع کو خالص حال کے معنی میں کر دیتا ہے۔

اور فتحہ والے لام کے ساتھ مضارع کے آخر میں نون بھی آتا ہے اس کو نون تاکید کہتے ہیں

نون تاکید:

وہ نون ہے جو مضارع کے آخر میں تاکید کے لیے آئے اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) نون ثقیلہ (۲) نون خفیفہ

نون ثقیلہ نون خفیفہ کی تعریف:

نون ثقیلہ نون مشدد کو اور نون خفیفہ نون ساکن کو کہتے ہیں۔ لام تاکید۔ نون ثقیلہ اور نون خفیفہ

تینوں کے معنی ہیں ضرور یا البتہ ۔ جب مضارع کے آخر میں نون تاکید آئے تو اس کو فعل مضارع با نون ثقیلہ یا با نون خفیفہ کہتے ہیں۔

فعل مضارع معروف با نون ثقیلہ بنانے کا طریقہ:

مضارع کے شروع میں لام مفتوح اور آخر میں نون مشدد لگادو۔

نون ثقیلہ سے پہلے پانچ صیغوں میں زبر آتا ہے۔ لَيَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَا فْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ

سات صیغوں سے اعرابی نون گر جاتا ہے ان میں سے چار تثنیوں میں نون ثقیلہ سے پہلے تثنیہ کا الف آتا ہے جیسے لَيَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلَانِّ

دو جمع کے صیغوں میں اعرابی نون کے ساتھ ضمیر کا واؤ بھی گر جاتا ہے اور اس کو بتانے کے لیے نون ثقیلہ سے پہلے پیش آتا ہے جیسے لَيَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلُنَّ

ایک صیغہ واحد مؤنث حاضر میں اعرابی نون کے ساتھ ضمیر کی ی بھی گر جاتی ہے اور اس کو بتانے کے لیے نون ثقیلہ سے پہلے زیر آتا ہے جیسے لَتَفْعَلِنَّ

جمع مؤنث کے دو صیغوں میں نون ثقیلہ اور نون جمع کے درمیان فاصل الف آتا ہے جیسے لَيَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ

مضارع معروف با نون خفیفہ بنانے کا طریقہ:

نون خفیفہ کا قاعدہ بھی وہی ہے جو نون ثقیلہ کا ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ تثنیہ کے الف اور فاصل الف والے ان چھ صیغوں میں نون خفیفہ نہیں آتا صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے

نون تاکید کا مضارع میں معنوی اثر:

نون تاکید فعل مضارع کو خالص مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے يَفْعَلُ کرتا ہے یا کریگا

اور لَیَفْعَلَنَّ ضرور ضرور کریگا وہ ایک مرد۔

نون تاکید صرف تین فعلوں کے آخر میں آتا ہے

(۱) فعل مضارع......، (۲) فعل امر......، (۳) فعل نہی

فعل مضارع کے آخر میں نون ثقیلہ اس شرط پر آتا ہے ہے کہ اس کے شروع میں فتحہ والا لام یا اِمّا شرطیہ ہو جیسے لَیَفْعَلَنَّ اور اِمَّا یَبْلُغَنَّ اور فعل امر اور فعل نہی میں بلا شرط (یعنی فتحہ والے لام اور اِمّا کے بغیر) آتا ہے۔

فائدہ: نون تاکید کی طرح سین اور سوف والا مضارع بھی تاکید اور مستقبل ہی کے معنی دیتا ہے جیسے سَیَفْعَلُ، سَوْفَ یَفْعَلُ کرے گا وہ ایک مرد ۔

فصل (۳) فعل کی تیسری قسم فعل امر

﴿یہاں سے لیکر صفحہ ۴۰ پر امر کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے﴾

فعل امر کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

امر غائب کا تجزیہ کرانے کا طریقہ :

تجزیہ کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے لِیَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد۔ لام مکسور، لام امر ہے۔ ی مضارع کی علامت ہے۔ ف ، ع ، ل اصلی حروف ہیں، اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد لِیَفْعَلَا چاہیے کہ کریں وہ دو مرد۔ ل (لام) مکسور، لام امر ہے۔ ی مضارع کی علامت ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں، الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔ نون اعرابی جزم کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اسی طرح لِیَفْعَلُوْا، لِتَفْعَلْ، لِتَفْعَلَا، لِیَفْعَلْنَ، لِاَفْعَلْ، لِنَفْعَلْ تک چودہ صیغوں میں سے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

امر غائب معروف میں غائب کے چھ صیغوں کے ساتھ متکلم کے دو صیغے ملا کر ان آٹھ صیغوں کی گردان الگ کریں اور حاضر معروف کے چھ صیغوں کی گردان الگ کریں

ایک اہم تنبیہ: اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ تجزیہ کرنے کے وقت طالب علم کی نظر اور انگلی نقشے کے اندر لکھے ہوئے صیغوں پر ہونی چاہے نہ کہ ان صیغوں پر جو تجزیہ کے تعبیر بتانے کے لیے لکھے جارہے ہیں۔

امر حاضر کا تجزیہ کرانے کا طریقہ :

اِفْعَلْ کر تو ایک مرد۔ ہمزہ وصلی مکسور برائے امر ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں انت ضمیر پوشیدہ ہے انت واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے۔ تو ایک مرد

اِفْعَلاَ کرو تم دو مرد۔ ہمزہ وصلی مکسور برائے امر ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں الف تثنیہ مذکر حاضر کی ضمیر ہے تم دو مرد۔ نون اعرابی جزم کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اسی طرح اِفْعَلوا کا تجزیہ کریں۔

اِفْعَلِیْ کر تو ایک عورت ہمزہ وصلی مکسور برائے امر ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ ی واحد مونث حاضر کی ضمیر ہے۔ تو ایک عورت۔ اسی طرح اِفْعَلاَ۔ اِفْعَلْنَ تک کا تجزیہ کرائیں۔

امر با نون ثقیلہ کا تجزیہ کرانے کا طریقہ :

اس بات کی خاص پابندی کریں کہ ہر گردان زبانی یاد کرنے سے پہلے نقشے میں لکھے ہوئے صیغوں کا دیکھ دیکھ کر تجزیہ کرائیں۔ امر با نون ثقیلہ کے نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر طالب علم یوں کہے لِیَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد۔ ل (لام) مکسور، لام امر ہے۔ یٰ مضارع کی علامت ہے۔ ف، ع، ل اصلی حروف ہیں، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔ اسی طرح آخری صیغہ لِنَفْعَلَنَّ تک کے

سب چودہ صیغوں کا تجزیہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح فعل مضارع معروف با نون ثقیلہ میں بتایا ہے اور امر با نون خفیفہ کا تجزیہ بھی اسی طرح ہے جو مضارع با نون خفیفہ میں بتایا ہے۔

فعل امر معروف کی گردان

	امر غائب معروف		امر حاضر معروف		متکلم
واحد	لِيَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد	لِتَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک عورت	اِفْعَلْ کر تو ایک مرد	اِفْعَلِیْ کر تو ایک عورت	لِاَفْعَلْ چاہیے کہ کروں میں
تثنیہ	لِيَفْعَلَا	لِتَفْعَلَا	اِفْعَلَا	اِفْعَلَا	لِنَفْعَلْ
جمع	لِيَفْعَلُوْا	لِيَفْعَلْنَ	اِفْعَلُوْا	اِفْعَلْنَ	

فعل امر مجہول کی گردان

واحد	لِيُفْعَلْ چاہیے کہ کیا جائے وہ ایک مرد	لِتُفْعَلْ چاہیے کہ کی جائے وہ ایک عورت	لِتُفْعَلْ چاہیے کہ کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلِیْ چاہیے کہ کی جائے تو ایک عورت	لِاُفْعَلْ چاہیے کہ کیا جاؤں میں
تثنیہ	لِيُفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	لِنُفْعَلْ
جمع	لِيُفْعَلُوْا	لِيُفْعَلْنَ	لِتُفْعَلُوْا	لِتُفْعَلْنَ	

	فعل امر غائب معروف با نون ثقیلہ		فعل امر حاضر معروف با نون ثقیلہ		
واحد	لِيَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد	لِتَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک عورت	اِفْعَلَنَّ ضرور کرے تو ایک مرد	اِفْعَلِنَّ ضرور کرے تو ایک عورت	لِاَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کروں میں
تثنیہ	لِيَفْعَلَانِّ	لِتَفْعَلَانِّ	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلَانِّ	لِنَفْعَلَنَّ
جمع	لِيَفْعَلُنَّ	لِيَفْعَلْنَانِّ	اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلْنَانِّ	

فعل امر مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

واحد	لِيُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد	لِتُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کی جائے وہ ایک عورت	لِتُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلِنَّ چاہیے کہ ضرور کی جائے تو ایک عورت	لِاُفْعَلَنَّ چاہیے کہ ضرور کیا جاؤں میں
تثنیہ	لِيُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِنُفْعَلَنَّ
جمع	لِيُفْعَلُنَّ	لِيُفْعَلْنَانِّ	لِتُفْعَلُنَّ	لِتُفْعَلْنَانِّ	

	امر غائب معروف بانون خفیفہ		امر حاضر معروف بانون خفیفہ		
واحد	لِيَفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک مرد	لِتَفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کرے وہ ایک عورت	اِفْعَلَنْ ضرور کر تو ایک مرد	اِفْعَلِنْ ضرور کر تو ایک عورت	لِاَفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کروں میں
تثنیہ					لِنَفْعَلَنْ
جمع	لِيَفْعَلُنْ		اِفْعَلُنْ		

فعل امر مجہول بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لِيُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کیا جائے وہ ایک مرد	لِتُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کی جائے وہ ایک عورت	لِتُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کیا جائے تو ایک مرد	لِتُفْعَلِنْ چاہیے کہ ضرور کی جائے تو ایک عورت	لِاُفْعَلَنْ چاہیے کہ ضرور کیا جاؤں میں
تثنیہ					لِنُفْعَلَنْ
جمع	لِيُفْعَلُنْ		لِتُفْعَلُنْ		

قواعد

۱۔ فعل امر کی تعریف:

فعل امر وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے کرنے کا حکم معلوم ہو۔ جیسے اِفْعَلْ تو کر۔ لِیَفْعَلْ وہ کرے

۲۔ امر غائب:

امر غائب کے چھ، متکلم کے دو، ان آٹھ صیغوں کے شروع میں زیر والا لام آتا ہے جو کہ جزم دیتا ہے اور حاضر کے صیغوں میں نہیں آتا اس لیے غائب کے چھ اور متکلم کے دو ان آٹھ صیغوں کو اصطلاح میں امر غائب کہتے ہیں۔ اس لئے امر غائب معروف کی گردان ان آٹھ صیغوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ امر غائب معروف بنانے کا طریقہ:

مضارع معروف کے شروع میں زیر والا لام لگا دو اور آخر کو جزم دے دو جیسے یَفْعَلُ سے لِیَفْعَلْ چاہیئے کہ کرے وہ ایک مرد یَدْعُوْا سے لِیَدْعُ، یَعِدُ سے لِیَعِدْ، یَرْمِی سے لِیَرْمِ، یخشٰی سے لِیَخْشَ

۴۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ:

مضارع کے شروع سے علامت مضارع گرا دو اور اسکے آخر کو جزم دیدو جیسے یُصَرِّفُ سے صَرِّفْ۔ یُقَاتِلُ سے قَاتِلْ۔ یَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلْ۔ یَتَقَابَلُ سے تَقَابَلْ. یُبَعْثِرُ سے بَعْثِرْ. یَتَبَعْثَرُ سے تَبَعْثَرْ. یَعِدُ سے عِدْ. تَقِیْ سے قِ. تَرٰی سے رَ.

علامتِ مضارع کے بعد والا حرف کبھی متحرک ہوتا ہے جیسے اوپر کی مثالیں اور کبھی ساکن ہوتا ہے جب ساکن ہو تو علامت مضارع کی جگہ ہمزہ وصلی مکسور لے آؤ جیسے تَفْعَلُ سے اِفْعَلْ کر تو۔ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ مار تو۔ یَخْشیٰ سے اِخْشَ ڈر تو۔ یَرْمِیْ سے اِرْمِ پھینک تو

يَجْتَنِبُ سے اِجْتَنِبْ پرہیز کر

ہاں اگر ساکن کے بعد ضمہ ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ دیں جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ تَدْعُوْ سے اُدْعُ

ہمزہ وصلی کا ضمہ صرف باب نَصَرَ و کَرُمَ کے امر میں آتا ہے۔

ہمزہ وصلی:

بعض اسموں اور فعلوں کے شروع میں ایک قسم کا زائد ہمزہ آتا ہے جو کہ ابتداء اور اعادہ میں تو پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ . يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا پر وقف کر کے پھر اُعْبُدُوْا سے اعادہ کریں اور جب وہ کلام کے درمیان آئے تو گر جاتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ . ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ . يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا ۔ ایسے ہمزہ کو ہمزہ وصلی کہتے ہیں۔ جو ہمزہ درمیان میں نہ گرے اسکو ہمزہ قطعی کہتے ہیں جیسے اِسْمُه' اَحْمَدُ . فَاَكْرَمَه' .

۶۔امر مجہول بنانے کا طریقہ:

امر مجہول مضارع مجہول سے بنتا ہے اس طرح کہ مضارع مجہول کے شروع میں امر کا لام لگا دو اور آخر کو جزم۔ جیسے يُفْعَلُ سے لِيُفْعَلْ چاہیئے کہ کیا جائے وہ ایک مرد

۷۔لام مفتوح اور لام مکسور میں فرق:

مضارع کے شروع میں زبر والا لام بھی آتا ہے اور زیر والا لام بھی زبر والے لام کو لام تاکید یا لام ابتداء کہتے ہیں اس کے معنی ہیں ' ضرور' یہ مضارع میں کوئی عمل نہیں کرتا جیسے يَفْعَلُ سے لَيَفْعَلُ ' ضرور کرتا ہے وہ ایک مرد' اور زیر والے لام کو لام امر کہتے ہیں اس کے معنی ہیں ' چاہیئے کہ' اور یہ عامل ہے۔ جیسے لِيَفْعَلْ چاہیے کہ کرے وہ ایک مرد

۸۔لام امر کا عمل:

یہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے یعنی اسکے آخر سے حرکت، حرف علت اور اعرابی نون کو گرا دیتا ہے

جیسے یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ ' یَدْعُوْا سے لِیَدْعُ اور یَنْصُرُوْنَ سے لِیَنْصُرُوْا لام امر سے پہلے و۔ف۔ ثُمَّ آئے تو وہ ساکن ہو جاتا ہے۔جیسے وَلْیَطَّوَّفُوْا ،فَلْیَفْرَحُوْا ۔

تنبیہ:

حاضر کے صیغوں میں سے امر کا لام اور مضارع کی علامت دونوں اکثر محذوف ہوتے ہیں جیسے اِفْعَلْ اور کبھی دونوں مذکور ہوتے ہیں جیسے فَلْتَفْرَحُوْا (رویس کی روایت میں) ایک جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لِتَاْخُذُوْا مَصَافَّکُمْ ۔تم سب اپنی ہی صفوں میں رہو۔ایک حدیث میں ہے کہ اِشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا تم اہل حاجت کی سفارش کرو پس اجر پاؤ۔

امر غائب کے صیغوں میں لام اکثر مذکور ہوتا ہے اور کبھی محذوف بھی ہو جاتا ہے جیسے قُلْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا .(ترجمہ) ایمان والوں سے کہو کہ وہ معاف کریں۔

﴿جَازَ حَذْفُ اللَّامِ لِلدَّلَالَةِ عَلَی الْاَمْرِ (مدارک)﴾

فصل (۴) فعل کی چوتھی قسم فعل نہی

﴿یہاں سے لے کر صفحہ ۴۵ پر فعل نہی کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے﴾

نقشے سے فعل نہی کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے نقشے ہی پر ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

فعل نہی کے تجزیہ کا طریقہ :

پس طالب علم نقشے میں پہلے صیغے پر انگلی رکھ کر یوں کہے۔

لَا یَفْعَلْ چاہیے کہ نہ کرے وہ ایک مرد۔ لا لائے نہی ہے۔ی مضارع کی علامت ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں،اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد

لَا یَفْعَلَا چاہیے کہ نہ کریں وہ دو مرد۔لا لائے نہی ہے۔ی مضارع کی علامت ہے۔ف،ع،ل اصلی حروف ہیں،الف تثنیہ مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ دو مرد۔نون اعرابی جزم کی

وجہ سے گر گیا ہے۔اسی طرح آخری صیغہ لَانَفْعَلْ تک چودہ صیغوں میں سے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

فعل نہی با نون ثقیلہ کے تجزیہ کا طریقہ:

لَایَفْعَلَنَّ چاہیے کہ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد۔ لا لائے نہی ہے۔ ی مضارع کی علامت ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں، نون ثقیلہ برائے تاکید ہے، اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

اسی طرح آخری صیغہ لَانَفْعَلَنَّ تک کے چودہ صیغوں کا تجزیہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح فعل مضارع معروف با نون ثقیلہ میں بتایا ہے۔ اور نہی با نون خفیفہ کا تجزیہ بھی اسی طرح ہے جو مضارع با نون خفیفہ میں بتایا ہے۔

فعل نہی معروف کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	لَا يَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک مرد	لَاتَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک عورت	لَاتَفْعَلْ مت کر تو ایک مرد	لَاتَفْعَلِی مت کر تو ایک عورت	لَااَفْعَلْ نہ کروں میں
تثنیہ	لَا يَفْعَلَا	لَاتَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَا	لَانَفْعَلْ
جمع	لَا يَفْعَلُوْا	لَا يَفْعَلْنَ	لَاتَفْعَلُوْا	لَاتَفْعَلْنَ	

فعل نہی مجہول کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	لَا يُفْعَلْ نہ کیا جائے وہ ایک مرد	لَاتُفْعَلْ نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَاتُفْعَلْ نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَاتُفْعَلِی نہ کی جائے تو ایک عورت	لَااُفْعَلْ نہ کیا جاؤں میں
تثنیہ	لَا يُفْعَلَا	لَاتُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا	لَانُفْعَلْ
جمع	لَا يُفْعَلُوْا	لَا يُفْعَلْنَ	لَاتُفْعَلُوْا	لَاتُفْعَلْنَ	

فعل نہی معروف با نون ثقیلہ کی گردان

واحد	لَا يَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد	لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک عورت	لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے تو ایک مرد	لَا تَفْعَلِنَّ ہرگز نہ کرے گی تو ایک عورت	لَا اَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کروں میں
تثنیہ	لَا يَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا نَفْعَلَنَّ
جمع	لَا يَفْعَلُنَّ	لَا يَفْعَلْنَانِّ	لَا تَفْعَلُنَّ	لَا تَفْعَلْنَانِّ	

فعل نہی مجہول با نون ثقیلہ کی گردان

واحد	لَا يُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد	لَا تُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَا تُفْعَلِنَّ ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت	لَا اُفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جاؤں میں
تثنیہ	لَا يُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا نُفْعَلَنَّ
جمع	لَا يُفْعَلُنَّ	لَا يُفْعَلْنَانِّ	لَا تُفْعَلُنَّ	لَا تُفْعَلْنَانِّ	

فعل نہی معروف با نون خفیفہ کی گردان

واحد	لَا يَفْعَلَنْ ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد	لَا تَفْعَلَنْ ہرگز نہ کرے وہ ایک عورت	لَا تَفْعَلَنْ ہرگز مت کر تو ایک مرد	لَا تَفْعَلِنْ ہرگز مت کر تو ایک عورت	لَا اَفْعَلَنْ ہرگز نہ کروں میں
تثنیہ					لَا نَفْعَلَنْ
جمع	لَا يَفْعَلُنْ		لَا تَفْعَلُنْ		

فعل نہی مجہول بانون خفیفہ کی گردان

واحد	لَا یُفْعَلَنْ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مرد	لَا تُفْعَلَنْ ہرگز نہ کی جائے وہ ایک عورت	لَا تُفْعَلَنْ ہرگز نہ کیا جائے تو ایک مرد	لَا تُفْعَلِنْ ہرگز نہ کی جائے تو ایک عورت	لَا اُفْعَلَنْ ہرگز نہ کیا جاؤں میں
تثنیہ					لَا نُفْعَلَنْ
جمع	لَا یُفْعَلُنْ		لَا تُفْعَلُنْ		

قواعد

۱۔ فعل نہی کی تعریف:

فعل نہی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم معلوم ہو۔

فعل نہی بنانے کا طریقہ:

فعل نہی بنتا ہے فعل مضارع سے اس طرح کہ مضارع کے شروع میں لَا لگا دو اور آخر کو جزم دے دو۔ جیسے یَفْعَلُ سے لَا یَفْعَلْ نہ کرے وہ ایک مرد۔

۲۔ لَا اگر مضارع منفی کے شروع میں ہو تو اسے لائے نفی کہتے ہیں دیکھو مضارع منفی کی گردان اور اگر نہی کے شروع میں ہو تو اسے لائے نہی کہتے ہیں۔ دیکھو فعل نہی کی گردان

۳۔ لائے نفی اور لائے نہی کی پہچان:

(۱) لائے نفی عامل نہیں، اس کے ساتھ مضارع کے آخر کا پیش حرف علت اور اعرابی نون باقی رہتے ہیں لائے نہی عامل ہے اس کے آنے سے یہ تینوں گر جاتے ہیں جیسا کہ تم نے مضارع منفی اور فعل نہی میں پڑھ لیا ہے دوبارہ دیکھو۔

(۲) لائے نفی کے ذریعے نہ کرنے کی یا نہ ہونے کی خبر دی جاتی ہے اور لائے نہی کے ذریعہ نہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے جیسے لَاتَفْعَلُ تو نہیں کرتا ہے یہ لائے نفی ہے اور لَاتَفْعَلْ تو مت کر یہ لائے نہی ہے۔

برائے استاد: ہر گردان کا تجزیہ اور قواعد پڑھانے کے بعد اس فعل کے صیغے قرآن پاک سے پوچھنے کا معمول قائم رکھیں۔

۴۔ فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف:

پانچ حرف مضارع کو جزم دیتے ہیں

(۱) لَمْ جیسے لَمْ یَفْعَلْ آخر تک

(۲) لَمَّا جیسے لَمَّا یَفْعَلْ آخر تک

(۳) لِ امر جیسے لِیَفْعَلْ آخر تک

(۴) لائے نہی جیسے لَاتَفْعَلْ آخر تک

(۵) اِنْ شرطیہ جیسے اِنْ تَفْعَلْ اِفْعَلْ۔

تنبیہ:۔

نہی غائب و نہی متکلم بھی حقیقت کی رو سے نہی حاضر ہی ہے یعنی صیغہ تو غائب یا متکلم کا ہوتا ہے لیکن ممانعت اس کے ذریعے بھی مخاطب ہی کو کی جاتی ہے مگر صیغے والے فعل کے علاوہ کسی اور فعل سے۔ جیسے لَایَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ یعنی تم راستے پر کھڑی نہ ہو

یہاں ممانعت مخاطب چیونٹیوں کو ہے مگر یَحْطِمُ کے فعل سے نہیں بلکہ وقوف علی الطریق سے ہے یعنی اَے چیونٹیوں تم راستے پر کھڑی نہ ہونا جیسے کوئی کہے لَا اَرَیَنَّکَ هٰهُنَا میں تم کو ہرگز یہاں نہ دیکھوں یعنی تم آئندہ یہاں حاضر نہ ہو تو ممانعت مخاطب کو ہے مگر فعلِ رؤیۃ سے نہیں بلکہ فعلِ حضور سے۔ (نسفی)
یہاں غائب کے صیغے کا فاعل سلیمان علیہ السلام ہیں جو کہ سامنے نہیں ہیں۔ اگر صیغے کا فاعل سامنے موجود ہو جیسے چند لوگ دروازے کے سامنے کھڑے ہوں تو ان کو مخاطب کر کے کہے کہ جس کو نہیں بلایا ہے وہ اندر نہ آئے اس صورت میں مخاطب کو یعنی لوگوں کو جو ممانعت ہے وہ اسی صیغے والے فعل سے ہے مگر مشروط یعنی تم اندر نہ آؤ اگر نہیں بلائے گئے ہو۔

فصل (۵) اسم مشتق

اسم مشتق سات ہیں۔

(۱)۔اسم فاعل...... (۲)۔اسم مفعول...... (۳)۔اسم تفضیل......

(۴)۔اسم صفت یا صفت مشبہ...... (۵)۔اسم مبالغہ......

(۶)۔اسم ظرف...... (۷)۔اسم آلہ......

ا۔ اسم فاعل

وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس نے کام کیا ہے۔

بنانے کا طریقہ:۔

ف کلمہ کے بعد الف لگا کر اصلی حرفوں سے **فَاعِلٌ** کا وزن بنالو جیسے **فِعْلٌ** سے **فَاعِلٌ** کرنے والا ایک مرد **نَصْرٌ** سے **نَاصِرٌ** مدد کرنے والا ایک مرد۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۵۱ پر اسم فاعل کی گردان کے نقشے تک کی عبارت استاد کے لئے ہے زبانی یاد کرانے سے پہلے اسم فاعل کے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

اسم فاعل کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

نقشے میں ہر صیغے پر انگلی رکھ کر طالبعلم کو اس طرح کہلوائے

فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔اس میں ھو ،انت ،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک مرد۔تو ایک مرد۔ میں ایک مرد (جیسے کہتے ہیں هُوَ فَاعِلٌ، اَنْتَ فَاعِلٌ ،اَنَا فَاعِلٌ.) قوسین کے اندر والی عبارت طالب سے کہلوانے کے لیے نہیں ہے.

فَاعِلَانِ کرنے والے دو مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔پہلا الف اسم فاعل کی زیادتی ہے

دوسرا الف تثنیہ کی زیادتی ہے۔(نہ کہ ضمیر ہے)اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ دومرد،تم دومرد۔ہم سب۔

فَاعِلَیْنِ کرنے والے دومرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے ی ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہے۔وہ دومرد،تم دو مرد۔ہم سب۔

فَاعِلُوْنَ کرنے والے سب مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے۔و ن جمع سالم کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہے۔وہ سب مرد،تم سب مرد۔ہم سب مرد۔

فَاعِلِیْنَ کرنے والے سب مرد۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے۔ی ن جمع سالم کی زیادتی ہے ۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہے۔وہ سب مرد،تم سب مرد ، ہم سب مرد۔

فَاعِلَۃٌ کرنے والی ایک عورت۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے تائے مدورہ تانیث کی علامت ہے۔اس میں ھی ،انت ،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک عورت۔تو ایک عورت۔میں ایک عورت۔

فَاعِلَتَانِ کرنے والی دوعورتیں۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے تا ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس میں ھما،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں وہ دوعورتیں۔تم دو عورتیں۔ہم سب عورتیں

فَاعِلَتَیْنِ کرنے والی دوعورتیں۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے ی ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس میں ھما،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔

فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب عورتیں۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف اسم فاعل کی زیادتی ہے الف اور تائے ممدودۃ جمع مونث سالم کی زیادتی ہے۔اس میں ھن ،انتن ،نحن پوشیدہ ہیں وہ سب عورتیں۔تم سب عورتیں۔ہم سب عورتیں۔

تنبیہ برائے استاد:

استاد اس بات کا بہت خیال رکھے کہ تجزیہ کے لئے جو عبارت جہاں بھی ہے طالب علم جوں کی توں اسی عبارت کو رٹائے دو شرطوں کے ساتھ کہ تجزیہ کی عبارت جو اوپر لکھی ہے طالب علم پڑھے تو انگلی اور نظر نقشے میں لکھے ہوئے صیغوں پر ہو۔

اسم فاعل کی گردان

	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر	فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد	ھو انت انا	فَاعِلَانِ / فَاعِلَیْنِ کرنے والے دو مرد	ھما انتما نحن	فَاعِلُوْنَ / فَاعِلِیْنَ کرنے والے سب مرد	ھم انتم نحن
مؤنث	فَاعِلَۃٌ کرنے والی ایک عورت	ھی انت انا	فَاعِلَتَانِ / فَاعِلَتَیْنِ کرنے والی دو عورتیں	ھما انتما نحن	فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب عورتیں	ھن انتن نحن

دیکھ دیکھ کر تجزیہ کرنے کے بعد اسم فاعل کی گردان صیغے بولنے کے ساتھ زبانی یاد کرے۔

زبانی یاد کرنے کی تعبیر:

طالب علم یوں کہے کہ فاعل کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اسی طرح آخر تک۔

۲۔اسم مفعول

اسم مفعول وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس پر فعل واقع ہو۔

بنانے کا طریقہ:۔

ف کلمہ سے پہلے میم مفتوح اور لام کلمہ سے پہلے واؤ لگا کر اصلی حرفوں سے مفعول کا وزن بنالو جیسے فِعْلٌ سے مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مرد۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۵۴ پر اسم مفعول کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔زبانی یاد کرانے سے پہلے اسم مفعول کے ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

اسم مفعول کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

کتاب میں یا لوح ابیض پر بنائے ہوئے نقشے میں ہر ہر صیغے پر انگلی رکھ کر طالبعلم سے یوں کہلوائے۔

مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔اس میں ھو ،انتَ ،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک مرد۔تو ایک مرد۔میں ایک مرد(زائد ہونے کے اعتبار سے میم کے بعد وؔ کا نمبر ہے)

مَفْعُوْلَانِ کیے ہوئے دو مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔الف تثنیہ کی زیادتی ہے۔(نہ کہ ضمیر ہے)اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ دو مرد،تم دو مرد،ہم سب۔

مَفْعُوْلَیْنِ کیے ہوئے دو مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ی ن تثنیہ کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ دو مرد،تم دو مرد،ہم سب مرد۔

مَفْعُوْلُوْنَ کیے ہوئے سب مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں
ون جمع مذکر سالم کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ سب مرد،
تم سب مرد،ہم سب مرد۔

مَفْعُوْلِیْنَ کیے ہوئے سب مرد۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں
ی ن جمع کی زیادتی ہے۔اس کے اندر ھم ،انتم ،نحن پوشیدہ ہیں۔وہ سب مرد،تم
سب مرد،ہم سب

مَفْعُوْلَۃٌ کی ہوئی ایک عورت م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں۔
تائے مدورہ مونث کی علامت ہے۔اس میں ھی ،انت ،انا پوشیدہ ہیں وہ ایک عورت۔تو
ایک عورت۔میں ایک عورت

مَفْعُوْلَتَانِ کی ہوئی دو عورتیں ۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف
ہیں۔الف اور تا تثنیہ مونث کی علامت ہے۔اس میں ھما ،انتما ،نحن پوشیدہ ہیں وہ
دو عورتیں۔تم دو عورتیں۔ہم دو عورتیں

مَفْعُوْلَتَیْنِ کی ہوئی دو عورتیں ۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف ہیں
ت تانیث کی علامت ہے ی ن تثنیہ کی علامت ہے۔اس میں ھما ،انتما ،نحن
پوشیدہ ہیں وہ دو عورتیں۔تم دو عورتیں۔ہم دو عورتیں

مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئی سب عورتیں ۔م و اسم مفعول کی زیادتی ہے۔ف ع ل اصلی حروف
ہیں۔الف اور تائے ممدودہ جمع مونث کی علامت ہے۔اس میں ھن ،انتن ،نحن پوشیدہ
ہیں وہ سب عورتیں۔تم سب عورتیں۔ہم سب عورتیں۔

اسم مفعول کی گردان

	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر	مَفْعُوْلٌ کیا ہوا ایک مرد	ھو انت انا	مَفْعُوْلَانِ / مَفْعُوْلَیْنِ کئے ہوئے دو مرد	ھما انتما نحن	مَفْعُوْلُوْنَ / مَفْعُوْلِیْنَ کئے ہوئے سب مرد	ھم انتم نحن
مؤنث	مَفْعُوْلَۃٌ کی ہوئی ایک عورت	ھی انت انا	مَفْعُوْلَتَانِ مَفْعُوْلَتَیْنِ کی ہوئی دو عورتیں	ھما انتما نحن	مَفْعُوْلَاتٌ کی ہوئی سب عورتیں	ھن انتن نحن

زبانی یاد کرنے کی تعبیر :

طالب علم یوں کہے کہ مفعول کیا ہوا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم مفعول اسی طرح آخر تک آخر تک پوری گردان زبانی یاد کروائیں۔

۳۔ اسم تفضیل

وہ اسم ہے جس کے سننے سے ایسی ذات کا پتہ چلے جس میں اس اسم کے مصدر والے معنی دوسرے کے مقابلہ میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں۔

اسم تفضیل بنانے کا طریقہ:

ف کلمہ سے پہلے فتحہ والا ہمزہ لا کر واحد مذکر اصلی حرفوں سے اَفْعَلُ کے وزن پر بنا لو۔ اور اس کا واحد مؤنث فُعْلیٰ آتا ہے۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۵۶ پر اسم تفضیل کی گردان کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے اسم تفضیل کی گردان زبانی یاد کرانے سے پہلے اسم فاعل کے تجزیے کے مطابق ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

اسم تفضیل کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

نقشے میں ہر ہر صیغے پر انگلی رکھ کر طالبعلم کو یوں کہلوائیں

اَفْعَل زیادہ کرنے والا ایک مرد۔ ھمزہ اسم تفضیل کی زیادتی ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اس میں ھو، انت، انا پوشیدہ ہیں وہ ایک مرد۔ تو ایک مرد۔ میں ایک مرد

اَفْعَلَانِ زیادہ کرنے والے دو مرد۔ ھمزہ مفتوحۃ اسم تفضیل کی زیادتی ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف ن (الف نون) تثنیہ کی زیادتی ہے۔ اسی طرح اَفْـعَـلَیْـنَ، اَفْعَلُوْنَ، اَفْعَلِیْنَ کا تجزیہ اسم فاعل کی طرح کرائیں۔

اَفَاعِلُ زیادہ کرنے والے سب مرد۔ ہمزہ اسم تفضیل کی زیادتی ہے۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف جمع مکسر کی زیادتی ہے۔

فُـعْـلٰی زیادہ کرنے والی ایک عورت۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ مونث کی علامت ہے

فُعْلَیَانِ زیادہ کرنے والی دو عورتیں۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ سے بدلی ہوئی ی مونث کی علامت ہے۔ الف ن (الف نون) تثنیہ کی زیادتی ہے۔ فُعْلَیَیْنِ زیادہ کرنے والی دو عورتیں۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ سے بدلی ہوئی ی مونث کی علامت ہے۔ الف ن تثنیہ کی زیادتی ہے، فُـعْـلَیَاتٌ کرنیوالی سب عورتیں۔ ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ الف مقصورہ سے بدلی ہوئی ی مونث کی علامت ہے۔ الف اور ت جمع مؤنث کی زیادتی ہے

فُعَلٌ ۔ یہ فُعْلٰی کا جمع مکسر ہے۔

گردان اسم تفضیل

	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر
مذکر	اَفْعَلُ زیادہ کرنے والا ایک مرد	اَفْعَلَانِ / اَفْعَلَيْنِ زیادہ کرنے والے دو مرد	اَفْعَلُوْنَ / اَفْعَلِيْنَ زیادہ کرنے والے سب مرد	اَفَاعِلُ زیادہ کرنے والے سب مرد
مؤنث	فُعْلٰى زیادہ کرنے والی ایک عورت	فُعْلَيَانِ / فُعْلَيَيْنِ زیادہ کرنے والی دو عورتیں	فُعْلَيَاتٌ زیادہ کرنے والی سب عورتیں	فُعَلٌ زیادہ کرنے والی سب عورتیں

زبانی یاد کرنے کی تعبیر :

طالب علم یوں کہے کہ اَفْعَلُ زیادہ کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم تفصیل اسی طرح آخر تک پوری گردان زبانی یاد کروائیں۔

جمع سالم:۔ وہ ہے جس میں واحد کا صیغہ سالم رہے جیسے اَفْعَلُ سے اَفْعَلُوْنَ

جمع مکسر:۔ وہ ہے جس میں واحد کا صیغہ سالم نہ رہے جیسے اَفْعَلُ سے اَفَاعِلُ

۴۔ اسم مبالغہ

وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس میں اس اسم کے مصدری معنی فی نفسہ (اپنے طور پر) زیادتی کی ساتھ پائے جائیں نہ کہ دوسرے کے مقابلے میں جیسے عَلَّامٌ بہت زیادہ جاننے والا ایک مرد یا ایک عورت۔

اسم مبالغہ میں مذکر مؤنث برابر ہوتے ہیں۔ جیسے اَكَّالٌ زیادہ کھانے والا ایک مرد یا ایک عورت۔

اَكَّالَانِ زیادہ کھانے والے دومرد یا عورتیں۔ اَكَّالُوْنَ زیادہ کھانے والے سب مرد یا عورتیں۔
اسم مبالغہ کے آخر میں ۃ (تائے مدورہ) آتی ہے مگر وہ تانیث کے لیے نہیں ہوتی ہے بلکہ مبالغہ کی تاکید کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ عَلَّامٌ و عَلَّامَةٌ

۵۔ اسم صفت یا صفت مشبہ

وہ اسم ہے جس کے سننے سے اس ذات کا پتہ چلے جس میں مصدری معنی صفت بن کر ہمیشگی اور ثبوت کے ساتھ پائے جائیں۔ جیسے سَمِيْعٌ سننے والا یعنی وہ جس میں سننے کی صفت پائی جائے۔
صفت مشبہ کے لیے بنانے کا طریقہ نہیں ہے۔ اس کے لیے اوزان ہیں جو کہ سماعی ہیں اور چوتھے حصے میں تفصیل کے ساتھ آرہے ہیں۔ اور اکثر فَعَلٌ. فِعْلٌ. فَعِيْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

تجزیہ:

صفت مشبہ کے تجزیہ کا بھی وہی طریقہ ہے جو اسم فاعل کا ہے۔

اسم صفت یا صفت مشبہ کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	حَسَنٌ ایک اچھا مرد	حَسَنَانِ / حَسَنَيْنِ دو اچھے مرد	حَسَنُوْنَ / حَسَنِيْنَ سب اچھے مرد
مؤنث	حَسَنَةٌ ایک اچھی عورت	حَسَنَتَانِ / حَسَنَتَيْنِ دو اچھی عورتیں	حَسَنَاتٌ سب اچھی عورتیں

زبانی یاد کرنے کی تعبیر:

طالب علم یوں کہے حَسَنٌ ایک اچھا مرد صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ۔ حَسَنَانِ حَسَنَيْنِ دو اچھے مرد صیغہ تثنیہ مذکر صفت مشبہ اس طرح پوری گردان زبانی یاد کروائیں۔

۶۔ اسم ظرف

وہ اسم ہے جس کے بولنے اور سننے سے کسی کام کی جگہ یا وقت کا پتہ چلے۔ جیسے مقعد قعود کی جگہ

بنانے کا طریقہ:

فَ کلمہ سے پہلے فتحے والا میم لگا کر اصلی حرفوں سے مَفْعَلٌ کا وزن بنالو جیسے فِعْلٌ سے مَفْعَلٌ کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت

زبانی یاد کرنے کی تعبیر: طالب علم یوں کہے مَفْعَلٌ کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت۔ صیغہ واحد اسم ظرف۔ مَفْعَلَانِ کرنے کی دو جگہیں یا دو وقت صیغہ تثنیہ اسم ظرف۔ مَفَاعِلُ کرنے کی سب جگہیں یا سب وقت۔ صیغہ جمع اسم ظرف

تجزیہ کا طریقہ:

مَفْعَلٌ کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت مٓ اسم ظرف کی زیادتی ہے ف ع ل اصلی حروف ہیں۔ اسی طرح مَفْعِلَانِ اور مَفَاعِلُ تک

۷۔ اسم آلہ

وہ اسم ہے جس کے بولنے اور سننے سے کسی کام کے کرنے کے لیے ذریعہ اور آلہ ہونے کا پتہ چلے۔ جیسے مِمْسَاحٌ مسح اور مٹانے کا آلہ یعنی ربڑ

بنانے کا طریقہ:

ف کلمہ سے پہلے کسرے والا میم لگا کر اصلی حرفوں سے مِفْعَلٌ کا وزن بنالو۔ اس کے وزن تین ہیں۔

مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَالٌ

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

مِفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ مٓ (میم) مکسور اسم آلہ کی زیادتی ہے ف ع ل اصلی حرف ہیں۔

گردان

(۱)۔مِفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ۔مِفْعَلَانِ کرنے کے دو آلے۔مَفَاعِلُ کرنے کے سب آلے

(۲). مِفْعَلَةٌ. مِفْعَلَتَانِ. مَفَاعِلُ

(۳) مِفْعَالٌ . مِفْعَالَانِ . مَفَاعِيْلُ (ترجمہ وہی (۱) والا ہے)

تجزیہ کرنے کا طریقہ:

مِفْعَلٌ کرنے کا ایک آلہ مٓ (میم) مکسور اسم آلہ کی زیادتی ہے ف ع ل اصلی حرف ہیں۔

وہر آن کہ دراں صیغہ مجہول ممتنع است
اسم آلہ آں باب نیز ممتنع است (ارشاد الصرف)

☆ پہلا حصہ ختم ہوا ☆

حصہ دوم

فصل (۱) مجرد و مزید کے باب

اصلی حروف کے اعتبار سے فعلوں اور اسموں کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ (۳) رباعی مجرد (۴) رباعی مزید فیہ

(۱) ثلاثی مجرد:۔

وہ کلمہ ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں اور باب کی علامت بننے والے زائد حروف میں سے کوئی حرف بھی اس میں نہ ہو جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْراً مدد کرنا

(۲) ثلاثی مزید فیہ:۔

وہ کلمہ ہے جس میں تین اصلی حروف کے سوا ایسے زائد حروف بھی ہوں جو باب کی علامت بنتے ہوں جیسے اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَاراً مدد مانگنا۔

(۳) رباعی مجرد:۔

وہ کلمہ ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں اور باب کی علامت بننے والے زائد حروف میں سے کوئی حرف بھی اس میں نہ ہو جیسے بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً بکھیرنا۔

(۴) رباعی مزید فیہ:۔

وہ کلمہ ہے جس میں چار اصلی حروف کے سوا ایسے زائد حروف بھی ہوں جو باب کی علامت بنتے ہوں۔ جیسے تَبَعْثَرَ يَتَبَعْثَرُ تَبَعْثَرَةً الٹ پلٹ ہونا۔

ثلاثی مجرد کے کل چھ باب ہیں۔

۱. نَصَرَ يَنْصُرُ ۲. ضَرَبَ يَضْرِبُ ۳. سَمِعَ يَسْمَعُ یہ تین باب اصول ہیں۔

۴. فَتَحَ يَفْتَحُ ۵. كَرُمَ يَكْرُمُ ۶. حَسِبَ يَحْسِبُ یہ تین باب فروع ہیں۔

تنبیہ:۔ (۱): یہ تین باب جن میں ماضی کے عین کلمے کی حرکت مضارع کے عین کلمے کی حرکت سے مختلف ہے ان کو اصول اس اعتبار سے کہتے ہیں کہ یہ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

(۲): طلبہ کو بتائیں کہ ثلاثی مجرد میں پہلے حرف کو "ف کلمہ" دوسرے کو حرف "عین کلمہ" اور تیسرے حرف کو "لام کلمہ" کہتے ہیں۔

(۳) عین کلمے کی حرکت کے لحاظ سے بابوں کا یہ فرق فعل معروف میں ہے۔ ماضی مجہول کا عین کلمہ ہمیشہ مکسور اور مضارع مجہول کا ہمیشہ مفتوح آتا ہے۔

پہلا باب:۔ نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً مدد کرنا۔ (فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر)

نشانی:۔ عین کلمے پر ماضی میں فتحہ اور مضارع میں ضمہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر مؤنث
واحد	نَصَرَ مدد کی اس ایک مرد نے	نَصَرَتْ مدد کی اس ایک عورت نے	نَصَرْتَ مدد کی تو ایک مرد نے	نَصَرْتِ مدد کی تو ایک عورت	نَصَرْتُ مدد کی میں نے
تثنیہ	نَصَرَا	نَصَرَتَا	نَصَرْتُمَا	نَصَرْتُمَا	نَصَرْنَا
جمع	نَصَرُوْا	نَصَرْنَ	نَصَرْتُمْ	نَصَرْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَنْصُرُ مدد کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد	تَنْصُرُ مدد کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت	تَنْصُرُ مدد کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد	تَنْصُرِیْنَ مدد کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت	اَنْصُرُ مدد کرتا ہوں یا کروں گا میں
تثنیہ	یَنْصُرَانِ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرَانِ	تَنْصُرَانِ	نَنْصُرُ
جمع	یَنْصُرُوْانَ	یَنْصُرْنَ	تَنْصُرُوْنَ	تَنْصُرْنَ	

نَصَرَ یَنْصُرُ سے ماضی ومضارع کی ان دوگردانوں کے لکھنے کا مقصد طلبہ سے باب نصر سے صرف کبیر کروانا ہے:

باب نصر کی دوگردانیں ایک ماضی کی نَصَرَ آخر تک دوسری مضارع کی یَنْصُرُ آخر تک اسی جدول اور نقشے کے مطابق لکھی ہوئی ہے جس سے طلبہ نے فَعَلَ یَفْعَلُ کی گردانیں یاد کر چکے ہیں یہاں پر ان دوگردانوں کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ان لکھی ہوئی دوگردانوں کے ذریعے باب نصر کے سب مباحث کی صرف کبیریں ماضی اور مضارع کے امر نہی اور اسماء مشتقات ان دو صرف کبیر کی مدد سے طلبہ سے کرائی جائیں۔ مثلاً نَصَرَ کی کبیر لکھی ہوئی ہے اسی نقشے کو دیکھ کر نُصِرَ اور مَا نَصَرَ اور مَا نُصِرَ کی صرف کبیر کرائی جائے۔ اس کے بعد مضارع کی طرف آجائیں یہاں یَنْصُرُ کی پوری صرف صغیر لکھی ہوئی ہے اسی کی مدد سے نصر کے مادے سے ان سب مباحث کی صرف کبیر اس طرح کرائی جائے جیسے پیچھے حصہ اول میں یَفْعَلُ کے مادے سے وہ سب صرف کبیریں کر چکے ہیں۔

اس کے بعد بڑی صرف صغیر کے مباحث بنانے کے طریقے پوچھیں کہ یَنْصُرُ کس طرح بنا ہے۔ نَاصِرٌ. مَنْصُوْرٌ. اُنْصُرْ کے بنانے کے طریقے پوچھیں۔

صرف صغیر

نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً فَهُوَ نَاصِرٌ وَ نُصِرَ یُنْصَرُ نَصْراً فَذَاکَ مَنْصُوْرٌ

مَا نَصَرَ۔مَا نُصِرَ۔ لَمْ یَنْصُرْ لَمْ یُنْصَرْ۔ لَا یَنْصُرُ لَا یُنْصَرُ۔لَن یَّنْصُرَ لَن یُّنْصَرَ۔ لَیَنْصُرَنَّ لَیُنْصَرَنَّ۔ لَیَنْصُرَنْ لَیُنْصَرَنْ

الامر منه اُنْصُرْ ۔ لِتُنْصَرْ لِیَنْصُرْ۔لِیُنْصَرْ۔اُنْصُرَنَّ لِتُنْصَرَنَّ لِیَنْصُرَنَّ لِیُنْصَرَنَّ ۔اُنْصُرَنْ لِتُنْصَرَنْ لِیَنْصُرَنْ لِیُنْصَرَنْ

والنهى عنه لَا تَنْصُرْ لَا تُنْصَرْ لَا یَنْصُرْ لَا یُنْصَرْ لَا تَنْصُرَنَّ لَا تُنْصَرَنَّ لَا یَنْصُرَنَّ لَا یُنْصَرَنَّ لَا تَنْصُرَنْ لَا تُنْصَرَنْ لَا یَنْصُرَنْ لَا یُنْصَرَنْ

والظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ
والآلة منه مِنْصَرٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِيْرُ **مِنْصَرَةٌ** مِنْصَرَتَانِ مَنَاصِرُ **مِنْصَارٌ** مِنْصَارَانِ مَنَاصِيْرُ
افعل التفضيل المذكر منه اَنْصَرُ اَنْصَرَانِ اَنْصَرُوْنَ اَنَاصِرُ
والمؤنث منه نُصْرٰی نُصْرَيَانِ نُصْرَيَاتٌ نُصَرٌ

یہاں سے لے کر صفحہ ۶۶ پر مصادر کے نقشے کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔

صرف صغیر پڑھانے کا طریقہ:

(۱) پہلی بار اول سے لیکر پوری صرف صغیر کی عبارت اس طرح پڑھائیں اور پڑھوائیں جیسے بچوں کو ناظرہ قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے۔ پھر اسی طرح دیکھ کر ترجمہ کے ساتھ پڑھائیں۔ فَهُوَ نَاصِرٌ میں ھو کا مرجع بھی بتائیں اس طرح کہ ھو وہ ایک آدمی جس نے مدد کی مدد کرنے والا ہے۔ فَذَاکَ کا مشارالیہ بتائیں یعنی وہ آدمی جس کی مدد کی گئی مدد کیا ہوا ہے۔ نَصْراً مدد کیا جانا۔ یو بتائیں نَصْراً مصدر مجہول ہے جیسے پہلا مصدر معروف تھا۔

(۲) اس کے بعد پوری صرف صغیر کے ہر ہر صیغے کا تجزیہ کرائیں۔

مثلاً نَصَرَ مدد کی اس ایک مرد نے ن. ص. ر. اصلی حروف ہیں۔ اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد جیسے فَعَلَ کا تجزیہ کیا تھا
پھر یَنْصُرُ کا تجزیہ یوں کرائیں جیسے یَفْعَلُ کا تجزیہ کیا تھا۔

نَاصِرٌ مدد کرنے والا ایک مرد ن. ص. ر. اصلی حروف ہیں الف اسم فاعل کی زیادتی ہے۔ اس میں ھو انت انا پوشیدہ ہے وہ ایک مرد۔ تو ایک مرد۔ میں ایک مرد۔

اس طرح اسم مفعول بھی مَنْصُوْرٌ مدد کیا ہوا وہ ایک مرد م. و. اسم مفعول کی زیادتی ہے ن. ص. ر. اصلی حروف ہیں۔ اس کے بعد صیغے بتائیں جب صیغے بتانے ہوں تو پہلے نَصْراً کو مصدر معروف کہیں اور دوسرے نَصْراً کو مصدر مجہول کہیں۔

(۳) تیسری مرتبہ ہر صیغے کو ترجمہ اور صیغے کے ساتھ پڑھ کر پوری صرف صرف صغیر زبانی یاد کرائے، اگر وقت کم ہو تو صرف صغیر کے بجائے صرف اصغر کو ان ہی تین نمبروں کے ساتھ پڑھا دے۔

صرف اصغر کو صرف صغیر میں موٹی لکھائی کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔

زبانی یاد کرنے کے لئے تعبیری الفاظ :

طالب علم صرف صغیر کو یوں پڑھنا شروع کرے نَصَرَ مدد کی اس ایک مرد نے صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف مثبت۔

یَنْصُرُ مدد کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف مثبت۔

نَصْرًا مدد کرنا صیغہ مصدر معروف ہے فھو پس وہ (جس نے مدد کی یا وہ مدد کرتا ہے)

نَاصِرٌ مدد کرنے والا ہے صیغہ واحد مذکر اسم فاعل

نُصِرَ مدد کیا گیا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول۔

یُنْصَرُ مدد کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول مثبت

نَصْرًا مدد کیا جانا صیغہ مصدر مجہول ہے۔ فَذَاکَ پس وہ ایک آدمی (جس کی مدد کی گئی ہے) مَنْصُوْرٌ مدد کیا ہوا ہے۔

اس کے بعد صرف صغیر کے بقیہ صیغے انہی ماضی و مضارع کے صیغوں سے بنا کر پڑھو مثلاً مَا نَصَرَ میں نظر نَصَرَ پر ہو

لَمْ یَنْصُرْ کہتے وقت انگلی اور نظر یَنْصُرُ پر ہو (اسی طرح بقیہ صیغے امر تک کرلو)۔

الامر منه امر اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے اُنْصُرْ ہے مدد کر تو ایک مرد صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف۔ (اسی طرح نہی کے صیغوں تک)

والنَّھْیُ عَنْهُ اور نہی اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے لَا تَنْصُرْ ہے مت مدد کر تو ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی معروف۔ (اسی طرح ظرف تک)

وَالظَّرْفُ منه ظرف اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے مَنْصَرٌ ہے مدد کرنے کی ایک جگہ یا ایک وقت۔ وَالْاٰلَةُ مِنْهُ اور آلہ اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے مِنْصَرٌ، مِنْصَرَةٌ، مِنْصَارٌ ہے مدد کرنے کا ایک آلہ صیغہ واحد مذکر اسم آلہ

اَفْعَلُ التَّفْضِیْلُ الْمُذَکَّرِ مِنْهُ اسم تفضیل مذکر کا (اَفْعَلُ) اس (نَصَرَ یَنْصُرُ) سے اَنْصَرُ ہے زیادہ مدد کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل۔

وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ اور مونث اس (اَنْصَرُ) سے نُصْرٰی ہے زیادہ مدد کرنے والی ایک

عورت صیغہ واحد مونث اسم تفضیل۔

مصادر پڑھانے کا طریقہ:

باب نصر کے تقریبا ایک سو تیس مصادر دیے ہیں اور یہ مصادر ایسے ہیں جو زیادہ تر قرآن وحدیث میں استعمال ہوتے ہیں اس لیے ان مصادر کے معانی لکھنے میں قرآن پاک کے ترجمے والے معنی کی رعایت رکھی گئی ہے۔ان مصادر کے پڑھانے کا طریقہ یہ ہے۔

(۱) باب کے شروع میں باب کا عنوان نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْراً مدد کرنا۔لکھا ہے اسی عنوان کے موافق طالب علم ہر مصدر پر انگلی رکھ کر اور دیکھ کر یوں پڑھے۔

اَلشُّکْرُ: شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْراً شکر کرنا۔

اَلْخَلْقُ: خَلَقَ یَخْلُقُ خَلْقاً پیدا کرنا۔اسی طرح سب مصادر آخیر تک دیکھ کر پڑھے جو کہ تقریبا تین صفحوں سے کچھ زیادہ ہیں۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ طالب علم کی زبان مضموم العین مضارع پڑھنے میں رواں ہو جائے گی۔

(۲) اس کے بعد ہر مصدر کا تجزیہ کرے۔مثلا یوں کہے اَلشُّکْرُ: شَکَرَ یَشْکُرُ شُکْراً شکر کرنا۔ال (الف لام) برائے تعریف ہے۔ش ک ر اصلی حروف ہیں۔

اَلنُّقْصَانُ: نَقَصَ یَنْقُصُ نُقْصَاناً کم ہونا۔ال برائے تعریف ہے ن ق ص اصلی حروف ہیں الف نون مصدر کی زیادتی ہے۔

اَلْعِبَادَةُ: عَبَدَ یَعْبُدُ عِبَادَةً عبادت کرنا۔ال برائے تعریف ہے ع ب د اصلی حروف ہیں الف اور ۃ مدورۃ مصدر کی زیادتی ہے۔اسی طرح پوری کتاب میں مجرد مزید ہر باب کی بالاستیعاب سب مصدروں کا تجزیہ اسی نہج کے لفظوں کے ساتھ کرائیں تجزیے کے لیے جو الفاظ لکھوائے ہیں ان میں تبدیلی نہ کریں۔اگر ایک طالب علم سب کو کہلوائے باقی سب اس کے پیچھے پیچھے پڑھیں تو بہت آسانی رہے گی۔

(۳) جتنے مصادر ہو سکیں ان کو زبانی یاد کروائیں زبانی یاد کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب علم جدول کے ایک کالم میں لکھے ہوئے مصدر کے معانی پر ہاتھ یا کاغذ رکھ دے پھر وہ مصدروں کو دیکھ دیکھ کر

بالکل اسی طرح پڑھے جیسے اوپر طریقہ بتادیا گیا ہے۔

(۴) پھر کسی ایک مصدر کو لے کر اس سے ماضی مضارع امر نہی سے صرف کبیر اور صرف صغیر اور سات مشتقات کی گردانیں بالکل اسی طرح کرائیں جیسے کتاب کے پہلے حصے میں فعل کے مادے سے سب گردانوں کو یاد کرایا تھا۔ استطاعت اور وقت کی گنجائش کے مطابق جتنے مصادر سے گردانیں کراسکیں اسی طرح کرالیں۔ آگے مصادر آرہے ہیں۔

مصادر

اَلشُّکْرُ	شکر کرنا	النَّقلُ	ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرنا
اَلْخلقُ	پیدا کرنا	الرِّزْقُ	رزق پہنچانا
اَلْبَسْطُ	پھیلانا	العِبَادَۃُ	عبادت کرنا
اَلتَّرْکُ	چھوڑنا	الذِّکْرُ	یاد کرنا
الصِّدْقُ	درست و سچ بولنا درست کام کرنا سچا ہونا۔ سچ بولنا۔ سچ کام کرنا	النَّظْرُ	غور سے دیکھنا
اَلْحَشْرُ	جمع کرنا	الحُصُوْلُ	اندر کی چیز کا ہاتھ آنا
اَلْھَجْرُ	چھوڑنا۔ نیند میں بڑ انا	اَلْحُضُوْرُ	حاضر ہونا
النُّفُوْرُ	ناپسند کر کے اعراض کرنا	اَلْخُلُوْدُ	ہمیشہ رہنا
الرَّجْمُ لـ	پتھروں سے مارنا۔ انکل کی بات کرنا	الْخُلُوْصُ	چھوٹنا خالص ہونا
اَلرِّکْزُ	نیزہ گاڑنا	الدُّخُوْلُ	اندر آنا
السِّتْرُ	چھپانا	الخُرُوْجُ	نکلنا
السَّطْرُ	لکھنا۔ لکیریں کھینچنا	الرُّسُوْخُ	اپنی جگہ گڑ جانا
السَّلْبُ	زبردستی چھیننا	السُّجُوْدُ	عاجزی سے جھکنا
الضَّبْطُ	قابو میں کرنا	البُرُوْزُ	میدان میں نکلنا
الطَّعْنُ	نیزہ مارنا	السُّکُوْنُ	ٹھہر جانا۔ مسکین ہونا

الطَّلَبُ	ڈھونڈھنا	الشُّعُوْرُ	جاننا
الکَتْمُ وَالْکِتْمَانُ	چھپانا	الطُّلُوْعُ	سورج نکلنا
النَّشْرُ	پھیلانا۔مشہور کرنا	العُبُوْرُ	گذرنا
النَّقْصُ وَالنُّقْصَانُ	کم ہونا۔کم کرنا	العُرُوْجُ	سیڑھی پر چڑھنا
النَّقْضُ	توڑنا۔عمارت ڈھانا	العُکُوْفُ	تعظیم کے طور پر لازم رہنا
الفُجُوْرُ ۲	گناہ کرنا (فاجر)	اَلْحَجْبُ وَالْحِجَابُ	حائل ہونا
البُجُوْسُ الفَجْرُ	زمین پھاڑ کر پانی نکالنا	اَلْحَجْرُ	روکنا
الفُسُوْقُ	بدکار ہونا	الحَرْثُ	ہل چلانا۔بونا
الحُدُوْثُ	نیا پیدا ہونا۔حکمی ناپاکی پیدا ہونا	الحَرْقُ	جلانا
النُّفُوْذُ	گذرنا۔جاری ہونا	الخَرْصُ	اٹکل سے بولنا
البُلُوْغُ	پہنچنا	الخَرْقُ	پھاڑنا
القَدَمُ	قوم سے آگے ہونا	الدَّرْسُ وَالدِّرَاسَةُ ۳	کتاب پڑھنا
القُعُوْدُ	بیٹھنا	اَلرَّجْفُ	زور سے حرکت دینا
القُصُوْرُ	کمی کرنا	اَلرَّکْضُ	ٹھوکر مارنا
القُنُوْتُ	اطاعت کرنا	الرَّکْسُ	پہلی حالت کی طرف لوٹانا
السُّکُوْتُ	خاموش ہونا	الزَّعْمُ (زعیم)	سچی یا جھوٹی یا شکی بات کرنا
السُّقُوْطُ	گرنا	الصَّطْرُ	لکھنا
السُّکُوْبُ	پانی کا گرنا	السَّلْقُ	زبان سے یا ہاتھ اذیت دینا
الرُّقُوْبُ	نگرانی کرنا۔انتظار کرنا (رقیب)	السَّلْکُ	داخل ہونا
الرُّقُوْدُ	سونا	الصَّدْرُ	واپس پھرنا
الرُّکُوْدُ	ساکن ہونا	الطَّرْدُ	دور کرنا

القَتْلُ	مارڈالنا۔لعنت کرنا	العَطْسُ	چھینکنا
البَذْلُ	خرچ کرنا	الغَرْبُ	سورج کا غروب ہونا
البَطْشُ	پکڑنا۔حملہ کرنا	الغُرْبَةُ	پردیسی ہونا (غریبٌ)
البَطْنُ	پوشیدہ ہونا	الغَرْزُ	چبھونا
الفَتْلُ	بٹنا	الفَرْقُ	جدا کرنا
الحَسَدُ	حسد کرنا	الفَضْلُ	زائد ہونا
الزَجْرُ	روکنا	القَتْرُ	اہل وعیال پر خرچ کرنا
المَكْثُ	ٹھہرنا	الجَنَابَةُ	ناپاک ہونا (جنبٌ)
المَكْرُ	دھوکا دینا ۴ے	الخِلَافَةُ	کسی کے زائل ہونے کے بعد اس کا جانشین ہونا
النَّسْلُ	جننا (نسيلٌ)		
النَّبْتُ وَ النَّبَاتُ	اگنا	الكَفَالَةُ ۵ے	ضامن ہونا
النَّسْجُ	بننا	العَلَانِيَةُ	ظاہر ہونا
النُّشُوْرُ	زندہ ہونا	الخِطَابُ وَ الْخُطْبَةُ	وعظ کرنا (الخطاب)
البُزُوْغُ	سورج کا نکلنا	الغُرْبَةُ	دور ہونا۔غائب ہونا
النَّفْخُ	پھونکنا	الفَرَاغُ	کام پورا کر کے خالی ہونا
النَّكْثُ	عہد توڑنا	الفَسَادُ	خراب ہونا
الهَرْبُ	بھاگنا	الغَفْلَةُ	بھولنا۔چھوڑنا
الرُّشْدُ	ہدایت پانا	الشُّبْهَةُ	ملتبس ہونا (شبیہ)
الطُّهْرُ وَ الطَّهَارَةُ	پاک ہونا	الخُفُوْتُ	سکوت کرنا
العُمْرُ	آباد ہونا زندگی دینا	الغَبْنُ	دھوکا دینا

اَلْکُفْرُ	چھپانا	اَلْکَلْمُ	کاٹنا۔ زخمی کرنا
الْکِبْرُ	مرتبے میں بڑا ہونا	الفِکْرُ	سوچنا (فکیر)
الْجُبْنُ	بزدل ہونا (جبان)	الرَّبَصُ	کسی کی شر یا خیر کا انتظار کرنا (متربصّ)
الْحُزْنُ	رنجیدہ کرنا	الدَّبَرُ	منہ پھیرنا
الْحُسْنُ (ك)	خوبصورت ہونا (حسن)	المُتُوْعُ ۶	لمبا ہونا۔ اونچا ہونا
الْحُکْمُ وَ الْحُکُوْمَةُ	کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنا۔ حکم کرنا	البَشْرُ	بال مونڈ کر کھال ظاہر کرنا
السِّجْنُ	قید میں رکھنا (سجان)	اَلْفَسْرُ	ڈھکی ہوئی چیز کو کھولنا
البُطْلَانُ	بے حقیقت ہونا	الدَّرْجُ	بلندی میں چلنا۔ لپیٹنا۔ داخل کرنا
الخِذْلَانُ العَضْلُ	مدد چھوڑنا (خاذلؔ) نکاح سے منع کرنا	الدَّرْکُ	انتہائی گہرائی یا دوری میں پہنچ کر کسی چیز کو پانا

حواشی: ۱: اَلرَّجْمُ سے رَجِیْمٌ بمعنی مَرْجُوْمٌ ہے نہ کہ رَاجِمٌ.

۲: اَلْفَجْر کے مادے میں ایک چیز کو پھاڑ کر اس میں سے دوسری کوئی چیز نکالنے کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے الِانْفِجَارُ اَلْفَجْرُ زمین سے پانی رات کے اندھیرے سے صبح کی روشنی اسی طرح اَلْفُجُوْرُ دیانت کے پردے کو پھاڑ کر اس سے غیر دیانت کو نکالنا۔

۳: اَلدَّرْسُ .دَرَسَ الرَّسْمُ دُرُوْساً اَیْ عَفاً. دَرَسَهُ اَیْ قَرأَهُ کَادْرَسَهُ وَ دَرَّسَهُ پس درس بمعنی قَرأَ سے اسم فاعل مُدَرِّسٌ آتا ہے اور دَارِسٌ مٹنے والی چیز

۴: نَسْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ آتا ہے جیسے خَلْقٌ بمعنی مَخْلُوْقٌ۔ وَالِدٌ کی طرح نَاسِلٌ نہیں آتا ہے۔ ۵: اَلْکَافِلُ ضَامِنٌ کَالْکَفِیْلِ (القاموس)

۶: اَلْمَاتِعُ الطَّوِیْلُ جَیِّدٌ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ (قاموس)

تنبیہ: باب نصر کے سب مباحث پورے ہو گئے۔
اب آگے مجرد کے بقیہ پانچ باب آرہے ہیں۔ ان کے پڑھانے کا طریقہ بھی وہی ہے جو نصر میں بیان ہوا۔ اس لیے استاد کو چاہئے کہ وہ مجرد کے ہر باب کو شروع کرانے سے پہلے باب نصر کے پڑھانے کا طریقہ جو لکھا ہے اس کا تازہ مطالعہ کرے۔

دوسرا باب:۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا مارنا (فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر)

نشانی:۔ عین کلمے پر ماضی میں فتحہ اور مضارع میں کسرہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	ضَرَبَ مارا اس ایک مرد نے	ضَرَبَتْ مارا اس ایک عورت نے	ضَرَبْتَ مارا تو ایک مرد نے	ضَرَبْتِ مارا تو ایک عورت نے	ضَرَبْتُ مارا میں نے
تثنیہ	ضَرَبَا	ضَرَبَتَا	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْنَا
جمع	ضَرَبُوْا	ضَرَبْنَ	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَضْرِبُ مارتا ہے مارے گا وہ ایک مرد	تَضْرِبُ مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	تَضْرِبُ مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	تَضْرِبِیْنَ مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	اَضْرِبُ مارتا ہوں یا ماروں گا میں
تثنیہ	یَضْرِبَان	تَضْرِبَان	تَضْرِبَان	تَضْرِبَان	نَضْرِبُ
جمع	یَضْرِبُوْنَ	یَضْرِبْنَ	تَضْرِبُوْنَ	تَضْرِبْنَ	

صرف صغیر

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْباً فھُوَ ضَارِبٌ وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْباً فذاکَ مَضْرُوْبٌ الامر منه اِضْرِبْ والنھی عنه لَاتَضْرِبْ والظرف منه مَضْرِبٌ والالة منه مِضْرَبٌ مِضْرَبَةٌ مِضْرَابٌ افعل التفضیل المذکر منه اَضْرَبُ والمؤنث منه ضُرْبٰی

مصادر

اَلْخِدْمَةُ	خدمت کرنا	اَلْخَلْطُ	ایک چیز کو دوسرے میں ملانا
السَّبْقُ	آگے بڑھنا	اَلْجَلْدُ	کوڑے مارنا
السَّرِقَةُ	چرانا	الحَبْسُ	بند کرنا
العِجْزُ	قادر نہ ہونا (عاجز)	الحَظْرُ	روکنا
الرَّبْطُ	باندھنا	الحَلْفُ	قسم اٹھانا
الصَّبْرُ	ہمت سے برداشت کرنا	الحَلْقُ	مونڈنا
الصَّدْفُ	پھر جانا۔ پھیر دینا	الحَمْلُ	اٹھانا
الصَّرْفُ	پھیرنا۔ ہٹانا	الحَمْلَةُ	حملہ کرنا
الظُّلْمُ	بے موقع رکھنا	الخَرْقُ	پھاڑنا
اَلعَدْلُ	سیدھا کرنا۔ برابر کرنا	اللَّبْسُ	ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ ملانا مشابہ کرنا
اَلمَعْرِفَةُ وَ العِرْفَانُ	پہچاننا	السَّفْکُ	خون گرانا
العَقْلُ	دانا ہونا	الطَّمْثُ	مہر توڑنا

الغَسْلُ	دھونا	الطَّمْسُ	بدل دینا
الخُصُوْمَةُ	جھگڑا کرنا	العَزْلُ	علیحدہ کرنا
القُدْرَةُ	قادر ہونا	الغَزْلُ	اون کاتنا
الكَسْبُ	کمانا	النَّزْعُ	اکھیڑنا۔ ڈول کھینچنا
المَغْفِرَةُ	ڈھانپنا۔ معاف کرنا	النَّبْزُ	لقب مقرر کرنا
الجُلُوْسُ	بیٹھنا	الخَبْطُ	شیطان کا تکلیف دے کر دیوانہ بنانا
الرُّجُوْعُ	لوٹنا	القَسْمُ	تقسیم کرنا یعنی حصہ الگ کرنا
الرَّجْعُ	لوٹانا	المَعْذِرَةُ	ایسی چیز ظاہر کرنا جس کی وجہ سے جرم کو معاف کیا جائے۔ عذر کو تسلیم کرنا
الفِتْنَةُ	فتنے میں ڈالنا	القَبْسُ	آگ سے آگ لگانا۔ حاصل کرنا
النُّزُوْلُ۔ الهُبُوْطُ	اترنا	اللَّمْسُ	ٹٹولنا۔ طلب کرنا
الجَذْبُ	کھینچنا	الغَرْفُ	ہاتھ میں پانی لینا
الجَلْبُ	ہانک کر لے جانا	الصَّفِيْرُ ٢	ہونٹوں سے سیٹی بجانا
القَلْبُ ١	پلٹانا	الفَطْرُ	چیرنا۔ افطار کرنا۔ پیدا کرنا
الهَمْرُ	برسانا	الهَلَاكُ	فنا ہونا
الفَصْمُ	قطع کرنا		

حواشی: ١ : اَلْقَلْبُ: قَلَبَ رخ کو واپس پلٹا دیا یا چیز کی اوپر والی جانب کو زمین کی طرف پلٹا دیا۔ ٢ :اَلصَّفِيْرُ: صُفْرَةٌ حُمْرَةٌ بَيَاضٌ سَوَادٌ اسم ہیں اس میں مجرد کا فعل مستعمل نہیں ملا بلکہ مزید ہی اس معنی کے لیے مستعمل ہے جیسے اِصْفِرَارٌ اِبْيِضَاضٌ وغیرہ۔

تیسرا باب:۔ سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعاً سننا (فَعِلَ يَفْعَلُ کے وزن پر)

نشانی:۔ عین کلمے پر ماضی میں کسرہ اور مضارع میں فتحہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	سَمِعَ سنا اس ایک مرد نے	سَمِعَتْ سنا اس ایک عورت نے	سَمِعْتَ سنا تو ایک مرد نے	سَمِعْتِ سنا تو ایک عورت نے	سَمِعْتُ سنا میں نے
تثنیہ	سَمِعَا	سَمِعَتَا	سَمِعْتُمَا	سَمِعْتُمَا	سَمِعْنَا
جمع	سَمِعُوْا	سَمِعْنَ	سَمِعْتُمْ	سَمِعْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	يَسْمَعُ سنتا ہے یا سنے گا وہ ایک مرد	تَسْمَعُ سنتی ہے یا سنی گی وہ ایک عورت	تَسْمَعُ سنتا ہے یا سنے گا تو ایک مرد	تَسْمَعِيْنَ سنتی یا سنی گی تو ایک عورت	اَسْمَعُ سنتا ہوں یا سنوں گا میں
تثنیہ	يَسْمَعَانِ	تَسْمَعَانِ	تَسْمَعَانِ	تَسْمَعَانِ	نَسْمَعُ
جمع	يَسْمَعُوْنَ	يَسْمَعْنَ	تَسْمَعُوْنَ	تَسْمَعْنَ	

صرف صغیر

سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعاً فَهُوَ سَامِعٌ وَ سُمِعَ يُسْمَعُ سَمْعاً فَذاکَ مَسْمُوْعٌ الامر منه اِسْمَعْ و النهى منه لَا تَسْمَعْ و الظرف منه مَسْمَعٌ و الآلة منه مِسْمَعٌ مِسْمَعَةٌ مِسْمَاعٌ افعل التفضيل المذكر منه اَسْمَعُ و المؤنث منه سُمْعٰى

مصادر

اَلْحَمْدُ	تعریف کرنا	اللَّبْس	پہننا
التَّبْعُ	پیروی کرنا	اللُّحُوْق	آپہنچنا
اَلْحِفظُ	ضائع ہونے سے بچانا۔زبانی یاد کرنا	اللُّزُوْمُ وَ اللِّزَامُ	ہمیشہ ثابت رہنا۔علیحدہ نہ ہونا
اَلْعِلْمُ	حقیقت کو جاننا یقین کرنا	اللَّعْبُ	کھیلنا۔مزاح کرنا
الْجَهْلُ وَالْجَهَالَةُ	ان جان ہونا	اللَّهَثُ	کتے وغیرہ کا ہانپ کر زبان ڈالنا
الْفِقْهُ	سمجھنا (فقیہٌ)	اللُّعُوْق	چاٹنا
الْفَهْمُ	سمجھنا۔جاننا (فَهِيْمٌ)	السُّقْمُ. الْمَرَضُ	بیمار ہونا
الشُّهُوْدُ	حاضر ہونا	النَّدَامَةُ	پشیمان ہونا
الشَّهَادَةُ	گواہی دینا	الْقُدُوْمُ	آنا
الْعَمَلُ	محنت اٹھانا	الْقُنُوْطُ	ناامید ہونا
الْعَنَتُ	دشواری میں پڑنا (عَنِتٌ)	الْحِنْثُ	باطل کی طرف مائل ہونا۔قسم توڑنا
الرَّغْبَةُ	زیادہ چاہنا	الْعَرَجُ	لنگڑانا (اَعْرَجُ)
السَّلَامَةُ وَالسَّلَامُ	ہر قسم کی آفت یا عیب سے بری ہونا	الرَّهْبُ	خوف کھانا
الشُّرْبُ	پینا	الْفَزَعُ	ڈرنا۔گھبرانا
الشِّرْكُ وَالشِّرْكَةُ	شریک ہونا	الْجَزَعُ	بے صبر ہونا
الْقَبُوْلُ	کسی سے کوئی چیز لینا	الْحَبْطُ	عمل کا بے کار ہونا
الْكُرْهُ وَ الْكَرَاهَةُ	ناپسند کرنا	الْحَرْمُ وَالْحِرْمَانُ	منع کرنا
اللَّبْثُ	ٹھہرنا		

الحَسْرَةُ	افسوس کرنا	الشَّبْعُ	سیر ہونا
الحَزَنُ	رنجیدہ ہونا (حَزِنٌ)	السِّمَنُ	موٹا ہونا
الشُّمُوْلُ	سب کو شامل ہونا	الشُّرُوْقُ	سورج کا طلوع ہونا
اَلضِّحْکُ	ہنسنا	القُرْبُ	قریب ہونا
الطَّعْمُ	کھانا۔ چکھنا	الکِبَرُ	عمر رسیدہ ہونا
الطَّمْعُ	حرص ولالچ کرنا (طَامِعٌ)	النَّعْمَةُ	خوش عیش ہونا
الطَّفَقُ	شروع ہونا	البُخْلُ	کنجوس ہونا
العَبَثُ	کھیلنا	البَطَرُ	زیادہ نعمت میں اترانا
العُجْلَةُ	کوئی کام جلدی کرنا	البَهْتُ	حیران ہوکر دم بخود ہونا
العَطْشُ	پیاسا ہونا	البُکْمُ	گونگا ہونا
العُلُوْقُ	لٹکنا	التَّعْسُ	پھسلنا۔ منہ کے بل گرنا
الصُّحْبَةُ	ساتھ رہنا	اللَّزَقُ	چپکنا
الصُّعُوْدُ	چڑھنا	البَرَاحُ	کسی جگہ سے ہٹنا
العُسْرُ	تنگ ہونا (عَسِرٌ)	الثَّقْفُ	کسی کے ہاتھ آنا
الغَضَبُ	بغض رکھنا	البَرْقُ	آنکھ کا خوف کی وجہ سے گھومنا
الفَرَحُ	خوش ہونا	الحَذَرُ	بچارہنا۔ ہوشیار رہنا
الفَشَلُ	بزدلی کرنا	الحَرَجُ	تنگ ہونا
الکَسَلُ	جس کام میں سستی نہیں چاہیے اس میں سستی کرنا	الحُسْبَانُ	گمان کرنا
الکَلَفُ	مشقت پر آمادہ کرنا	الخَطْفُ	اُچک لینا

النَّصَبُ	تھکنا	الرَّدْفُ	پیچھے آنا
السَّهَرُ	رات بھر جاگتے رہنا	الرَّضَاعَةُ	ماں سے دودھ پینا
السَّخَرُ	ٹھٹھا کرنا	الرَّفَثُ	جماع اور اس کی دواعی کی باتیں کرنا
الرُّكُوْبُ	چڑھنا۔سوار ہونا	النَّزْلَةُ	زکام ہونا
السَّعَادَةُ	خوش نصیب ہونا	البَضْعُ	قطع کرنا۔چیرنا
السَّفَهُ	بے وقوف ہونا	الغُنْمُ	مفت پانا
البِدْعُ	نمونہ کے بغیر ابتداءً بنانا	البَدْلُ	بدل بن جانا
السُّلْطَانُ	اختیار حاصل ہونا	النَّكْفُ	ناک چڑھانا' کراہت کرنا
الشَّفْقَةُ	اصلاح کی فکر میں ہونا	الصَّفْرُ ۲	خالی ہونا (صَفِرٌ)
الشَّمَاتَةُ	کسی کی مصیبت پر خوش ہونا	الخَضْرُ ۳	سرسبز ہونا (خَضِرٌ)
الظَّفَرُ	مقصد میں کامیاب ہونا	الحَمْرُ	غصے سے بھڑکنا یا حمار بننا
النَّشَاطُ	ہشاش ہونا	التَّرَبُ والمَتْرَبُ	مٹی والا ہونا۔محتاج ہونا (ترب ہم عمر اکثر مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے)
الظَّغْنُ	کینہ رکھنا		

حواشی: ۱ : النّعمة نون کے فتحہ سے ہے اور نون کے کسرے سے اسم ہے نہ کہ مصدر۔منتخب میں ہے النعمة بالفتح بناز ونعمت زیستن و بالکسر حاصل بالمصدر (حاشیہ منشعب)

۲ : جس مہینے میں ان کے گھر زاد سے خالی ہوتے تھے اس کو صفر کہا۔۱۲

۳ : حُمرة سرخی یہ اسم ہے اس معنی میں مجرد کا صرف اَحْمَرُ حَمْراء آیا ہے نہ کہ دوسرے صیغے ماضی اور مضارع بھی ہیں مجرد میں ان کے صیغے۔اسی طرح صفرة سواد بیاض رنگوں کے علاوہ معانی کے لیے بھی آتے ہیں البتہ اس میں رنگ یا رنگ کی مناسبت ضرور ہوتی ہے جیسے حمر الراس بال اتار کر سرخ بنادیا حمر الرجل غصے سے بھڑک گیا۔ حمر الشاة بکری کی کھال اتار کر سرخ بنادیا۔ دوسرا اصل حمار ہے اس سے آتا ہے حمر گدھا بن گیا۔موٹے اور بیوقوف ہونے میں تشبیہ ہے۔اسی طرح البیض لکڑی کا خشک ہونا۔

چوتھا باب : فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحاً کھولنا (فَعَلَ یَفْعَلُ کے وزن پر)

نشانی : عین کلمے پر ماضی اور مضارع دونوں میں فتحہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	فَتَحَ کھولا اس ایک مرد نے	فَتَحَتْ کھولا اس ایک عورت نے	فَتَحْتَ کھولا تو ایک مرد نے	فَتَحْتِ کھولا تو ایک عورت نے	فَتَحْتُ کھولا میں نے
تثنیہ	فَتَحَا	فَتَحَتَا	فَتَحْتُمَا	فَتَحْتُمَا	فَتَحْنَا
جمع	فَتَحُوْا	فَتَحْنَ	فَتَحْتُمْ	فَتَحْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَفْتَحُ کھولتا ہے یا کھولے گا وہ ایک مرد	تَفْتَحُ کھولتی ہے یا کھولے گی وہ ایک عورت	تَفْتَحُ کھولتا ہے یا کھولے گا تو ایک مرد	تَفْتَحِیْنَ کھولتی ہے یا کھولے گی تو ایک عورت	اَفْتَحُ کھولتا ہوں یا کھولوں گا میں
تثنیہ	یَفْتَحَانِ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحَانِ	نَفْتَحُ
جمع	یَفْتَحُوْنَ	یَفْتَحْنَ	تَفْتَحُوْنَ	تَفْتَحْنَ	

صرف صغیر

فَتَحَ یَفْتَحُ فَتْحاً فَهُوَ فَاتِحٌ وَ فُتِحَ یُفْتَحُ فَتْحاً فذاک مَفْتُوْحٌ الامر منه اِفْتَحْ و النهی عنه لَاتَفْتَحْ و الظرف منه مِفْتَحٌ والالة منه مِفْتَحٌ و مِفْتَحَةٌ و مِفْتَاحٌ الفعل التفضیل المذکر منه اَفْتَحُ و المؤنث فُتْحٰی

مصادر

اَلْمَدْحُ	تعریف کرنا	اَلْمَنْعُ	روکنا
القَطْعُ	کاٹنا	الجَذْعُ	ناک کاٹنا
الطَّبْخُ	پکانا	الخَدْعُ	دھوکا دینا
الطَّحْنُ	پیسنا	الجُهْدُ	پوری طاقت لگا کر کوشش کرنا
الرَّفْعُ	اٹھانا	الجَهْرُ	ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا
الجَمْعُ	اکٹھا کرنا	الخُشُوْعُ	اعضاء میں پستی ظاہر کرنا
الذَّبْحُ	گلا کاٹنا	الخُضُوْعُ	پستی ظاہر کرنا
الزَّرْعُ	اگانا	الخَلْعُ	الگ کرنا
الرَّهْنُ	گروی رکھنا	الذُّهُوْلُ	بھول جانا
الشَّرْعُ	راستہ ظاہر کرنا	الرُّكُوْعُ	جھکنا
الشُّرُوْعُ	پانی میں داخل ہونا۔ کام میں گھسنا	الرُّكُوْنُ	مائل ہونا
الشُّغْلُ	مشغول ہونا	الجُنُوْحُ	مائل ہونا
البَعْثُ	اٹھانا۔ بھیجنا	الزُّهْدُ	تھوڑی چیز پر راضی ہونا
البَحْثُ	زمین کھودنا	الشَّرْحُ	کھولنا
القَلْعُ	اکھیڑنا	الشَّفَاعَةُ	سفارش کرنا
القَرْعُ	کھٹکھٹانا	الظَّهْرُ	غالب آنا۔ چڑھ آنا
الدَّفْعُ	دور کرنا۔ ادا کرنا	الظُّهُوْرُ	ظاہر ہونا
الصُّنْعُ	کاری گری کرنا	النَّفْعُ	فائدہ دینا
الجَعْلُ	کرنا، بنانا، شروع کرنا	البَخْسُ	گھٹانا

الجَرْحُ	زخمی کرنا	البُهْتَانُ	تہمت باندھنا
القَهْرُ	غالب آنا	البَلْعُ	نگلنا
الجُحُوْدُ	جان بوجھ کر انکار کرنا	البَضْعُ	قطع کرنا
الزَّهْقُ	غلبے کے ساتھ چھا جانا	الذَّهَابُ	جانا
الزُّهُوْقُ	باطل کا مٹنا۔روح کا نکلنا	النُّهُوْضُ	اٹھنا
السَّرْحُ	مواشی کا چرنے کے لیے بھیجنا	اللَّسْعُ، اللَّدْغُ	سانپ بچھو کا کاٹنا
السَّفْعُ	پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچنا	الفَضْعُ	بدنام ہونا
الشُّخُوْصُ	ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا	الشَّغْفُ	دل کی جھلی تک پہنچنا
الجَرْعُ	پانی یکبارگی پینا	الفَجْعُ	مصیبت زدہ ہونا
الرَّتْعُ	چرنا	السَّمْحُ	بخشنا
الرُّعْبُ	زیادہ گھبراہٹ کی وجہ سے رک جانا	الشَّمْخُ	بلند ہونا
السَّبْحُ	تیرنا	السَّلْخُ	کھال اتارنا۔گزرنا
السَّحْبُ	زمین پر گھسیٹنا	الهُجُوْعُ	رات کو سونا
السُّحْتُ	حرام کمانا	الشُّهْرَةُ	مشہور کرنا
السَّحْقُ	گھسنا	الصَّفْحُ	اعراض کرنا۔درگزر کرنا
السَّحْرُ	جادو کرنا	الصَّهْرُ	پگھلنا
المَسْحُ	پونچھنا	العَمْهُ	حیران ہو کر بھٹکنا
المَسْخُ	بری صورت میں بدلنا	الفَزْعُ (متعدی)	کسی سے خوف کرنا
المَضْغُ	چبانا	الفَسْحُ	مجلس میں جگہ دینا
النَّسْخُ	زائل کرنا۔لکھنا	الكَهَانَةُ	غیب کی خبریں بتانا

النَّصْحُ	نصیحت کرنا	اللَّفْحُ	چہرے کو جھلس دینا
النَّحْرُ	ذبح کرنا	اللَّمْعُ	چمکنا
النَّزْعُ	ایک دوسرے کے خلاف اکسانا	الصَّبْغُ	رنگنا
المَرْحُ	اکڑنا	النُّحُوْلُ ۲	دبلا ہونا
السُّرْعَةُ	تیز ہونا	النَّهْبُ	غنیمت لوٹنا
الفَرَاغَةُ	فارغ ہونا	الصَّهِيْلُ	گھوڑے کا ہنہنانا
النَّهْرُ	جھڑکنا	الفَخْرُ ۳	تعریف والی عادت ظاہر کرنا
الجُرْعَةُ	گھونٹ بھرنا	الشُّعْلُ	آگ روشن کرنا
الضَّرَاعَةُ	انکساری کرنا	البَعْثُ	اٹھا کر چلتا کر کے پھیلانا

حواشی:

۱: السلخ کھال جانور سے اتارنا یا جانور کھال سے نکالنا، اس میں گذرنے کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ کقوله تعالى : فاذا انسلخ الاشهر الحرم

۲: النحول لازم ہے النحل متعدی ہے دینا۔

۳: یعنی خصلت ظاہر کرنا جس سے لوگ اس کی تعریف کریں خواہ زبان سے بیان کر دے یا عمل سے ظاہر کرے۔

پانچواں باب : کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَماً بزرگ ہونا۔(فَعُلَ یَفْعُلُ کے وزن پر)

نشانی : عین کلمے پر ماضی اور مضارع دونوں میں ضمہ۔

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	کَرُمَ بزرگ ہوا وہ ایک مرد	کَرُمَتْ بزرگ ہوئی وہ ایک عورت	کَرُمْتَ بزرگ ہوا تو ایک مرد	کَرُمْتِ بزرگ ہوئی تو ایک عورت	کَرُمْتُ بزرگ ہوا میں
تثنیہ	کَرُمَا	کَرُمَتَا	کَرُمْتُمَا	کَرُمْتُمَا	کَرُمْنَا
جمع	کَرُمُوْا	کَرُمْنَ	کَرُمْتُمْ	کَرُمْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	یَکْرُمُ بزرگ ہوتا ہے یا ہو جائے گا وہ ایک مرد	تَکْرُمُ بزرگ ہوتی ہے یا ہو جائے گی وہ ایک عورت	تَکْرُمُ بزرگ ہوتا ہے یا ہو جائے گا تو ایک مرد	تَکْرُمِیْنَ بزرگ ہوتی ہے یا ہو جائے گی تو ایک عورت	اَکْرُمُ بزرگ ہوتا ہوں یا ہو جاؤں گا میں
تثنیہ	یَکْرُمَانِ	تَکْرُمَانِ	تَکْرُمَانِ	تَکْرُمَانِ	نَکْرُمُ
جمع	یَکْرُمُوْنَ	یَکْرُمْنَ	تَکْرُمُوْنَ	تَکْرُمْنَ	

صرف صغیر

کَرُمَ یَکْرُمُ کَرَماً فھو کَرِیْمٌ الامر منه اُکْرُمْ و النھی عنه لَاتَکْرُمْ و الظرف منه مَکْرَمٌ افعل التفضیل المذکر منه اَکْرَمُ و المؤنث منه کُرْمٰی.

مصادر

اَلنَّظَافَةُ	صاف ہونا	اَلنُّحُوْسَةُ	نامبارک ہونا
اَلسُّهُوْلَةُ	آسان ہونا (سہل)	اَلسُّرْعَةُ	تیز ہونا
اَلصُّعُوْبَةُ	مشکل ہونا (صعب)	اَلْجَمَالُ	خوبصورت ہونا
اَلشَّرْفُ و الشَّرَافَةُ	دین ودینا میں بلند مرتبہ والا ہونا	اَلْبُعْدُ	دور ہونا۔ ہلاک ہونا
اَلصَّلَاحُ	درست ہونا	اَلسَّفْلُ	نیچا ہونا
اَلصَّغَارُ	ذلیل ہونا	اَلْبُرُوْدَةُ	ٹھنڈا ہونا
اَلضِّعْفُ	کمزور ہونا	اَلْبَهْجَةُ	بارونق ومسرور ہونا
اَلْعَدَالَةُ	عادل ہونا	اَلْجَسَامَةُ	تن آور ہونا
اَلْعَظْمَةُ	بڑا ہونا	اَلْحُرْمَةُ	حرام ہونا
اَلْفَرَاغَةُ	بے چین ہونا	اَلْحَسْبُ	شریف الاصل ہونا
اَلْقُدْسُ	پاک ہونا	اَلْحِكْمَةُ	حقائق کو جاننا
اَلْقِدْمُ	قدیم وپرانا ہونا	اَلْحِلْمُ	بردبار ہونا
اَلْكِبْرُ	دشوار ہونا	اَلْخُبْثُ وَ الْخَبَاثَةُ	ناپاک وردی ہونا
اَلْكَثْرَةُ	بہت ہونا	اَلْخُبْرَةُ	واقف ہونا
اَللَّطَافَةُ	باریک ہونا	اَلْخَلْقُ	خلیق ولائق ہونا
اَلنَّجَاسَةُ	ناپاک ہونا	اَلرَّحْبُ	جگہ کا فراخ ہونا
اَلنَّفَاسَةُ	نفیس ہونا	اَلرِّفْعَةُ	شرف وقدر والا ہونا

البَصَارَةُ	جاننا دیکھنا	الحَرْکُ	ہلنا
البَلَاغَةُ	فصیح وبلیغ ہونا	القَصَارَةُ	چھوٹا ہونا
الثِّقْلُ	بھاری ہونا	الفَقَارَةُ	محتاج ہونا
العُسْرُ	تنگی میں ہونا (عسیرٌ)	المَتْعُ	فائدہ اٹھانا
الطَّلَاقَةُ [۱]	چہرے کا کشادہ ہونا	الشُّجَاعَةُ	بہادر ہونا
الطَّلَاقُ	خاوند سے آزاد ہونا	الظَّرَافَةُ	دانا ہونا
		النُّعُوْمَةُ [۲]	نرم وملائم ہونا

۱ : یعنی چہرے کا ہنسنے والا چمکنے والا ہونا ۱۲

۲ : النعومۃ حسب سے شاذ لغت ہے۔۱۲

چھٹا باب : حَسِبَ یَحْسِبُ حَسْباً گمان کرنا (فَعِلَ یَفْعِلُ کے وزن پر)

نشانی : عین کلمے پر ماضی اور مضارع دونوں میں کسرہ

فعل ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	حَسِبَ گمان کیا اس ایک مرد نے	حَسِبَتْ گمان کیا اس ایک عورت نے	حَسِبْتَ گمان کیا تو ایک مرد نے	حَسِبْتِ گمان کیا تو ایک عورت نے	حَسِبْتُ گمان کیا میں نے
تثنیہ	حَسِبَا	حَسِبَتَا	حَسِبْتُمَا	حَسِبْتُمَا	حَسِبْنَا
جمع	حَسِبُوْا	حَسِبْنَ	حَسِبْتُمْ	حَسِبْتُنَّ	

فعل مضارع معروف

واحد	يَحْسِبُ گمان کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد	تَحْسِبُ گمان کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت	تَحْسِبُ گمان کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد	تَحْسِبِيْنَ گمان کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت	أَحْسِبُ گمان کرتا ہوں یا کروں گا میں
تثنیہ	يَحْسِبَانِ	تَحْسِبَانِ	تَحْسِبَانِ	تَحْسِبَانِ	نَحْسِبُ
جمع	يَحْسِبُوْنَ	يَحْسِبْنَ	تَحْسِبُوْنَ	تَحْسِبْنَ	

صرف صغير

حَسِبَ يَحْسِبُ حَسْباً فهو حَاسِبٌ و حُسِبَ يُحْسَبُ حَسْباً فذاك مَحْسُوْبٌ الامر منه اِحْسِبْ و النهي عنه لَا تَحْسِبْ و الظرف منه مَحْسِبٌ والالة مِحْسَبٌ مِحْسَبَةٌ مِحْسَابٌ افعل التفضيل المذكر منه اَحْسَبُ و المؤنث منه حُسْبٰى

مصادر

اس باب سے حسب کے علاوہ صحیح کا اور کوئی فعل نہیں آیا ہے اور حَسِبَ سَمِعَ سے بھی آتا ہے اور قیاس کے ساتھ زیادہ موافق یہی ہے۔

فصل (۲) ثلاثی

ثلاثی مزید کی دوقسمیں ہیں ایک ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل اس کے پانچ باب ہیں
(۱) اِفْعَالٌ اِکْرَامٌ عزت کرنا (۲) تَفْعِیْلٌ تَصْرِیْفٌ پھیرنا (۳) مُفَاعَلَۃٌ مُقَاتَلَۃٌ جنگ کرنا (۴) تَفَعُّلٌ تَقَبُّلٌ قبول کرنا (۵) تَفَاعُلٌ تَقَابُلٌ آمنے سامنے ہونا۔

ان پانچ بابوں کے پڑھنے کے لئے تعبیری الفاظ :

ان پانچ بابوں کو طالب علم یوں پڑھیں پہلا باب افعال جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً عزت کرنا۔ دوسرا باب تفعیل جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً پھیرنا۔ اسی طرح پانچوں بابوں کو پڑھے۔

دوسرے ثلاثی مزید باہمزہ وصل اس کے باب نو ہیں
(۱) اِفْتِعَالٌ اِجْتِنَابٌ پرہیز کرنا (۲) اِسْتِفْعَالٌ اِسْتِنْصَارٌ مدد مانگنا
(۳) اِنْفِعَالٌ اِنْفِطَارٌ پھٹنا (۴) اِفْعِلَالٌ اِحْمِرَارٌ سرخ ہونا
(۵) اِفَّاعُلٌ اِثَّاقُلٌ بوجھل ہونا (۶) اِفَّعُّلٌ اِطَّهُّرٌ خوب پاکی حاصل کرنا
(۷) اِفْعِیْلَالٌ اِدْهِیْمَامٌ سیاہ ہونا (۸) اِفْعِیْعَالٌ اِخْشِیْشَانٌ کھردرا ہونا
(۹) اِفْعِوَّالٌ اِجْلِوَّاذٌ گھوڑے کا دوڑنا

پڑھنے کے لئے تعبیری الفاظ:

پہلا باب افتعال جیسے اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً پرہیز کرنا دوسرا باب استفعال جیسے اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَاراً ان نو بابوں کو آخر تک اسی طرح پڑھیں۔

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے فَعْلَلَۃٌ بَعْثَرَۃٌ ابھارنا
رباعی مزید کی دوقسمیں
(۱) رباعی مزید بے ہمزہ وصل اس کا صرف ایک باب ہے تَفَعْلُلٌ تَبَعْثُرٌ ابھرنا
(۲) رباعی مزید باہمزہ وصل اس کے دو باب ہیں
(۱) اِفْعِلَّالٌ اِقْشِعْرَارٌ رونگٹے کھڑے ہونا (۲) اِفْعِنْلَالٌ اِبْرِنْشَاقٌ خوش ہونا۔

تنبیہ:۔
ثلاثی مجرد کے کل چھ ثلاثی مزید کے چودہ رباعی مجرد کا ایک اور رباعی مزید کے تین کل چوبیس باب ہوئے۔ان میں سے چار باب اِفْعِیْعَالٌ اِفْعِوَّالٌ اِفْعِنْلَالٌ اور تَفَعْلُلٌ قرآن پاک میں نہیں آئے ہیں اور دوسری عبارتوں میں بھی کمی کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں باقی بیس میں سے چھ تو ثلاثی مجرد کے تھے جو اپنے موقع پر درج ہو چکے ہیں۔رہے ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید کے باقی چودہ باب سوان کی تفصیل یہ ہے۔

تنبیہ:
ان چودہ بابوں کی فہرست جو اوپر لکھی ہے اس کو اس وقت زبانی یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب ان بابوں کے سب مباحث پڑھا دیے جائیں اس کے بعد ان چودہ بابوں کی فہرست بطور خلاصہ یاد کرایا جائے۔

ثلاثی مزید بے ہمزۂ وصل

پہلا باب: افعال جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً عزت کرنا

نشانی: ف سے پہلے فتحہ والا ہمزۂ قطعی اور مضارع کی علامت کا ضمہ ہے:۔

اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً فهو مُکْرِمٌ و اُکْرِمَ یُکْرَمُ اِکْرَاماً فذاک مُکْرَمٌ

مَا اَکْرَمَ مَا اُکْرِمَ لَمْ یُکْرِمْ لَمْ یُکْرَمْ لَایُکْرِمُ لَایُکْرَمُ لَن یُّکْرِمَ لَن یُّکْرَمَ لَیُکْرِمَنَّ لَیُکْرَمَنَّ لَیُکْرِمَنْ لَیُکْرَمَنْ

الامر منه اَکْرِمْ لِتُکْرَمْ لِیُکْرِمْ لِیُکْرَمْ . اَکْرِمَنَّ لِتُکْرَمَنَّ لِیُکْرِمَنَّ لِیُکْرَمَنَّ . اَکْرِمَنْ لِتُکْرَمَنْ لِیُکْرِمَنْ لِیُکْرَمَنْ

والنهی عنه لَاتُکْرِمْ لَاتُکْرَمْ لَایُکْرِمْ لَایُکْرَمْ . لَاتُکْرِمَنَّ لَاتُکْرَمَنَّ لَایُکْرِمَنَّ لَایُکْرَمَنَّ . لَاتُکْرِمَنْ لَاتُکْرَمَنْ لَایُکْرِمَنْ لَایُکْرَمَنْ

و الظرف منه مُکْرَمٌ . مُکْرَمَانِ . مُکْرَمَاتٌ .

تنبیہ:۔

(۱) اَکْــــرَمَ کا ہمزہ قطعی ہے لیکن قطعی ہونے کے باوجود بھی مضارع میں آسانی کے لیے حذف ہو جاتا ہے اور امر میں قطعی ہونے کے سبب واپس آ جاتا ہے خواہ ف کلمہ ساکن ہو یا متحرک اس لیے امر تُکْرِمُ سے اَکْرِمْ ' تُقِیْمُ سے اَقِمْ آتا ہے نہ کہ اِکْرِمْ و قِمْ

باب افعال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعال پڑھانے میں بھی ان سب باتوں کی پابندی کی جائے جو نصر میں بیان ہوئیں ہیں صرف تجزیے میں تھوڑا سا فرق ہے۔

باب افعال کے صیغوں کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

اَکْرَمَ عزت کی اس ایک مرد نے۔ ہمزہ مفتوح ہمزہ قطعی ہے۔ ک، ر، م اصلی حروف ہیں اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔

یکرم عزت کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد یٖ مضارع کی علامت ہے باب افعال کا ہمزہ قطعی تخفیف کی وجہ سے گر گیا ہے ک ، ر ، م اصلی حروف ہیں۔ اس میں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد۔ اسی طرح بقیہ سب صیغوں کا تجزیہ پڑھا دیں۔

(طریقہ تعلیم میں سہولت پیدا کرنے کے لیے اجتہاد کرنے میں خود استاد کو بھی دلچسپی ہونی چاہیے)

تنبیہ:۔

(۲) ثلاثی مجرد کا اسم فاعل تو فـــاعِلٌ تھا۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ بابوں میں اسم فاعل مضارع معروف سے اور اسم مفعول مضارع مجہول سے بنتا ہے۔

ثلاثی مزید ورباعی سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ:

مضارع معروف کی علامت گرا کر اس کی جگہ ضمے والا میم لگا دو اور عین کلمے کو زیر دے دو۔ اگر زیر نہ ہو۔ آخر میں تنوین لگا دو۔ جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ. یَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ.

ثلاثی مزید ورباعی سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ:۔

مضارع مجہول کی علامت گرا کر اس کی جگہ ضمے والا میم لگا دو اور آخری حرف کو تنوین دے دو۔ جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ.

ثلاثی مزید سے اسم ظرف بنانے کا طریقہ:۔

(۱) ثلاثی مزید اور رباعی سے اسم ظرف اور مصدر میمی اسم مفعول کے وزن پر آتے ہیں اس لیے مُکْرَمٌ اسم ظرف بھی ہے اور مصدر میمی بھی۔

فائدہ : (۲) اسم آلہ' اسم تفضیل' اسم صفت اور اسم مبالغہ یہ چاروں ثلاثی مجرد ہی سے آتے ہیں نہ کہ ثلاثی مزید اور رباعی سے بھی۔

یہاں سے لے کر صفحہ ۸۹ پر مصادر کے نقشے تک کی عبارت صرف استاد کے لئے ہے۔

ثلاثی مزید پڑھانے کا طریقہ:۔

پہلا مرحلہ:

ہر باب کی نشانی صرف صغیر اور اسم فاعل و اسم مفعول بنانے کا طریقہ اچھی طرح یاد ہونے کے بعد صرف کبیر یاد کرائیں اور بیچ بیچ میں سے صیغے پوچھیں۔

دوسرا مرحلہ:

پہلے مرحلے کے موافق پانچوں باب یاد کرائیں۔ استعداد اور وقت کی گنجائش کے موافق ہر باب کے مصادر یاد کروائے جائیں۔

مزید کے مصادر پڑھانے کا طریقہ:

مصادر یوں یاد کرائیں مثلاً اَلْاِسْلَامُ اَسْلَمَ يُسْلِمُ اِسْلَامًا فرمانبرداری کرنا صلح کرنا اَلْاِعْرَاضُ اَعْرَضَ يُعْرِضُ اِعْرَاضًا منہ موڑنا۔ اس طور پر تمام مصادر کا ترجمہ اس طرح یاد ہو کہ ترجمہ پر کاغذ یا ہاتھ رکھ کر اول سے اخیر تک ترجمہ سنا سکیں مصادر کو حفظ یاد کرانے کی ضرورت نہیں پھر استاد بیچ بیچ میں سے مصادر پوچھے۔ مصادر شروع کرانے سے پہلے طلبہ کو ماضی بنانے کا طریقہ سمجھا دیں کہ ثلاثی مجرد کے علاوہ تمام ابواب کے مصادر کی زیادتی قیاسی ہے یعنی مصدر کے آخری حرف سے پہلے الف آتا ہے۔ اس کو دور کر کے اور سب متحرک حرفوں کو زبر دے کر ماضی بنالیں پھر ماضی سے مضارع۔

تیسرا مرحلہ:۔

ہر باب کے مصادر کم ازکم تین پانچ مرتبہ اس طرح دھرائیں اَلْاِسْلَامُ فرمان برداری کرنا' الف لام تعریف کا ہے س. ل. م اصلی حروف ہیں الف مصدر کی زیادتی ہے۔ اسی طرح اَلْاِعْـرَاضُ منہ موڑنا' الف لام تعریف کا ہے ع. ر. ض اصلی حروف ہیں الف مصدر کی زیادتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اصلی حروف کے پہچاننے کی اتنی استعداد ہو کہ مثلاً اَلْاِسْلَامُ پر نظر ڈالتے ہی وہ بلا تامل یہ بتادے کہ اس میں س. ل. م اصلی حروف ہیں

اَلْاِعْرَاضُ میں ع. ر. ض اصلی حروف ہیں۔

چوتھا مرحلہ:۔

ہر باب کی نشانی اس باب کی مجرد میں زیادتی ہے اس لئے اس کے دور کرنے سے مجرد حاصل ہوتا ہے اور اس کے لگانے سے مزید بنتا ہے۔ اس طرح مجرد سے مزید اور مزید سے مجرد بنوا کر گردانیں کرائیں۔

فائدہ: باب افعال کے ہر مصدر کے ساتھ علامت کے ذریعے مجرد کا باب بھی دیا ہے پس استاد کو چاہے کہ مجرد سے مزید اور مزید سے مجرد کی گردانیں کروائیں۔ اگر افعال کی مصدر کے ساتھ مجرد کے باب کی علامت نہ ہو تو طالب علم لغت دیکھ کر اپنی کتاب میں مجرد کا باب بھی درج کرے۔

مصادر

اَلْاِسْلَامُ	س	صلح کرنا' فرمانبردار ہونا	اَلْاِمْکَانُ و	ک	ممکن و آسان ہونا
اَلاِعْرَاضُ	ض	منہ موڑنا	اَلْاِنْزَالُ	ض	اتارنا
اَلْاِعْلَانُ اَلْاِعْلَامُ	ن س	ظاہر کرنا	اَلْاِلْزَامُ	س	کسی پر چسپاں کرنا
اَلْاِنْکَارُ لـ	س	منع کرنا	اَلْاِذْهَابُ	ف	لے جانا
اَلْاِقْبَالُ	س	کسی کی طرف رخ کر کے آنا	اَلْاِجْمَاعُ	ف	اتفاق کرنا

اَلْاِدْبَارُ		کسی کی طرف پیٹھ کرکے جانا	اَلْاِحْرَامُ	س	احرام باندھنا، حرام کرنا
اَلْاِقْدَامُ	س	دلیری کرنا	اَلْاِحْسَانُ	ن	اچھا کرنا، اچھا جاننا
اَلْاِرْسَالُ ۲	س	بھیجنا	اَلْاِحْصَانُ ۱۰		مضبوط جگہ میں محفوظ کرنا
اَلْاِشْکَالُ ۳	ن	مشتبہ ہونا	اَلْاِحْصَارُ ۱۱		روکنا
اَلْاِصْلَاحُ	ک	درست کرنا	اَلْاِحْضَارُ	ن	حاضر کرنا
اَلْاِفْسَادُ	ن	خراب کرنا	اَلْاِخْبَارُ	ن	خبر دینا
اَلْاِفْلَاحُ وَالْفَلَاحُ ۴		کامیاب ہونا	اَلْاِدْخَالُ	ن	اندر کرنا
اَلْاِفْهَامُ	س	سمجھانا	اَلْاِخْرَاجُ	ن	نکالنا
اَلْاِنْذَارُ ۵	ن	نتائج سے ڈرانا	اَلْاِبْدَالُ ۱۲		بدلہ میں لینا
اَلْاِنْظَارُ	ن	مہلت دینا	اَلْاِجْمَالُ	ک	تفصیل کے بغیر ذکر کرنا
اَلْاِدْهَانُ	ن	نرمی کرنا	اَلْاِحْدَاثُ	ن	نیا پیدا کرنا۔ بے وضو ہونا
اَلْاِهْلَاکُ	ض	فنا کرنا	اَلْاِبْدَاعُ ۱۳		نمونہ کے بغیر ابداء بنانا
اَلْاِلْحَاقُ	س	جا ملنا۔ ملانا	اَلْاِحْرَاقُ		جلانا
اَلْاِلْصَاقُ ۶		ملانا	اَلْاِخْرَاقُ		پھاڑنا
اَلْاِلْهَامُ ۷		نگلوانا، سکھلانا	اَلْاِجْلَاسُ		بٹھانا
اَلْاِنْعَامُ ۸		آسودہ حال بنانا۔ ملائم کرنا	اَلْاِخْلَادُ		ہمیشہ رکھنا۔ ہمیشہ ساتھ رہنا
اَلْاِنْبَاتُ	ن	اگانا	اَلْاِشْفَاقُ		ڈرنا
اَلْاِخْلَافُ		وعدے کے خلاف کرنا ایک۔ شے کے زائل ہونے کے بعد اس کی جگہ دوسرا دینا	اَلْاِنْفَاقُ ۱۴		مال خرچ کرنا
			اَلْاِصْبَاحُ		صبح میں داخل ہونا
اَلْاِدْرَاکُ		پانا۔ معلوم کرنا	اَلْاِسْفَارُ		روشن ہونا۔ روشنی میں داخل ہونا

اَلْاِسْرَافُ	حد سے تجاوز کرنا	اَلْاِبْرَادُ	ٹھنڈے وقت میں داخل ہوا
اَلْاِسْقَاطُ	گرانا	اَلْاِضْمَارُ	چھپانا
اَلْاِسْکَاتُ	خاموش کرنا	اَلْاِظْهَارُ	ظاہر کرنا
اَلْاِشْرَافُ	اوپر سے جھانکنا	اَلْاِظْلَامُ	تاریک ہونا
اَلْاِشْرَاقُ	روشن ہونا	اَلْاِعْجَالُ	کوئی کام جلدی کرانا
اَلْاِشْرَاکُ	شریک کرنا	اَلْاِطْلَاقُ	آزاد کرنا
اَلْاِسْهَالُ	دست دلانا	اَلْاِطْعَامُ	کھلانا
اَلْاِبْصَارُ	دیکھنا	اَلْاِطْبَاقُ	دروازہ ڈھکنا
اَلْاِبْطَالُ	بے حقیقت کرنا	اَلْاِزْلَاقُ	پھسلانا
اَلْاِبْعَادُ	دور کرنا	اَلْاِسْبَاغُ	کامل بنانا
اَلْاِتْبَاعُ	پیروی کرنا۔ لاحق ہونا	اَلْاِرْصَادُ	گھات کے لیے کھڑا کرنا
اَلْاِثْبَاتُ	ثابت کرنا	اَلْاِذْعَانُ	مطیع ہونا
اَلْاِبْلَاغُ	پہنچانا	اَلْاِذْکَارُ	یاد دلانا
اَلْاِبْهَامُ	چھپانا	اَلْاِذْنَابُ	گناہ کرنا
اَلْاِجْرَامُ	گناہ کرنا	اَلْاِرْجَافُ	بھڑکانے کے لیے بری خبریں اڑانا
اَلْاِجْبَارُ	مجبور کرنا	اَلْاِسْعَادُ	نیک بخت بنانا، مدد کرنا
اَلْاِرْضَاعُ	دودھ پلانا	اَلْاِرْشَادُ	راہ دکھانا
اَلْاِسْرَاعُ	جلدی کرنا	اَلْاِبْسَالُ	محروم کرنا
اَلْاِشْمَامُ	سونگھانا	اَلْاِقْمَاحُ	سر اٹھانا
اَلْاِبْلَاسُ	حیران و مایوس ہونا	اَلْاِکْرَاهُ	ناپسندیدہ کام پر مجبور کرنا
اَلْاِبْرَامُ	رسی بٹنا، مضبوط کرنا	اَلْاِکْمَالُ	پورا کرنا

اَلْاِتْرَافُ	نعمت کا کسی کو سرکش بنانا	اَلْاِلْبَاسُ	پہنانا
اَلْاِثْخَانُ	خون ریزی میں مبالغہ کرنا	اَلْاِلْحَادُ	دین سے پھرنا۔جھگڑا کرنا
اَلْاِثْمَارُ	درخت کا پھل دار ہونا	اَلْاِمْسَاکُ	روکنا
اَلْاِحْکَامُ	محکم و مضبوط کرنا	اَلْاِمْهَالُ	مہلت دینا۔چھوڑے رکھنا
اَلْاِخْبَاتُ	پستی اختیار کرنا	اَلْاِنْزَافُ	بے عقل و بدمست ہونا
اَلْاِعْجَازُ	عاجز کرنا	اَلْاِنْشَارُ	زندہ کرنا
اَلْاِعْتَابُ	سبب ناراضگی کو دور کرنا	اَلْاِنْشَادُ	شعر پڑھنا' بنانا
اَلْاِغْرَاقُ	ڈبونا	اَلْاِنْصَاتُ	چپ ہونا
اَلْاِغْمَاضُ	آنکھیں بند کرنا	اَلْاِنْقَاذُ	چھوڑانا
اَلْاِغْلَاقُ	دروازہ بند کرنا	اَلْاِهْرَاعُ	جلدی کرنا
اَلْاِفْرَاطُ	زیادتی کرنا	اَلْاِقْبَارُ	کسی کے لیے قبر بنانا
اَلْاِفْرَاغُ	پانی گرانا۔برتن خالی کرنا	اَلْاِغْمَارُ	تلوار میان میں کرنا
اَلْاِقْسَاطُ	انصاف کرنا	اَلْاِطْرَاقُ	سر جھکانا
اَلْاِقْسَامُ	قسم کھانا		

حواشی: ۱ ۔نَكِرَ نكَارَةً (س) ناواقف ہونا۔ ۲ ۔الرسل (س) الانبعاث تیزی سے چلنا۔ظاہر ہونا (غیر مشہور ہے) لہذا ماضی اور مضارع کے علاوہ صیغے نکالنے کی حاجت نہیں۔

۳ ۔شکل مجرد غیر مشہور۔ ۴ ۔فَلَحَ فَلْحاً (ن) زمین جوتنا خاصہ ابتداء۔ ۵ ۔النذر کسی چیز کا علم ہو کر اس کے لیے چوکنا ہونا۔اور (ن) سے نذر ماننا۔ ۶ ۔لَصِقَ لصوقاً (س) التصق چپکنا۔ ۷ ۔لَهَمَ لهماً (س) نگل جانا۔ ۸ ۔النعم (ف) زندگی کا عمدہ ہونا ۔

۹ ۔الامکان .مَكُنَ مکانة (ک) رتبے والا ہونا۔ ۱۰ ۔الحصن (ک) قلعہ میں محفوظ ہونا۔ ۱۱ ۔الحصرُ (ن) روکنا۔ ۱۲ ۔البدلُ (ض) تبدیل کرنا۔

۱۳ ۔ البدع (ف) نمونہ کے بغیر ابتداء بنانا۔ ۱۴ ۔النفق (ن) کم ہونا۔

دوسرا باب: تفعیل جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً پھیرنا

نشانی: عین کلمے کی تشدید اور مضارع کی علامت کا ضمہ ہے۔

باب تفعیل پڑھانے کا طریقہ:

باب تفعیل پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً فَھُوَ مُصَرِّفٌ و صُرِّفَ یُصَرَّفُ تَصْرِیْفاً فَذاکَ مُصَرَّفٌ الامر منه صَرِّفْ و النهی عنه لَاتُصَرِّفْ و الظرف منه مُصَرَّفٌ

مصادر

اَلتَّبْشِیْرُ	خوشخبری سنانا	اَلتَّقْسِیْمُ	تقسیم کرنا برابر برابر
اَلتَّبْلِیْغُ	پہنچانا	اَلتَّکْبِیْرُ	اللہ اکبر کہنا
اَلتَّحْصِیْلُ	حاصل کرنا	اَلتَّکْلِیْفُ	مشکل کام کا حکم دینا
اَلتَّدْرِیْسُ	کتاب پڑھانا	اَلتَّکْمِیْلُ	پورا کرنا
اَلتَّعْلِیْمُ	سکھانا زبان سے عمل سے کتاب سے	اَلتَّمْلِیْکُ	مالک بنانا
اَلتَّرْکِیْبُ	بعض کو بعض سے ملانا	اَلتَّنْقِیْدُ	جانچنا، پرکھنا
اَلتَّرْغِیْبُ	رغبت دلانا	اَلتَّنْبِیْهُ	خبردار کرنا
اَلتَّرْجِیْعُ	ایک کو دوسرے پر زیادتی دینا	اَلتَّحْدِیْثُ	بیان کرنا
اَلتَّسْبِیْحُ	پاکی بیان کرنا	اَلتَّدْبِیْرُ	انجام سوچنا
اَلتَّسْلِیْمُ	آفت سے بچانا، السلام علیکم کہنا	اَلتَّتْبِیْرُ وَ التَّدْمِیْرُ	ہلاک کرنا

اَلتَّشْرِیْحُ	کھولنا، بیان کرنا	اَلتَّذْکِیْرُ	یاد دلانا، وعظ کرنا
اَلتَّعْرِیْفُ	واقف کرانا	اَلتَّحْرِیْفُ	مائل کرنا
اَلتَّعْطِیْلُ	بے کار چھوڑنا	اَلتَّحْرِیْقُ	جلانا
اَلتَّعْظِیْمُ	عظمت ظاہر کرنا	اَلتَّحْرِیْکُ	ہلانا
اَلتَّفْصِیْلُ	کلام کی وضاحت کرنا	اَلتَّحْرِیْمُ	حرام کرنا
اَلتَّفْسِیْرُ	واضح کرنا	اَلتَّحْسِیْنُ	خوبصورت بنانا
اَلتَّفْرِیْقُ	جدا جدا کرنا	اَلتَّجْھِیْزُ	ضروری سامان تیار کر کے بھیجنا
اَلتَّقْدِیْرُ	فیصلہ کرنا، قدر اور انداز مقرر کرنا	اَلتَّسْرِیْحُ	آزاد چھوڑنا
اَلتَّقْدِیْمُ	آگے کرنا	اَلتَّسْعِیْرُ	آگ بھڑکانا
اَلتَّقْرِیْبُ	قریب کرنا	اَلتَّسْھِیْلُ	آسان کرنا
اَلتَّجْرِیْدُ	چھلکا اتارنا، خالی کرنا	اَلتَّعْسِیْرُ	دشوار کرنا
اَلتَّحْکِیْمُ	فیصلہ سپرد کرنا	اَلتَّسْلِیْطُ	مسلط کرنا
اَلتَّحْقِیْرُ	حقیر کرنا	اَلتَّشْرِیْدُ ا	جمعیت کو متفرق کرنا
اَلتَّحْلِیْقُ	مونڈنا	اَلتَّشْفِیْعُ	سفارش قبول کرنا
اَلتَّحْمِیْدُ	الحمد للہ کہنا	اَلتَّشْمِیْتُ	چھینک لینے والے کو یرحمک اللہ کہنا
اَلتَّذْبِیْحُ	کثرت سے ذبح کرنا	اَلتَّعْبِیْرُ	دل کی بات کو الفاظ میں لانا
اَلتَّشْرِیْقُ	گوشت کے پارچے بنا کر دھوپ میں سکھانا	اَلتَّعْذِیْبُ	عذاب میں محبوس رکھنا
اَلتَّشْبِیْهُ	مانند ٹھہرانا	اَلتَّصْغِیْرُ	تکبر سے منہ ٹیڑھا کرنا
اَلتَّصْدِیْقُ	سچا بتلانا	اَلتَّصْلِیْبُ	سولی دینا

اَلتَّشْهِيْرُ	مشہور کرنا	اَلتَّعْذِيْرُ	جھوٹا عذر پیش کرنا
اَلتَّعْرِيْضُ	کلام کا اشارہ کرنا نہ کہ ہاتھ کا	اَلتَّعْقِيْدُ	باندھنا، قسم کو پختہ کرنا
اَلتَّصْرِيْحُ	خلافِ اشارہ صاف بات کرنا	اَلتَّعْمِيْرُ	آباد رکھنا
اَلتَّصْرِيْفُ	زیادہ پھیرنا	اَلتَّعْمِيْلُ	حاکم مقرر کرنا
اَلتَّطْبِيْقُ	موافق کرنا	اَلتَّفْتِيْشُ	تلاش کرنا
اَلتَّطْلِيْقُ	عورت کو آزاد کرنا	اَلتَّفْرِيْطُ	کوتاہی کرنا
اَلتَّطْهِيْرُ	پاک کرنا	اَلتَّفْرِيْعُ	کلی قاعدے سے جزوی مسائل نکالنا
اَلتَّعْجِيْلُ	جلدی کرنا	اَلتَّفْضِيْلُ	ترجیح دینا
اَلتَّثْبِيْتُ	ثابت کرنا	اَلتَّمْحِيْصُ	آزمانا
اَلتَّثْبِيْطُ	محبوس کرنا۔ منع کرنا	اَلتَّمْكِيْنُ	اختیار دینا۔ جگہ دینا
اَلتَّحْرِيْصُ	رغبت دلانا	اَلتَّمْهِيْدُ	درست وہموار کرنا
اَلتَّحْرِيْضُ	ابھارنا	اَلتَّمْهِيْلُ	مہلت دینا۔ چھوڑے رکھنا
اَلتَّحْمِيْلُ	اٹھوانا	اَلتَّنْجِيْسُ	ناپاک کرنا
اَلتَّفْنِيْدُ	خطاکار ٹھہرانا	اَلتَّنْزِيْلُ	اتارنا
اَلتَّفْهِيْمُ	سمجھانا	اَلتَّنْزِيْهُ	کمی سے دور بتانا
اَلتَّقْبِيْلُ	چومنا	اَلتَّنْفِيْذُ	حکم یعنی قول نافذ وجاری کرنا
اَلتَّقْدِيْسُ	پاکی بیان کرنا	اَلتَّنْكِيْسُ	اوندھا کرنا
اَلتَّقْلِيْدُ	بلاسمجھ پیروی کرنا	اَلتَّنْشِيْفُ	صاف کرنا (پونچھ کر)
اَلتَّقْصِيْرُ	کوتاہی کرنا	اَلتَّمْزِيْقُ	ٹکڑے کرنا

اَلتَّكْثِيْرُ	زیادہ کرنا	اَلتَّنْفِيْرُ	نفرت دلانا
اَلتَّكْذِيْبُ	جھٹلانا	اَلتَّنْشِيْطُ	خوش کرنا
اَلتَّكْرِيْمُ	عزت دینا	اَلتَّمْرِيْنُ	مشق کرنا
اَلتَّكْرِيْهُ	نفرت دلانا	اَلتَّنْعِيْمُ	نعمت دینا
اَلتَّكْفِيْرُ	گناہ معاف کرنا۔کفارہ دینا۔کافر کہنا	اَلتَّسْجِيْرُ	لکڑیوں کو تنور میں بھڑکانا
اَلتَّكْفِيْلُ	ضامن بنانا	اَلتَّحْنِيْكُ	تالو میں رسی ڈالنا۔تالو میں چبانا
اَلْكَلَامُ	بات کرنا	اَلتَّلْبِيْسُ	عیب چھپا کر دھوکا دینا
اَلتَّمْتِيْعُ	دیر تک فائدہ اٹھانے دینا۔مہر دینا	اَلتَّمْثِيْلُ	تشبیہ دینا۔نمونہ دکھانا

۱؎ ۔ تشرید یعنی ایسی سخت سزا دینا جو دوسروں کے لیے عبرت بنے (ابن کثیر)

تیسرا باب: مَفَاعَلَةٌ جیسے قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً و قِتَالاً جنگ کرنا۔

نشانی: ف کلمہ کے بعد الف ہونا اور مضارع کی علامت کا ضمہ ہے۔

باب مفاعلہ پڑھانے کا طریقہ:

باب مفاعلہ پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً و قِتَالاً فهو مُقَاتِلٌ و قُوْتِلَ یُقَاتَلُ مُقَاتَلَةً و قِتَالاً فذاک مُقَاتَلٌ الامر منه قَاتِلْ والنهی عنه لَاتُقَاتِلْ والظرف منه مُقَاتَلٌ

تنبیہ: چونکہ ماضی مجہول میں ف کلمہ پر ضمہ آجاتا ہے اس لیے معروف کا الف مجہول میں "و" سے بدل جاتا ہے۔ جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ

مصادر

اَلْمُجَادَلَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُشَاهَدَةُ	معائنہ کرنا، دیکھنا
اَلْمُخَاصَمَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُصَافَحَةُ	ہتھیلی سے ہتھیلی ملانا
اَلْمُنَازَعَةُ	جھگڑا کرنا	اَلْمُطَابَقَةُ	موافق ہونا
اَلْمُحَارَبَةُ	جنگ کرنا	اَلْمُعَاشَرَةُ	مل جل کر رہنا
اَلْمُبَارَزَةُ	لڑنے کے لئے میدان میں آنا	اَلْمُطَالَبَةُ	مانگنا
اَلْمُحَاصَرَةُ	چار طرف سے گھیرنا	اَلْمُقَابَلَةُ	ایک دوسرے کے سامنے ہونا
اَلْمُجَاهَدَةُ	پوری طاقت لگا کر مقابلہ کرنا	اَلْمُلَازَمَةُ	ہمیشہ ساتھ رہنا
اَلْمُدَافَعَةُ وَ الدِّفَاعُ	حمایت کرنا	اَلْمُمَانَعَةُ	روکنا
اَلْمُخَالَفَةُ	ایک دوسرے کے خلاف کرنا	اَلْمُنَاسَبَةُ	مشابہ ہونا

اَلْمُبَارَكَةُ	برکت والا ہونا	اَلْمُبَادَرَةُ	کسی چیز کی طرف سبقت کرنا
اَلْمُبَاشَرَةُ	جماع کرنا	اَلْمُبَاعَدَةُ	دور ہونا
اَلْمُجَامَعَةُ وَ الْجِمَاعُ	ہم بستری کرنا	اَلْمُجَالَسَةُ	ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا
اَلْمُذَاكَرَةُ	آپس میں یاد کرنا	اَلْمُحَاسَبَةُ	حسابات کی جانچ کرنا
اَلْمُشَابَهَةُ	ہم شکل ہونا	اَلْمُضَاعَفَةُ	دو چند یا زیادہ کرنا
اَلْمُحَافَظَةُ	ہمیشگی اختیار کرنا	اَلْمُظَاهَرَةُ	مدد کرنا
اَلْمُخَادَعَةُ	دھوکا دینا	اَلْمُعَاتَبَةُ	عتاب کرنا
اَلْمُخَاطَبَةُ	گفتگو کرنا	اَلْمُعَاقَبَةُ	سزا دینا
اَلْمُخَافَتَةُ	گفتگو پوشیدہ رکھنا	اَلْمُغَادَرَةُ	چھوڑنا
اَلْمُدَاخَلَةُ	دخل اندازی کرنا	اَلْمُغَالَطَةُ	غلطی میں ڈالنا
اَلْمُدَاهَنَةُ	ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرنا	اَلْمُكَابَدَةُ	مصیبت جھیلنا
اَلْمُرَابَطَةُ	کسی امر پر دوام اختیار کرنا	اَلْمُكَالَمَةُ	آپس میں گفتگو کرنا
اَلْمُسَابَقَةُ	ایک دوسرے سے آگے بڑھنا	اَلْمُفَارَقَةُ	ایک دوسرے سے جدا ہونا
اَلْمُسَارَعَةُ	ایک دوسرے سے جلدی کرنا	اَلْمُصَابَرَةُ	صبر میں مقابل پر غالب آنا
اَلْمُسَافَرَةُ	سفر کرنا	اَلْمُلَاعَبَةُ	آپس میں کھیلنا
اَلْمُسَاقَطَةُ	مسلسل گرنا	اَلْمُلَامَسَةُ	ایک دوسرے کو چھونا
اَلْمُسَامَحَةُ	درگزر کرنا	اَلْمُنَاقَشَةُ	حساب کی تفصیل سختی سے لینا
اَلْمُسَاهَمَةُ	قرعہ اندازی کرنا	اَلْمُعَاهَدَةُ	آپس میں عہد کرنا
اَلْمُشَارَكَةُ	باہم شریک ہونا	اَلْمُصَاحَبَةُ	ساتھ رہنا
اَلْمُضَارَبَةُ	حصے پر تجارت کرنا	اَلْمُعَاوَضَةُ	بدلہ دینا
اَلْمُوَازَنَةُ	ہم وزن ہونا	اَلْمُشَاوَرَةُ	باہم مشورہ کرنا

چوتھا باب: تَفَعُّلٌ جیسے تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً قبول کرنا۔

﴿ اَلتَّقَبُّلُ اَخذُ الشَّیءِ عَلَی الرِّضآءِ بِہٖ. نسفی ج ۱/۱۵۴ ﴾

نشانی: ف کلمے سے پہلے ت اور عین پر تشدید ہے۔

باب تفعل پڑھانے کا طریقہ:

باب تفعل پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

تَقَبَّلَ یَتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فھو مُتَقَبِّلٌ و تُقُبِّلَ یُتَقَبَّلُ تَقَبُّلاً فذاک مُتَقَبَّلٌ الامر منه تَقَبَّلْ و النھی عنه لَاتَتَقَبَّلْ و الظرف منه مُتَقَبَّلٌ

تنبیہ: تَفَعُّلٌ، تفاعُلٌ کی ت سے پہلے جب مضارع کی علامت والی ت آئے تو دو ت جمع ہو جاتی ہیں، اس صورت میں دونوں ت کا باقی رکھنا یا ایک کو حذف کر دینا دونوں درست ہیں جیسے تَتَنَزَّلُ و تَنَزَّلُ.

مصادر

اَلتَّبَرُّکُ	برکت حاصل کرنا	اَلتَّقَدُّسُ	پاک ہونا
اَلتَّذَکُّرُ	یاد کرنا، نصیحت قبول کرنا	اَلتَّعَرُّضُ	درپے ہونا، درپیش آنا
اَلتَّدَبُّرُ، اَلِادَّبُّرُ	انجام سوچنا (ن)	اَلتَّبَرُّجُ	عورت کا اپنی زینت اجنبیوں کو دکھانا
اَلتَّشَھُّدُ	التحیات پڑھنا	اَلتَّحَفُّظُ	بچنا
اَلتَّقَبُّلُ	لینا، دعا قبول کرنا	اَلتَّسَلُّطُ	اختیار حاصل ہونا
اَلتَّقَدُّمُ	آگے ہونا	اَلتَّعَلُّقُ	لٹکنا

اَلتَّقَرُّبُ	قرب طلب کرنا	اَلتَّعَلُّمُ	سیکھنا (س)
اَلتَّکَبُّرُ	تکبر،غرور کرنا	اَلتَّفَضُّلُ	مہربانی کرنا
اَلتَّکَلُّفُ	بناوٹ کرنا۔ عادت کے خلاف دشوار کام برداشت کرنا	اَلتَّمَکُّنُ	جگہ پانا
اَلتَّکَلُّمُ	بولنا (ن)	اَلتَّحَمُّلُ	اٹھانا، برداشت کرنا
اَلتَّهَجُّدُ	رات کو جاگنا یا سونا (ضد)	اَلتَّبَتُّلُ	دنیا سے کٹ کر خدا کی طرف رخ کرنا
اَلتَّفَکُّرُ	سوچنا (ن)	اَلتَّلَطُّفُ	نرمی برتنا
اَلتَّبَحُّرُ	وسیع علم کا مالک ہونا	اَلتَّمَتُّعُ	لمبے عرصے تک فائدہ اٹھانا (ک)
اَلتَّجَرُّعُ	گھونٹ گھونٹ پینا (ف)	اَلتَّمَثُّلُ	کسی کے مثل بن کر سامنے کھڑا ہونا
اَلتَّحَکُّمُ	اپنی رائے پر فیصلہ کرنا	اَلتَّمَسُّکُ	چمٹنا
اَلتَّخَبُّطُ	دیوانا ہونا	اَلتَّنَجُّسُ	ناپاک ہونا
اَلتَّخَطُّفُ	اچک لینا	اَلتَّنَزُّلُ	ٹھہر ٹھہر کر اترنا
اَلتَّخَلُّفُ	پیچھے رہنا	اَلتَّفَجُّرُ	بہنا (ن)
اَلتَّدَارُکُ اَلْاِدَّرَاکُ	دور دراز سے ایک دوسرے کو آملنا تلافی کرنا	اَلتَّفَطُّرُ	پھٹ پڑنا
اَلتَّرَبُّصُ	انتظار کرنا (ن)	اَلتَّرَقُّبُ	انتظار کرنا (ن)
اَلتَّزَمُّلُ	کپڑے میں لپیٹنا	اَلتَّبَدُّلُ	بدل جانا (س)
اَلتَّصَدُّقُ، اَلْاِصَّدُّقُ	صدقہ دینا	اَلتَّسَلُّلُ	کھسک کر نکلنا (ن)
اَلْاَصَّعُّدُ	چڑھنا	اَلتَّقَطُّعُ	کٹ جانا
اَلتَّضَرُّعُ اَلْاِضَّرُّعُ	دعا مانگنے میں انکساری کا اظہار کرنا	اَلتَّرَشُّحُ	پانی کا ٹپکنا (ف)

اَلتَّطَهُّرُ، اَلْإِطَّهُرُ	گناہوں سے باز آنا	اَلتَّشَبُّثُ	چنگل مارنا
اَلتَّفَسُّحُ	کشادہ ہونا	اَلتَّجَنُّبُ	بچنا
اَلتَّفَسُّخُ	پھٹنا	اَلتَّجَرُّدُ	ننگا ہونا، اکیلا ہونا
اَلتَّفَقُّدُ	گم شدہ کی تلاش کرنا	اَلتَّحَسُّرُ	حسرت کھانا
اَلتَّفَقُّهُ	سمجھنا، علم فقہ حاصل کرنا	اَلتَّخَلُّقُ	عادت پکڑنا
اَلتَّفَكُّهُ	لذت حاصل کرنا، تعجب کرنا	اَلتَّحَرُّكُ	ہلنا
اَلتَّقَلُّبُ	کروٹیں بدلنا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا	اَلتَّسَحُّرُ	سحری کھانا
اَلتَّلَبُّثُ	دیر کرنا	اَلتَّكَفُّلُ	کفیل ہونا
اَلتَّلَطُّخُ	آلودہ ہونا	اَلتَّصَلُّبُ	سخت ہونا
اَلتَّفَرُّدُ	یکتا ہونا	اَلتَّقَلُّصُ	سکڑنا
اَلتَّقَطُّعُ	کٹ جانا (ف)	اَلتَّفَرُّقُ	جدا جدا ہونا

پانچواں باب: تَفَاعُلٌ جیسے تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلاً آمنے سامنے ہونا۔

نشانی: ف کلمہ سے پہلے ت اور ف کے بعد الف ہے۔

صرف صغیر

تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلاً فهو مُتَقَابِلٌ و تُقُوْبِلَ يُتَقَابَلُ تَقَابُلاً فذاک مُتَقَابَلٌ الامر منه تَقَابَلْ و النهي عنه لَاتَتَقَابَلْ و الظرف منه مُتَقَابَلٌ.

تنبیہ:

چونکہ ماضی مجہول میں ف کلمہ پر ضمہ آجاتا ہے اس لیے معروف کا الف مجہول میں و سے بدل جاتا ہے۔ جیسے تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ

مصادر

	مجرد				مجرد	
اَلتَّبَارُکُ		برکت والا ہونا		اَلتَّكَاثُرُ	ک	زیادتی پر فخر کرنا
اَلتَّعَارُفُ	ض	ایک دوسرے کو پہچاننا		اَلتَّحَاكُمُ		حاکم کے پاس فیصلہ لے جانا
اَلتَّعَارُضُ		ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا		اَلتَّنَابُزُ	ض	ایک دوسرے کو برا لقب دینا
اَلتَّشَابُهُ	ن	ایک دوسرے کے مانند ہونا		اَلتَّظَاهُرُ	ف	ایک دوسرے کی مدد کرنا
اَلتَّفَاخُرُ	ف	آپس میں فخر کرنا		اَلتَّغَامُزُ		ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارہ کرنا
اَلتَّنَاسُبُ		باہم مشابہ ہونا		اَلتَّحَاسُدُ	ن	آپس میں حسد کرنا
اَلتَّعَاقُبُ		کسی کا پیچھا کرنا		اَلتَّبَاغُضُ		آپس میں دشمنی کرنا
اَلتَّخَاصُمُ	ض	ایک دوسرے سے نزاع کرنا		اَلتَّمَارُضُ		اپنے کو بیمار بتانا

اَلتَّخافُتُ	ن	چپکے چپکے باتیں کرنا	اَلتَّساقُطُ		گر پڑنا
اَلتَّساهُلُ		ایک دوسرے کے ساتھ نرمی کرنا	اَلتَّنافُرُ		باہم نفرت کرنا
اَلتَّنازُعُ	ض	آپس میں جھگڑا کرنا	اَلتَّسامُحُ		درگزر کرنا
اَلتَّنافُسُ		ایک دوسرے کے مقابلے میں رغبت کرنا	اَلتَّشاجُرُ		باہم جھگڑا کرنا
اَلتَّماثُلُ		باہم مشابہ ہونا	اَلتَّحادُثُ		باہم باتیں کرنا
اَلتَّشاكُسُ		باہم مخالفت کرنا	اَلتَّقاطُرُ		ٹپکنا
اَلتَّكاسُلُ		جس کام میں سستی نہیں کرنی چاہیے اس میں سستی کرنا	اَلتَّقارُبُ		نزدیک ہونا
اَلتَّناقُضُ		دو قولوں کا ایک دوسرے کے مخالف ہونا	اَلتَّغابُنُ	ن	آپس میں دھوکے سے نقصان دینا
اَلتَّناسُلُ		نسل چلنا	اَلتَّعاسُرُ	س	ایک دوسرے کے ساتھ تنگی کرنا
اَلتَّباعُدُ	ک	ایک دوسرے سے دور ہونا	اَلتَّقاسُمُ	ض	آپس میں قسم کھانا

ثلاثی مزید باہمزۂ وصل

پہلا باب: اِفْتِعَالٌ جیسے اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً

نشانی: ف کلمہ کے بعدت ہے۔

> **باب افتعال پڑھانے کا طریقہ:**
>
> باب افتعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِجْتَنَبَ یَجْتَنِبُ اِجْتِنَاباً فھو مُجْتَنِبٌ و اُجْتُنِبَ یُجْتَنَبُ اِجْتِنَاباً فذاک مُجْتَنَبٌ الامر منه اِجْتَنِبْ و النھی عنه لَا تَجْتَنِبْ و الظرف منه مُجْتَنَبٌ۔

تنبیہ: اِجْتَنَبَ کا ہمزہ وصلی مضارع میں گر جاتا ہے کیونکہ علامت مضارع اور ف کلمہ کے درمیان میں آجاتا ہے۔

مصادر

اَلْاِجْتِمَاعُ		اکٹھا ہونا	اَلْاِرْتِبَاطُ		جڑ جانا
اَلْاِعْتِبَارُ		نصیحت حاصل کرنا	اَلْاِشْتِرَاطُ		شرط لگانا
اَلْاِعْتِدَالُ		سیدھا ہونا، برابر ہونا	اَلْاِشْتِبَاهُ		ایک دوسرے کے مانند ہونا
اَلْاِعْتِرَافُ	ض	اقرار کرنا	اَلْاِسْتِمَاعُ	س	سننا
اَلْاِقْتِدَارُ	ض	قادر و غالب ہونا	اَلْاِسْتِلَامُ		منہ سے چومنا یا ہاتھ سے چھونا
اَلْاِنْتِشَارُ		پھیلنا مشہور ہونا	اَلْاِرْتِفَاعُ		بلند ہونا
اَلْاِنْتِظَارُ		انتظار کرنا	اَلْاِرْتِقَابُ		انتظار کرنا

اَلْاِنْتِفَاخُ		پھولنا	اَلْاِرْتِکَابُ		گناہ کرنا
اَلْاِنْتِفَاعُ		نفع اٹھانا	اَلْاِخْتِتَامُ		ختم ہونا
اَلْاِنْتِقَالُ		نقل مکانی کرنا	اَلْاِخْتِبَارُ		آزمانا
اَلْاِنْتِصَارُ		بدلہ لینا	اَلْاِحْتِرَاقُ		جلنا
اَلْاِغْتِسَالُ		غسل کرنا	اَلْاِحْتِلَامُ		خواب میں جماع کرنا
اَلْاِفْتِتَاحُ		کھولنا	اَلْاِحْتِضَارُ		قریب المرگ ہونا
اَلْاِخْتِلَاطُ		ایک چیز کا دوسرے میں ملنا	اَلْاِحْتِمَالُ		اٹھانا
اَلْاِخْتِلَافُ	ن	ایک کے پیچھے اس کی جگہ دوسرے کا آنا	اَلْاِشْتِرَاکُ		باہم شریک ہونا
اَلْاِخْتِلَاقُ		جھوٹ گھڑنا	اَلْاِلْتِہَابُ		بھڑکنا
اَلْاِشْتِعَالُ	ف	بھڑکنا	اَلْاِطِّلَاعُ		کسی کے اوپر سے آنا
اَلْاِشْتِغَالُ		مشغول ہونا	اَلْاِصْطِلَاحُ		آپس میں رضامند ہونا
اَلْاِشْتِہَارُ		مشہور ہونا	اَلْاِصْطِبَارُ		ہمت سے برداشت کرنا
اَلْاِسْتِبَاقُ		ایک دوسرے سے آگے نکلنا	اَلْاِضْطِرَابُ		ادھر ادھر متحرک ہونا
اَلْاِسْتِتَارُ		ڈھک جانا	اَلْاِضْطِجَاعُ		کروٹ بدلنا
اَلْاِسْتِرَاقُ		چوری چھپے سننا	اَلْاِزْدِجَارُ		ڈانٹ کر روکنا
اَلْاِسْتِکَانُ		پست ہونا	اَلْاِدِّخَارُ		گنجان و بھرا ہوا ہونا
اَلْاِرْتِہَانُ		گروی لینا	اَلْاِزْدِحَامُ		ایک دوسرے کو دھکیلنا
اَلْاِشْتِمَالُ	س	کپڑے میں پورا لپٹنا	اَلْاِخْتِطَافُ	س	اچک لینا
اَلْاِبْتِدَاعُ		نئی بات نکالنا	اَلْاِغْتِرَافُ	ض	چلو بھرنا

الْاِبْتِلَاعُ		نگلنا	الْاِعْتِزَالُ	ض	جدا ہونا
الْاِتِّخَاذُ		اختیار کرنا	الْاِعْتِصَامُ		ہاتھ سے پکڑنا، چمٹنا
الْاِبْتِهَالُ		خوب انکساری سے دعا مانگنا	الْاِعْتِكَافُ		رکے رہنا
الْاِتِّبَاعُ		پیروی کرنا	الْاِعْتِمَادُ		ٹیک لگانا
الْاِجْتِرَاحُ		گناہ کمانا	الْاِفْتِخَارُ		فخر کرنا
الْاِحْتِرَازُ		پرہیز کرنا	الْاِفْتِرَاضُ		واجب ٹھہرانا
الْاِخْتِصَارُ		کوک پر ہاتھ رکھنا، مختصر کرنا	الْاِقْتِبَاسُ	ض	ایسی چیز سے لینا جو کہ نہ ہو
الْاِخْتِصَامُ		ایک دوسرے سے نزاع کرنا	الْاِقْتِحَامُ		مشقت میں گھسنا
الْاِدِّكَارُ الْاِذْكَارُ		یاد کرنا۔ نصیحت قبول کرنا	الْاِقْتِرَافُ		کما کر اکٹھا کرنا
الْاِكْتِسَابُ	ض	حاصل کرنا	الْاِقْتِرَانُ		متصل ہونا
الْاِلْتِحَادُ		پناہ لینا	الْاِقْتِرَابُ	س	قریب ہونا
الْاِلْتِزَامُ		اپنے اوپر واجب کرنا	الْاِقْتِصَادُ		میانہ روی کرنا
الْاِلْتِقَاطُ		گری پڑی چیز کو اٹھانا	الْاِقْتِصَارُ		اکتفا کرنا۔ بس کرنا
الْاِلْتِقَامُ		نگلنا	الْاِنْتِبَاهُ		خبردار ہونا
الْاِلْتِمَاسُ	ض	طلب کرنا	الْاِنْتِسَابُ		نسب ظاہر کرنا
الْاِمْتِثَالُ		حکم بجالانا	الْاِرْتِدَاعُ		جھڑکنا
الْاِمْتِحَانُ		آزمانا	الْاِنْتِخَابُ		چھانٹنا
الْاِعْتِذَارُ	ض	عذر پیش کرنا خواہ صحیح ہو یا غلط	الْاِرْتِعَادُ		کانپنا

ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ ان گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ف کلمہ ہوتو درج ذیل تفصیل کے موافق افتعال کے ت میں ان حروف کا ادغام ہوتا ہے۔

(۱) ت: ف کلمے کے ت کا افتعال کے ت میں ادغام واجب ہے جیسے اِتْتَبَعَ سے اِتَّبَعَ

(۲) ث: ث میں دو وجوہ لازم ہیں

(۱) افتعال کے ت کا ث سے ابدال اور پھر پہلی ث کا دوسری میں ادغام جیسے اِثْتَأَرَ سے اِثَّأَرَ

(۲) اس کا عکس جیسے اِثْتَأَرَ سے اِتَّأَر ﴿الثَّأْرُ (ف) خون کا مطالبہ کرنا، قاتل کو قتل کرنا﴾

ف کلمہ د ذ ز میں سے ایک ہوتو افتعال کی ت کو د سے بدل لیتے ہیں پھر

(۳) د: ف کلمے کے د کا افتعال کے د میں ادغام کرنا ضروری ہے۔

جیسے اِدْتَعٰی اور اِدَّعٰی۔

(۴) ذ: میں تین وجوہ ہیں۔

(۱) افتعال کے د کا اظہار جیسے اِذْتَکَرَ سے اِذْدَکَرَ

(۲) افتعال کے د کا ذ سے ابدال اور پہلی ذ کا دوسری میں ادغام جیسے اِذْتَکَرَ سے اِذَّکَرَ

(۳) دوسرے کا عکس جیسے اِذْتَکَرَ سے اِدَّکَرَ۔

(۵) ز: میں دو وجوہ ہیں

(۱) افتعال کے د کا اظہار جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَر

(۲) افتعال کے د کا ز سے ابدال اور پہلی ز کا دوسری میں ادغام جیسے اِزْتَجَرَ سے اِزَّجَرَ

اور اس کا عکس اِدَّجَرَ درست نہیں۔

(۶)س ش : ف کلمہ س یا ش ہوتواس میں دووجوہ ہیں

(۱)اظہار جیسے اِسْتَمَعَ اِشْتَبَہَ

(۲) ت کا س یاش سے ابدال اور پہلی س یاش کا دوسری میں ادغام

جیسے اِسَّمَعَ اِشَّبَہَ۔

ف کلمہ ص ض ط ظ میں سے کوئی ایک ہوتو افتعال کی ت طـــا سے بدل جاتی ہے پھر

(۷) ص ض میں دووجوہ ہیں

(۱)افتعال کے طا کا اظہار جیسے اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ اور اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ

(۲) افتعال کے طــــا کا ص یاض سے ابدال پھر افتعال کے ص ض میں

ف کلمے کے ص ض کا ادغام جیسے اِصْتَبَرَ سے اِصَّبَرَ اور اِضْتَرَبَ سے اِضَّرَبَ

اوراس کا عکس درست نہیں۔

(۸) طا : ف کلمے کے طا کا افتعال کے طا میں ادغام لازم ہے جیسے اِطْتَلَعَ سے اِطَّلَعَ۔

(۹):۔ ظا میں ذ کی طرح تین وجوہ ہیں

(۱)افتعال کے طا کا اظہار جیسے اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ

(۲) افتعال کے طا کا ظا سے ابدال اور پہلی ظا کا دوسری میں ادغام جیسے اِظْتَلَمَ سے اِظَّلَمَ

(۳)دوسرے کا عکس جیسے اِظْتَلَمَ سے اِطَّلَمَ۔

اور جب ان گیارہ حروف میں سے کوئی حرف ع کلمہ ہوتو افتعال کے ت میں دووجوہ ہیں

(۱)افتعال کے ت کا صحیح کی طرح اظہار

(۲)افتعال کے ت کا عین کلمے سے ابدال اور پھر عین کلمے میں اس کا ادغام۔ادغام کے بعد

ف کلمے کا فتحہ اور کسرہ اور ہمزہ وصلی کا اثبات اور حذف دونوں درست ہیں۔

مثالیں یہ ہیں:۔

(۱) ت: اِقْتَتَلَ یَقْتَتِلُ. قِتَّلَ یَقِتِّلُ قِتَّالًا و اِقْتِتَالًا (باہم جنگ کرنا) (تقاتلوا و اقتتلوا بمعنیٰ ۱۲ قاموس)

(۲) ث: اِمْتَثَلَ یَمْتَثِلُ. مِثَّلَ یَمِثِّلُ مِثَّالًا و اِمْثَالًا (حکم بجالانا)

(۳) د: اِهْتَدیٰ یَهْتَدِی. هِدّیٰ یَهِدِّیْ هِدَّاءً و اِهْدَاءً (ہدایت پانا)

(۴) ذ: اِعْتَذَرَ یَعْتَذِرُ. عِذَّرَ یَعِذِّرُ عِذَّارًا و اِعْذَارًا (عذر بیان کرنا)

(۵) ز: اِنْتَزَعَ یَنْتَزِعُ. نِزَّعَ یَنِزِّعُ نِزَّاعًا و اِنْزَاعًا (اپنی جگہ سے اکھیڑنا یا اکھڑنا)

(۶) س: اِبْتَسَمَ یَبْتَسِمُ. بِسَّمَ یَبِسِّمُ بِسَّامًا و اِبسَّامًا (مسکرانا)

(۷) ش: اِنْتَشَرَ یَنْتَشِرُ. نِشَّرَ یَنِشِّرُ نِشَّارًا و اِنشَّارًا (متفرق ہوکر پھیل جانا)

(۸) ص: اِخْتَصَمَ یَخْتَصِمُ. خِصَّمَ یَخِصِّمُ خِصَّامًا و اِخِصَّامًا (باہم جھگڑنا)

(۹) ض: اِحْتَضَرَ یَحْتَضِرُ. حِضَّرَ یَحِضِّرُ حِضَّارًا و اِحِضَّارًا (حاضر ہونا)

(۱۰) ط: اِحْتَطَبَ یَحْتَطِبُ. حِطَّبَ یَحِطِّبُ حِطَّاباً و اِحِطَّاباً (لکڑی جمع کرنا)

(۱۱) ظ: اِنْتَظَمَ یَنْتَظِمُ. نِظَّمَ یَنِظِّمُ نِظَّاماً و اِنظَّاماً (پرودیا جانا)

اوران کے اسم فاعل اور اسم مفعول میں ف کلمے پر تینوں حرکتیں آتی ہیں

(۱) ف کلمے کا فتحہ جو کہ نقل کی بنا پر ہے جیسے مُخَصِّمٌ

(۲) ف کلمے کا کسرہ جس میں عین کلمے کی مناسبت پیش نظر ہے جیسے مُخِصِّمٌ

(۳) ف کلمے کا ضمہ جو میم کے ضمہ کے مناسبت سے ہے۔ جیسے مُخُصِّمٌ

اسم مفعول مُخَصَّمٌ ہے۔اور وجوہ اس میں بھی وہی ہیں جو بھی اس فاعل میں درج ہوئیں۔

حواشی: ۱؎ کیونکہ جب دو ساکن جمع ہوں تو پہلے ساکن کو کسرہ یا فتحہ دیتے ہیں یا ف کا فتحہ نقل کی بنا پر ہے اور ہمزۂ وصلی کا اثبات اس لیے درست ہے کہ ف کلمہ اصل کی رو سے ساکن ہے اس کا موجودہ فتحہ کسرہ عارضی ہے۔

دوسرا باب: اِسْتِفْعَالٌ جیسے اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا مدد طلب کرنا۔

نشانی: ف کلمہ سے پہلے ہمزہ سین تا یعنی اِسْت ہے۔

باب استفعال پڑھانے کا طریقہ:

باب استفعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِسْتَنْصَرَ یَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا فهو مُسْتَنْصِرٌ واُسْتُنْصِرَ یُسْتَنْصَرُ اِسْتِنْصَارًا فذاک مُسْتَنْصَرٌ الامر منه اِسْتَنْصِرْ والنهی عنه لَاتَسْتَنْصِرْ والظرف منه مُسْتَنْصَرٌ

مصادر

اَلْاِسْتِبْشَارُ (ن)	خوش ہونا	اَلْاِسْتِحْضَارُ	حاضر ہونا
اَلْاِسْتِغْفَارُ (ض)	گناہ کی معافی چاہنا	اَلْاِسْتِبْصَارُ	بصیرت طلب کرنا
اَلْاِسْتِعْمَالُ	عمل میں لانا	اَلْاِسْتِدْرَاجُ (ن)	درجہ بدرجہ لے جانا
اَلْاِسْتِعْجَالُ (س)	کسی کام کے جلدی کرنے کا مطالبہ کرنا	اَلْاِسْتِدْرَاکُ	فوت شدہ کو دوسری چیز کے ذریعہ حاصل کرنا
اَلْاِسْتِکْبَارُ (ن)	اپنے کو بڑا سمجھنا	اَلْاِسْتِبْدَالُ	بدلہ میں لینا
اَلْاِسْتِکْثَارُ (ن)	زیادہ سمجھنا۔ زیادہ حاصل کرنا	اَلْاِسْتِحْکَامُ	محکم ہونا
اَلْاِسْتِفْهَامُ	سمجھانے کی درخواست کرنا	اَلْاِسْتِدْبَارُ	پیٹھ کرنا
اَلْاِسْتِخْلَافُ (ن)	جانشین بنانا	اَلْاِسْتِرْضَاعُ	دودھ پلانے والی کو تلاش کرنا
اَلْاِسْتِرْحَابُ	خوف دلانا	اَلْاِسْتِمْتَاعُ (ن)	دراز مدت تک فائدہ اٹھانا

اَلْاِسْتِسْخَارُ	ٹھٹھا کرنا	اَلْاِسْتِنْبَاطُ	کنویں سے پانی نکالنا' اجتہاد کرنا
اَلْاِسْتِسْلَامُ	تابعدار ہونا	اَلْاِسْتِنْقَاذُ	چھڑانا
اَلْاِسْتِضْعَافُ	کمزور سمجھنا	اَلْاِسْتِنْکَافُ(س)	عار کرنا' ناک چڑھانا' تکبر کرنا
اَلْاِسْتِطْعَامُ	کھانا طلب کرنا	اَلْاِسْتِخْرَاجُ	نکالنا
اَلْاِسْتِعْظَامُ	بڑا سمجھنا	اَلْاِسْتِخْبَارُ	خبر دریافت کرنا
اَلْاِسْتِعْمَارُ	آباد زندگی دینا	اَلْاِسْتِحْقَارُ	حقیر سمجھنا
اَلْاِسْتِغْلَاظُ	موٹا ہونا سخت ہونا	اَلْاِسْتِخْدَامُ	خدمت چاہنا
اَلْاِسْتِفْتَاحُ	شروع کرنا' مدد چاہنا	اَلْاِسْتِحْسَانُ(ن)	اچھا سمجھنا
اَلْاِسْتِفْسَارُ (ن)	واضح کرنے کو کہنا یعنی پوچھنا	اَلْاِسْتِنْسَاخُ	لکھنا
اَلْاِسْتِقْدَارُ	اللہ سے خیر کا حصہ چاہنا	اَلْاِسْتِغْرَاقُ(ن)	سب کو گھیر لینا
اَلْاِسْتِقْرَاضُ	قرض مانگنا	اَلْاِسْتِشْهَادُ(س)	گواہ بنانا
اَلْاِسْتِکْرَاهُ	کریہ سمجھنا	اَلْاِسْتِکْمَالُ	پورا کرنا

فائدہ:۔

جب [1] باب استفعال کا ف کلمہ افتعال والے گیارہ حروف میں سے کوئی ہو تو چونکہ وہ اس باب میں ساکن ہوتا ہے اس لیے اس میں استفعال کی ت کا ادغام درست نہیں۔ ہاں بعض جگہ خلاف قیاس بجائے ادغام کے حذف کے ذریعے تخفیف حاصل کرتے ہیں جیسے۔ فما اسطاعوا' لم تسطع .

حواشی: [1]. ولا یُدغم فی نحو استطعم بسکون الطاء تحقیقاً و لا فی نحو اِستدان (و استطَالَ بسکون الطاء) تقدیراً (مراح)

تیسرا باب:۔ انفعال جیسے اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا پھٹ جانا۔

نشانی:۔ ف کلمہ سے پہلے ن ہے۔

> باب انفعال پڑھانے کا طریقہ:
>
> باب انفعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا فھو مُنْفَطِرٌ الامر منه اِنْفَطِرْ والنھی عنه لَاتَنْفَطِرْ والظرف منه مُنْفَطَرٌ

مصادر

اَلْاِنْفِطَارُ (ض)	پھٹ جانا	اَلْاِنْهِمَارُ (ض)	بہت برسنا
اَلْاِنْكِشَافُ	کھلنا، ظاہر ہونا	اَلْاِنْفِصَامُ (ض)	ٹوٹنا۔ منقطع ہونا
اَلْاِنْعِقَادُ	گرہ لگنا	اَلْاِنْفِلَاقُ	پھٹ جانا
اَلْاِنْفِرَادُ	اکیلا ہونا، جدا ہونا	اَلْاِنْقِبَاضُ	سمٹ جانا، سکڑنا
اَلْاِنْقِلَابُ (ض)	لوٹنا	اَلْاِنْشِعَابُ	شاخ در شاخ ہونا
اَلْاِنْصِرَافُ	لوٹنا	اَلْاِنْشِرَاحُ	کھلنا، دل کی رکاوٹ دور ہونا
اَلْاِنْحِرَافُ	مائل ہونا	اَلْاِنْقِسَامُ (ن)	تقسیم ہو جانا
اَلْاِنْعِطَافُ	لچکنا۔ مائل ہونا	اَلْاِنْسِلَاخُ	سال سے مہینے کا نکلنا
اَلْاِنْدِرَاجُ	داخل ہونا	اَلْاِنْسِلَاكُ	کسی کے ایک طریقے میں داخل ہونا

اَلْاِنْطِلَاقُ (ک)	چلنا	اَلْاِنْهِزَامُ	شکست کھانا
اَلْاِنْفِجَارُ (ن)	جاری ہونا	اَلْاِنْبِسَاطُ	خوش ہونا
اَلْاِنْبِجَاسُ (ن)	پانی کا جاری ہونا	اَلْاِنْهِدَامُ	گرنا
اَلْاِنْفِصَالُ	جدا ہونا	اَلْاِنْفِطَامُ	بچے کا دودھ چھڑانا
اَلْاِنْقِطَاعُ	کٹ جانا، ختم ہونا	اَلْاِنْبِعَاثُ (ف)	کھڑا ہونا
اَلْاِنْقِعَارُ	اکھڑ جانا	اَلْاِنْهِشَامُ	چورا چورا ہونا
اَلْاِنْخِدَاعُ	دھوکا کھانا		

چوتھا باب:۔ افعلال جیسے اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا سرخ ہونا۔

نشانی:۔ لام کلمے کا مکرر آنا۔

باب افعلال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر سے پہلے ماضی ومضارع کی پوری پوری گردانین کروائیں

صرف صغير

اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا فهو مُحْمَرٌّ الامر منه اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ والنهى عنه لَاتَحْمَرَّ لَاتَحْمَرِّ لَاتَحْمَرِرْ. والظرف منه مُحْمَرٌّ

مصادر

اَلْاِحْمِرَارُ (س)	سرخ ہونا	اَلْاِسْوِدَادُ (ن)	سیاہ ہونا
اَلْاِصْفِرَارُ (ض س)	زرد ہونا	اَلْاِخْضِرَارُ (س)	سبز ہونا
اَلْاِبْيِضَاضُ [1] (ض)	سفید ہونا	اَلْاِعْوِجَاجُ	ٹیڑھا ہونا

[1] ۔ البیض لکڑی کا خشک ہونا۔ لکڑی خشک ہو کر سفید ہو جاتی ہے۔ سواد ہر چیز کی سیاہی یا آنکھ کی سیاہی پھر بہت سی آنکھوں کی سیاہیوں یعنی جماعت کو بھی سواد کہتے ہیں پھر سواد کے متولی کو سیّد کہتے ہیں پھر مطلق فاضل کو سیّد کہنے لگے۔

پانچواں باب:۔ اِفْعِیْلَالٌ جیسے اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَاماً خوب سیاہ ہونا۔

﴾دَهِمَ دَهْمَةً (ف س) ڈھانپ کر چھانا﴿

نشانی:۔ لام کلمہ مکرر اور اس سے پہلے الف ہے لیکن یہ الف مصدر میں کسرے کے بعد آجانے کے سبب ی سے بدل جاتا ہے۔

باب افعیلال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعیلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔
صرف صغیر سے پہلے ماضی ومضارع کرالیا کریں پھر اس کے ذریعہ سے صرف کبیر کرائیں پھر صغیر یہ ترتیب ہر باب میں جاری رکھیں

صرف صغیر

اِدْهَامَّ یَدْهَامُّ اِدْهِیْمَاماً فهو مُدْهَامٌّ الامر منه اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ والنهی عنه لَاتَدْهَامَّ لَاتَدْهَامِّ لَاتَدْهَامِمْ والظرف منه مُدْهَامٌّ

مصادر

اَلْاِسْحِیْرَارُ	ہمراز ہونا	اَلْاِصْحِیْرَارُ	نبات کا خشک ہونا
اَلْاِسْمِیْرَارُ	گندم رنگ ہونا	اَلْاِکْمِیْتَاتُ	گھوڑے کا کمیت ہونا
اَلْاِشْهِیْبَابُ	گھوڑے کا اشہب ہونا		

چھٹا باب:۔ اِفَّعُّلٌ جیسے اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا خوب پاک ہونا خوب پاکی حاصل کرنا۔

نشانی:۔ دو تشدیں ایک ف کلمے اور ایک ع کلمے پر۔

باب اِفَّعُّلٌ پڑھانے کا طریقہ:

باب اِفَّعُّلٌ پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِطَّهَّرَ يَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا فهو مُطَّهِّرٌ الامر منه اِطَّهَّرْ والنهى عنه لَاتَطَّهَّرْ والظرف منه مُطَّهَّرٌ

فائدہ:۔ جب باب تفعّل اور تفاعل کا ف کلمہ افتعال والے گیارہ حروف اور جیم میں سے کوئی حرف ہو تو اس میں دو وجوہ ہیں (۱) اظہار (۲) دونوں بابوں کے ت کو ف کلمہ سے بدلنا اور پھر پہلے کا دوسرے میں ادغام کرنا اور ساکن سے ابتداء دشوار ہونے کے سبب شروع میں ہمزۂ وصلی کا لگانا۔

پس اِفَّعُّلٌ کی اصل تفعُّلٌ ہے اور اِفَّاعُلٌ کی اصل تفاعُلٌ ہے۔

مصادر

تفعُّلٌ	اِفَّعُّلٌ	معنی	مجرد
التَطَهُّرُ	اِلاطَّهُّرُ	خوب پاکی حاصل کرنا	ن ک
التَدَثُّرُ	اِلادَّثُّرُ	چادر اوڑھنا (ابتداء)	الدثور (الدروس)
التَذَكُّرُ	اِلاذَّكُّرُ	یاد کرنا	ن
التَزَمُّلُ لے	اِلازَّمُّلُ	کپڑا اوڑھنا	ن (ابتداء)

اَلتَصَعُّدُ	اِلاصَّعُّدُ	چڑھنا۔ دشوار ہونا	س
اَلتَطَهُّرُ	اِلاطَّهُّرُ	خوب پاکی حاصل کرنا	ن
تَطَيُّرٌ ۲	اِلاطَّيُّرُ	بدفالی لینا	ض
تَطَوُّقٌ	اِلاطَّوُّقُ	طواف کرنا	ن
تَصَدُّقٌ	اِلاصَّدُّقُ	خیرات کرنا	ن
تَضَرُّعٌ	اِلاضَّرُّعُ	زاری کرنا	ف
تَشَقُّقٌ ۳	اِلاشَّقُّقُ	پھٹ جانا	ن
تَتَبُّعٌ	اِلاتَّبُّعُ	تلاش و جستجو کرنا	س (موافقت مجرد)
تَثَبُّتٌ	اِلاثَّبُّتُ	خوب چھان بین کرکے آہستگی سے کام لینا	ن
تَسَمُّعٌ	اِلاسَّمُّعُ	سننے کے لئے کان لگانا	س
تَشَجُّعٌ	اِلاشَّجُّعُ	بہادر بننا	ک
تَظَرُّفٌ	اِلاظَّرُّفُ	دانا ہونا	ک (موافقت مجرد)
تَجَنُّبٌ	اِلاجَّنُّبُ	ہٹنا۔ دور ہونا	ن

حواشی: ۱۔ اَلتَّزَمُّلُ یا تو زملٌ زمالا (ایک طرف جھک کر چلنا) سے مزید ہے اور یا زمال (خالی مشکیزہ) سے مزید ہے۔ اب تزمل کے معنی کپڑا اوڑھنا خاصہ ابتداء کی وجہ سے ہے۔

۲۔ اَلتَّطَيُّرُ طَيْرٌ مصدر بھی ہے (ہوا میں اڑھنا) اور جنس بھی یعنی ایک پرندہ ہو یا زیادہ تَطَيُّرٌ بدفالی لینا پرندے سے یا کسی اور چیز سے۔ طَائِرٌ فال۔

۳۔ اَلتَّشَقُّقُ اَلْمَشَقَّةُ (ن) شاق ہونا۔ جس سے نفس کے دو ٹکڑے ہو جائیں الشَّقُّ دو ٹکڑے کرنا۔

ساتواں باب:۔ اِفَّاعُلٌ جیسے اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاثُلاً بوجھل ہونا

نشانی:۔ ف کلمہ کی تشدید اور اس کے بعد الف ہے۔

باب اِفَّاعُل پڑھانے کا طریقہ:

باب افاعل پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلاً فھو مُثَّاقِلٌ الامر منه اِثَّاقَلْ و النھی عنه لَاتَثَّاقَلْ و الظرف منه مُثَّاقَلٌ

مصادر

تفاعُلٌ	اَفَّاعُلٌ	معنی	مجرد
تَدَارُکٌ لے	الاِدَّارُکُ	انتہائی دوری سے ایک دوسرے کو آملنا انتہاء کو پہنچ کر ختم ہونا	ن
تَسَاقُطٌ	الاِسَّاقُطُ	پے در پے گرنا	ن
تَشَابُهٌ	الاِشَّابُهُ	ایک دوسرے سے ملتبس ہونا	ن
تَصَالُحٌ	الاِصَّالُحُ	آپس میں صلح کرنا	ک
تَثَاقُلٌ	الاِثَّاقُلُ	بوجھل ہونا۔ جھکنا	ک
تَدَارُءٌ	الاِدَّارُءُ	ایک دوسرے کو اپنے سے دفع کرنا	ف
تَظَاهُرٌ	الاِظَّاهُرُ	ایک دوسرے کی اعانت کرنا	ف
تَسَارُعٌ	الاِسَّارُعُ	ایک دوسرے سے جلدی کرنا	ک

تَصَاعُدٌ ۲	الاِصَّاعُدُ	چڑھنا۔دشوار ہونا	س
تَذَابُحٌ	الاِذَّابُحُ	ایک دوسرے کوذبح کرنا	ف
تَضَاغُنٌ	الاِضَّاغُنُ	ایک دوسرے سے کینہ رکھنا	س
تَطَابُقٌ ۳	الاِطَّابُقُ	ایک دوسرے کے موافق ہونا	
تَجَانُبٌ	الاِجَّانُبُ	ہٹنا۔دور ہونا	

حواشی: ۱۔تَـدَارُک درجات اوپر کے درجے درکات نیچے کے درجے۔اسی لیے نیچے پانی میں پہنچنے کے لیے جو رسی کا جوڑ لاحق کرتے ہیں اس کو بھی درک کہتے ہیں۔پھر بیچ وغیرہ سے جو تاوان لاحق ہوتا ہے اس کو بھی درک کہتے ہیں۔تدارک سابق لاحق سے مل کر ایک ہو گئے یعنی انتہاء کو پہنچ کر ختم ہونا ۱۲

۲۔تَصَعُّدٌ موافق تَفَعُّلٌ ۱۲(منجد)' ۳۔تَطَابُقٌ اس میں مجرد کا استعمال کم ہے۔

آٹھواں باب: اِفْعِيْعَالٌ جیسے اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيْشَانٌ کھردرا ہونا

نشانی: عین کلمے کا مکرر ہونا بمع واؤ فاصل کے

باب افعیعال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعیعال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

تنبیہ:

اسکا مجھول نہیں آتا اور فاصل واؤ مصدر میں ماقبل والے کسرے کی بنا پر یاء سے بدل جاتا ہے اور یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

صرف صغیر

اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَاناً فھو مُخْشَوْشِنٌ الامر منه اِخْشَوْشِنْ و النهی عنه لاتَخْشَوْشِنْ و الظرف منه مُخْشَوْشَنٌ

مصادر

اَلْاِخْلِیْلَاقُ	کپڑے کا پرانا ہونا	اَلْاِمْلِیْلَاحُ	پانی کا کھاری ہونا
اَلْاِحْدِیْدَابُ	کبڑا ہونا	اَلْاِعْشِیْشَابُ	بہت سبز گھاس والا ہونا

نواں باب:۔ اِفْعِوَّالٌ جیسے اِجْلَوَّزَ یَجْلَوِّزُ اِجْلِوَّازًا گھوڑے کا دوڑنا

نشانی: عین کلمے کے بعد واؤ کا مشدد ہونا۔

باب افعوال پڑھانے کا طریقہ:

باب افعوال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

تنبیہ: یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

مصادر

اَلْاِخْرِوَّاطُ	لکڑی کا تراشنا	اَلْاِعْلِوَّاطُ	اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہونا

فصل (۳) رباعی کے بیان میں

رباعی کی دو قسمیں ہیں (۱) رباعی مجرد (۲) رباعی مزید

رباعی مجرد

پہلا باب:۔ فَعْلَلَة جیسے بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً بکھیرنا۔

نشانی:۔ اصلی حروف کا چار ہونا ہے۔

باب فعللۃ پڑھانے کا طریقہ:

باب فعللۃ پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

بَعْثَرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فهو مُبَعْثِرٌ و بُعْثِرَ يُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً فذاك مُبَعْثَرٌ الامر منه بَعْثِرْ والنهي عنه لَاتُبَعْثِرْ و الظرف منه مُبَعْثَرٌ

مصدر سے ماضی بنانا:۔ فَعْلَلَةٌ میں مصدری زیادتی اس کے آخر میں گول تا ہے اس کو گرادو ماضی بن جائے گی جیسے بَعْثَرَةٌ سے بَعْثَرَ

مصادر

اَلْبَعْثَرَةُ	ہلا کر اٹھا کر نکالنا	اَلْكَبْكَبَةُ	اوندھا کرنا
اَلتَّرْجَمَةُ	زبان کی تفسیر کرنا۔ کسی شخص کے حالات بیان کرنا	اَلذَّبْذَبَةُ	ہوا میں لٹکی ہوئی چیز کا ادھر ادھر ہونا
اَلْوَسْوَسَةُ	دل میں خیال ڈالنا	اَلصَّيْطَرَةُ	لکھے ہوئے فیصلے کو نافذ کرنے کے لیے مقرر کرنا

اَلزَّخْزَحَةُ	دور کرنا	اَلْمَضْمَضَةُ	کلی کرنا
اَلْعَسْعَسَةُ	رات کا آنا یا جانا	اَلْغَرْغَرَةُ	منہ بھر کر کلی کرنا
اَلْحَصْحَصَةُ	ظاہر ہونا	اَلْقَلْقَلَةُ	ہلانا
اَلدَّمْدَمَةُ ۲	ہلاک کرنا	اَلسَّلْسَلَةُ	ایک دوسرے کے ساتھ ملانا
اَلزَّلْزَلَةُ	ہلانا	اَلزَّعْفَرَةُ	زعفران میں رنگنا و ملانا
اَلْفَرْقَعَةُ	انگلیاں چٹخانا	اَلْقَهْقَهَةُ	زور سے ہنسنا
اَلْوَلْوَلَةُ	چیخنا' واویلہ کرنا	اَلْعَسْكَرَةُ	لشکر تیار کرنا
اَلزَّخْرَفَةُ	آراستہ ہونا	اَلزَّنْدَقَةُ	منافق ہونا
اَلْقَنْطَرَةُ ۳	قنطاروں کا جمع ہونا یعنی مال زیادہ ہونا	اَلْبَخْتَرَةُ	مٹک کر چلنا
اَلدَّحْرَجَةُ	لڑھکانا	اَلزَّعْزَعَةُ	ہلانا
اَلْبَرْقَعَةُ	برقع اوڑھنا	اَلطَّمْأَنَةُ	جھکانا' ساکن کرنا

حواشی: ۱۔ البعثرة فان البعثر تتضمن معنی بعث و اثیر (امام راغب)۔ ۲۔ الدمدمة بلا واسطہ اور بواسطہ علی متعدی ہے جیسے دمدم علیهم ۔ ۳۔ القنطرة اقلُ القناطیر المقنطرةِ تسعةٌ لِان المرادَ تعدُّدُ جموعُ القناطیر (صاوی)

رباعی مزید باہمزہ وصل

پہلا باب:۔ اِفْعِلَّالٌ جیسے اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا رونگٹے کھڑے ہونا۔

نشانی:۔ اصلی حروف کا چار اور لام کلمے کا مشدد ہونا۔

باب اِفْعِلَّالٌ پڑھانے کا طریقہ:

باب افعلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

صرف صغیر

اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا فهو مُقْشَعِرٌّ الامر منه اَقْشَعَرَّ اِقْشَعِرِّ اِقْشَعْرِرْ والنهى عنه لاتَقْشَعِرَّ لاتَقْشَعِرِّ لاتَقْشَعْرِرْ والظرف منه مُقْشَعَرٌّ

مصادر

اَلْاِطْمِئْنَانُ	مطمئن ہونا، سکون و آرام سے ہونا	اَلْاِشْمِئْزَازُ	نفرت کرنا
اَلْاِضْمِحْلَالُ	گھٹنا، ختم ہونا		

دوسرا باب:۔ اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِبْرَنْشَقَ يَبْرَنْشِقُ اِبْرِنْشَاقًا خوش ہونا

نشانی: اصلی حروف کا چار ہونا اور عین کلمے کے بعد نون کا اضافہ۔

باب اِفْعِنْلَالٌ پڑھانے کا طریقہ:

باب افعنلال پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

تنبیہ: یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

مصادر

اَلْاِخْرِنْجَامُ	جمع ہونا	اَلْاِبْلِنْدَاحُ	بہت ناخوش ہونا
اَلْاِغْرِنْكَاسُ	بالوں کا سیاہ ہونا	اَلْاِسْلِنْطَاحُ	چت گرنا

رباعی مزید بے ہمزہ وصل

پہلا باب:۔تَفَعْلُلٌ جیسے تَبَعْثَر یَتَبَعْثَر تَبَعْثُراً بکھرنا

نشانی: اصلی حروف کا چار ہونا اور فاء کلمے سے پہلے تاء کا زائد ہونا۔

باب تَفَعْلُلٌ پڑھانے کا طریقہ:

بابِ تَفَعْلُلٌ پڑھانے سے پہلے باب افعال پڑھانے کا طریقہ تازہ دیکھ لیں۔

تنبیہ: یہ باب قلیل الاستعمال ہے۔

مصادر

اَلتَّدَحْرُجُ	لڑھکنا	اَلتَّذَنْدُقُ	بے دین ہونا
اَلتَّبَخْتُرُ	ناز سے چلنا	اَلتَّسَرْبُلُ	کرتا پہننا
اَلتَّبَرْقُعُ	برقع پہننا		

مضارع کی علامت پر پیش والے باب:۔

چار بابوں میں مضارع کی علامت پر ہمیشہ ضمہ آتا ہے: **اِفْعَالٌ ، تَفْعِيْلٌ ، مُفَاعَلَةٌ ، فَعْلَلَةٌ**

مضارع میں عین کلمے پر فتحہ والے باب:۔

جن بابوں کے شروع میں تا زائدہ ہے ان کے مضارع میں مجہول کی طرح معروف میں بھی آخر سے پہلے حرف پر فتحہ آتا ہے وہ یہ ہیں: **تَفَعُّلٌ ، تَفَاعُلٌ ، اِفَّعُّلٌ ، اِفَّاعُلٌ ، تَفَعْلُلٌ** ان کے علاوہ باقی تمام بابوں میں آخر سے پہلے حرف پر معروف میں کسرہ اور مجہول میں فتحہ آتا ہے۔

فصل (۴)

ملحق برباعی کا بیان

ملحق برباعی کے معنی یہ ہیں کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف رباعی کے اصلی حروف کے مقابلہ میں اس غرض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ رباعی کے مصدر ماضی، مضارع اور اس کے تمام مشتقات کے وزن پر ہوجائے نہ کہ ثلاثی مزید کے وزن پر۔ اور کسی معنی کی زیادتی کا فائدہ نہ دے۔

ملحق بہ بَعْثَرَ کے سات باب ہیں	ملحق بہ تَبَعْثَرَ کے سات باب ہیں
(۱) فَعْلَلَةٌ جَلْبَبَةٌ چادر اوڑھنا	(۱) تَفَعْلُلٌ تَجَلْبُبٌ چادر اوڑھنا
(۲) فَعْلَاةٌ قَلْسَاةٌ ٹوپی اوڑھنا	(۲) تَفَعْلٍ تَقَلْسٍ ٹوپی اوڑھنا
(۳) فَعْنَلَةٌ قَلْنَسَةٌ ٹوپی اوڑھنا	(۳) تَفَعْنُلٌ تَقَلْنُسٌ ٹوپی اوڑھنا
(۴) فَعْوَلَةٌ سَرْوَلَةٌ ازار پہننا	(۴) تَفَعْوُلٌ تَسَرْوُلٌ ازار پہننا
(۵) فَعْيَلَةٌ شَرْيَفَةٌ کھیتی کے بڑے ہوئے پتے کاٹنا	(۵) تَفَعْيُلٌ تَشَرْيُفٌ کھیتی کے بڑے ہوئے پتے کاٹنا
(۶) فَوْعَلَةٌ جَوْرَبَةٌ جراب پہننا	(۶) تَفَوْعُلٌ تَجَوْرُبٌ جراب پہننا
(۷) فَيْعَلَةٌ صَيْطَرَةٌ نگہبان مقرر ہونا	(۷) تَفَيْعُلٌ تَصَيْطُرٌ نگہبان مقرر ہونا

ملحق کے بابوں کے پڑھنے کا طریقہ:

پہلا باب لکھا تو ہے فَعْلَلَةٌ جَلْبَبَةٌ چادر اوڑھنا۔ لیکن اس لکھے ہوئے کو اس طرح پڑھیں گے فعللة جلببة جلبب یجلبب جلببةً چادر اوڑھنا۔ جلببةً کو منصوب اس لیے پڑھیں گے کہ مفعول مطلق ہے کیونکہ فعل جب بھی مصدر آئے مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ کے دو باب ہیں:

(۱) اِفْعِنْلَالٌ اِقْعِنْسَاسٌ بہت کبڑا ہونا (۲) اِفْعِنْلَاءٌ اِسْلِنْقَاءٌ چت لیٹنا

الحاق کا فائدہ لفظی ہے وہ یہ کہ اس سے شعر میں سجع اور قافیہ درست آتا ہے معنی میں فرق نہیں آتا جو معنی قَعَسَ کے ہیں وہی اِقْعَنْسَسَ کے بھی ہیں۔

کبھی الحاق سے بالکل نئے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسے کَوْثَرَ کے معنی کثُر سے مغایر ہیں کبھی اس کا اصل یعنی مجرد مستعمل بھی نہیں ہوتا۔ جیسے کَوْکَبٌ و زَیْنَبُ ان کا اصل کَکَبٌ و زَنَبٌ مستعمل نہیں ہے۔

﴿خلاصہ﴾

ہر فعل کی نو قسمیں ہیں:۔

(۱):۔ **ثلاثی مجرد**۔ اس کے چھ باب ہیں۔

(۱) نَصَرَ يَنْصُرُ نَصراً (۲) ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْباً (۳) سَمِعَ يَسْمَعُ (۴) فَتَحَ يَفْتَحُ (۵) كَرُمَ يَكْرُمُ (۶) حَسِبَ يَحْسِبُ اور فَضِلَ يَفْضُلُ میں تداخل ہے یعنی اس کی ماضی سمع سے اور مضارع نصر سے ہے۔

(۲):۔ **ثلاثی مزید بے ہمزہ وصل**: اس کے پانچ باب ہیں:

(۱) اِفْعَالٌ (۲) تَفْعِيْلٌ (۳) مُفَاعَلَةٌ (۴) تَفَعُّلٌ (۵) تَفَاعُلٌ

(۳):۔ **ثلاثی مزید باہمزہ وصل** اس کے نو باب ہیں:۔

(۱) اِفْتِعَالٌ (۲) اِسْتِفْعَالٌ (۳) اِنْفِعَالٌ (۴) اِفْعِلَّالٌ (۵) اِفْعِيْلَالٌ (۶) اِفَّاعُلٌ (۷) اِفَّعُّلٌ (۸) اِفْعِيْعَالٌ (۹) اِفْعِوَّالٌ

(۴):۔ رباعی مجرد: اس کا صرف ایک باب ہی۔ فَعْلَلَۃٌ

(۵):۔ رباعی مزید بے ہمزہ وصل: س کا صرف ایک باب ہے۔ تَفَعْلُلٌ۔

(۶):۔ رباعی مزید باہمزہ وصل: اس کے دو باب ہیں۔

(۱) اِفْعِلَّالٌ (۲) اِفْعِنْلَالٌ

(۷):۔ ملحق بہ فَعْلَلَۃٌ اس کے سات باب ہیں۔

(۸):۔ ملحق بہ تَفَعْلَلٌ اس کے سات باب ہیں۔

(۹):۔ ملحق بہ اِفْعِنْلَالٌ اس کے دو باب ہیں۔

﴿ فَضَلَ یَفْضُلُ سَمِعَ وَ نَصَرَ دونوں سے آتا ہے (قاموس) ﴾

☆دوسرا حصہ ختم ہوا☆

حصہ سوم

ہفت اقسام (یعنی سات قسمیں)

(۱) :صحیح...... (۲) :مہموز...... (۳) :مثال...... (۴) :اجوف......

(۵) :ناقص...... (۶) لفیف...... (۷) :مضاعف......

اس کے بعد تین اصطلاحات اور ہیں۔

(۱):اعلال یا تعلیل (۲):تخفیف (۳):ادغام

۱۔صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے کوئی حرف نہ ہمزہ ہو نہ حرف علت اور نہ عین و لام کلمے کی جگہ کوئی حرف دوبار آ رہا ہو جیسے ضَرَبَ اِسْتَنْصَرَ وغیرہ

۲۔مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے کوئی ایک حرف ہمزہ ہو۔

اس کی تین قسمیں ہیں

(۱)۔مہموز الفاء جس کا فاف کلمہ ہمزہ ہو جیسے اَمَرَ

(۲)۔مہموز العین جس کا عین کلمہ ہمزہ ہو جیسے سَأَل

(۳)۔مہموز اللام جس کا لام کلمہ ہمزہ ہو جیسے قَرَأَ

۳۔مثال یا معتل الفاء: وہ کلمہ ہے جس کا فاء کلمہ حرف علت ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)۔ مثال واوی جس کا فاء کلمہ واؤ ہو جیسے وَعَدَ یَعِدُ

(۲)۔مثال یائی جس کا فاء کلمہ یاء ہو جیسے یَسَرَ یَیْسَرُ

۴۔اجوف یا معتل العین: وہ کلمہ ہے جس کا عین کلمہ حرف علت ہو

اس کی بھی دو قسمیں ہیں

(۱)۔اجوف واوی جس کا عین کلمہ واؤ ہو جیسے قَالَ جو اصل میں قَوَلَ تھا

(۲)۔یائی جس کا عین کلمہ یاء ہو جیسے بَاعَ جو اصل میں بَیَعَ تھا۔

۵۔ناقص یا معتل اللام: وہ کلمہ ہے جس کا لام کلمہ حرف علت ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں

(۱)۔ناقص واوی جس کا لام کلمہ واؤ ہو جیسے دَعَا جو اصل میں دَعَوَ تھا

(۲)۔ناقص یائی۔جس کا لام کلمہ یاء ہو جیسے رَمٰی جو اصل میں رَمَیَ تھا۔

۶۔مضاعف: وہ کلمہ ہے جس کے عین اور لام دونوں میں ایک ہی حرف دو بار آرہا ہو۔ جیسے مَدَّ جو اصل کی رو سے مَدَدَ تھا۔

۷۔لفیف: وہ کلمہ ہے جس میں حرف علت دو ہوں اس کی دو قسمیں ہیں

(۱)لفیف مقرون۔ جس کا عین اور لام کلمہ حرفِ علت ہو جیسے طَوٰی یَطْوِیْ

(۲)لفیف مفروق۔جس کا فاء اور لام کلمہ حرف علت ہو جیسے وَقٰی

لفیف کو الگ کوئی قسم نہیں قرار دیا گیا ہے۔کیونکہ لفیف مقرون میں ناقص کے قاعدے جاری ہوتے ہیں اس لیے وہ ناقص سے کوئی جدا قسم نہیں ہے۔اور لفیف مفروق میں ناقص کے قاعدوں کے ساتھ مثال کے قاعدے بھی جاری ہوتے ہیں اس لیے وہ مثال سے کوئی جدا قسم نہیں ہے۔

۱۔تخفیف: وہ تبدیلی جو ہمزہ میں ہوتی ہے اس کی دو صورتیں ہیں

(۱)ہمزے کا خود گر جانا جیسے سَلْ مُرْ

(۲)اس کا کسی حرف سے بدل جانا جیسے اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَاناً

۲۔اعلال یا تعلیل: وہ تبدیلی جو حرف علت میں ہوتی ہے اس کی تین صورتیں ہیں

(۱)۔خود حرف علت کا گر جانا جیسے وَعَدَ یَعِدُ

(۲)۔اس کی حرکت کا گر جانا جیسے یَقْوُلُ سے یَقُوْلُ

(۳)۔اس کا دوسرے حرف سے بدل جانا جیسے رَمَیَ سے رَمٰی

۳۔ادغام: ۱۔ ایک قسم کے دو حرفوں میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دینا اور

دونوں سے تشدید والا ایک حرف بنالینا جیسے مَدَدَ سے مَدَّ

﴿حواشی:۔ا اَدْغَمْتُ الثِّيَابَ فِي الْوِعَاءِ (نوادر)﴾

تنبیہ: تخفیف واعلال کے اجتماع کے وقت ترجیح اعلال وادغام کو ہوتی ہے۔

فصل ا۔مہموز

مہموز ان پندرہ بابوں سے آتا ہے

۱. نصر : اَمَرَ يَأْمُرُ اَمْراً حکم کرنا

۲. ضرب : اَسَرَ يَأْسِرُ اَسْراً قید کرنا ، زَأَرَ يَزْئِرُ زَئِيْراً شیر کا دھاڑنا

۳. سمع : اَمِنَ يَأْمَنُ اَمْناً بے خوف ہونا ، سَئِمَ يَسْئَمُ سَأْماً اکتاجانا

۴. فتح : سَأَلَ يَسْئَلُ سُؤَالًا سوال کرنا ، قَرَأَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً پڑھنا

۵. کرم : رَؤُفَ يَرْؤُفُ رَأْفَةً مہربان ہونا، اَمُرَ يَأْمُرُ اِمَارَةً امیر ہونا

۶. افعال : اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَاناً ایمان لانا

۷. تفعیل : اَثَّرَ يُؤَثِّرُ تَأْثِيْراً نشان چھوڑنا

۸. مفاعلة : اٰخَذَ يُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةً گرفت کرنا

۹. تفعّل : تَأَخَّرَ يَتَأَخَّرُ تَأَخُّراً پیچھے رہنا

۱۰. تفاعل : تَدَارَأَ يَتَدَارَأُ تَدَارُؤًا جھگڑا کرنا

۱۱. افتعال : اِيْتَمَنَ يَأْتَمِنُ اِيْتِمَاناً امین بنانا

۱۲. استفعال: اِسْتَأْمَنَ يَسْتَأْمِنُ اِسْتِئْمَاناً امن چاہنا

۱۳. افعلال : اِشْمَأَزَّ يَشْمَئِزُّ اِشْمِئْزَازاً نفرت کرنا

۱۴. افّاعل : اِدَّارَأَ يَدَّارَأُ اِدَّارُؤًا ایک دوسرے پر جرم لگانا

۱۵. تفعلل : تَلَأْلَأَ يَتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤًا چمکنا

برائے استاد:

مہموز پورے کا پورا ان پندرہ ابواب میں آ گیا اس لیے استاد کو چاہیے کہ ان پندرہ ابواب کو زبانی یاد کرائے اور ان ہی سے صرف صغیر اور صرف کبیر کرائے جیسا کہ باب افعال میں پڑھانے کا طریقہ لکھا ہے پھر یاد کرنے کے بعد استاد اس طرح پوچھے۔

(۱) بتاؤ مہموز کتنے بابوں سے آتا ہے؟ جواب: پندرہ ابواب سے

(۲) وہ پندرہ باب کون کون سے ہیں؟ جواب میں طالب علم یہ پندرہ باب بعینہٖ سنا دے

(۳) مہموز ضرب سے بتاؤ؟ جواب: اَسَرَ یَأسِرُ اَسرًا قید کرنا

(۴) مہموز مفاعلۃ سے بتاؤ؟ جواب اٰخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَۃً گرفت کرنا۔

اسی طرح درمیان درمیان سے باب پوچھے

(۵) مہموز کا بیان ختم ہونے تک یہ پندرہ باب طالب علم ایک مرتبہ روزانہ سبق شروع ہونے سے پہلے دھرائے جس پر ایک دو منٹ لگ جاتے ہیں۔ مگر فائدہ اس کا بہت زیادہ ہے۔ استاذ روزانہ پوچھے۔

مہموز کے چھ قاعدے

قاعدہ (۱)

سکون والے یا فتحہ والے ہمزہ کا فتحہ کے بعد الف سے کسرے کے بعد یاء سے ضمے کے بعد واؤ سے بدلنا جائز ہے نہ کہ واجب جیسے رَأْسٌ. اِسْتِئْمَانًا یُؤْمِنُ اِقْرَأْ لَمْ یَقْرَأْ سَأَلَ رِئَاءً هُزُوًا سُؤَالٌ قُرِئَ لیکن فتحہ کے بعد فتحہ والے ہمزہ (سَئَلَ وغیرہ) میں ابدال کے بجائے تحقیق یا تسہیل بین بین اولیٰ ہے۔

فتحہ چونکہ اخف الحرکات ہے اس لیے اس کو سکون کے مثل قرار دیا گیا۔ جیسے ہمزہ میں جو تبدیلی سکون کے ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے وہی تبدیلی فتحہ کے بعد ہونے سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے هُزْؤٌ هُزُؤٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ اور اس ہمزہ کو ہمزۂ منفردہ کہتے ہیں۔

قاعدہ (۲)

جب دو ہمزہ اس طرح جمع ہو جائیں کہ ان میں سے پہلا حرکت والا اور دوسرا ساکن ہو تو وہاں دوسرے ہمزے کا فتحہ کے بعد الف سے کسرے کے بعد یاء سے ضمہ کے بعد واؤ سے بدلنا

واجب ہے اور ایسے ہمزہ کو ہمزہ مجتمعہ کہتے ہیں۔
ہمزہ مجتمعہ میں دوسرا ہمزہ ہمیشہ فاء کلمہ ہوتا ہے کیونکہ ہمزہ مجتمعہ مہموز الفاء میں آتا ہے۔اور پہلا ان چار میں سے کوئی ایک ہوتا ہے۔
(۱) متکلم کا ہمزہ جیسے اَءْخُذُ اُؤْمِنُ. (۲) اَفعل التفضیل کا ہمزہ جیسے اَءْخَذُ
(۳) افعال کا ہمزہ اٰمَنَ اِیْمَانًا. اٰمِنْ (۴) ہمزہ وصلی اِئْتِ سے اِیْتِ. اِئْتَمَرَ سے اِیْتَمَرَ. اِیْتِمَاراً .اِیْتَمِرْ.اُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ.اِئْمَنْ سے اِیْمَنْ لیکن اگر ما قبل سے ملنے کے سبب ہمزہ وصلی حذف ہوجائے تو پھر ایک ہمزہ رہ جاتا ہے اور اس میں ہمزہ منفردہ کا جوازی قاعدہ نمبر ا جاری ہوتا ہے جیسے اِیْتِ سے فَأْتِ. اِیْتَمِرُوْا سے وَ أْتَمِرُوْا. اُوْتُمِنَ سے اَلَّذِی اؤْتُمِنَ
فائدہ: مہموز میں سے صرف اَخَذَ اور اَکَلَ کے امر حاضر میں عام قاعدے کے خلاف فاء کلمے کا ہمزہ اور ہمزہ وصلی دونوں گر جاتے ہیں جیسے اُؤْخُذْ کے بجائے خُذْ اور اُؤْکُلْ کے بجائے کُلْ اور اَمَرَ کے امر حاضر میں فاء کلمے کا ہمزہ واو اور فاء کے ساتھ ثابت رہتا ہے جیسے وَأْمُرْ فَأْمُرْ اور ان کے بغیر گر جاتا ہے جیسے مُرْ۔

قاعدہ (۳)

ہمزہ مجتمعہ میں اگر دونوں ہمزہ حرکت والے ہوں تو ان کی چار صورتیں ہیں
(۱) دونوں میں سے کسی ایک پر یا دونوں پر کسرہ ہو اور یہ دونوں کلمے کے اخیر میں ہوں اس صورت میں دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے جَاءِ یٌ سے جَاءِ یٌ اور پھر رَامٍ کے قاعدے سے جَاءٍ
(۲) اسی قسم کے دو ہمزے اگر کلمے کے اخیر میں نہ ہوں تو اس صورت میں دوسرے ہمزے کا یاء سے بدلنا جائز ہے جیسے اَئِمَّۃٌ سے اَیِمَّۃٌ
(۳) اگر ان دونوں میں سے کسی پر بھی کسرہ نہ ہو پھر اگر وہ دونوں ایک ہی کلمے میں ہوں۔ تو اس صورت میں دوسرے ہمزے کا واو سے بدلنا واجب ہے جیسے اَءْدِمُ سے اَوَادِمُ. اُؤَمِّلُ سے اُوَمِّلُ اور اگر دو کلموں میں ہو تو پھر دوسرے کا واو سے بدلنا جائز ہے جیسے اَءَ نْتُمْ سے اَوَ نْتُمْ ہمزہ استفہام الگ کلمہ ہے

(۴) پہلا ہمزہ استفہامیہ اور دوسرا وصلیہ ہو۔اس صورت میں ہمزہ وصلیہ اگر کسرے والا ہو تو وہ گر جاتا ہے۔جیسے اِسْتَکْبَرْتَ اور اگر فتحہ والا ہو جو اَلْ تعریفی میں ہوتا ہے تو وہ الف سے بدل جاتا ہے جیسے أَأَلرَّجُلُ سے آلرَّجُلُ..أَأَللّٰهُ سے آللّٰهُ..أَأَلْئٰنَ سے آلْئٰنَ..أَأَلذَّكَرَيْنِ سے ءٓ الذَّكَرَيْنِ یہی عمدہ اور مشہور تر ہے اور اس کا حذف درست نہیں کیونکہ اس صورت میں استفہام کے ہمزہ کا وصلی ہمزہ کے ساتھ التباس لازم آتا ہے۔جیسے أَالرَّجُلُ کو االرَّجُلُ پڑھا جائے بخلاف کسرے والے ہمزہ کے ہاں اس میں ایک دوسری وجہ بھی ہے وہ تسہیل بین بین ہے ۔

قاعدہ (۴)

مفاعل والی جمع کے الف کے بعد ہمزہ ہو اور اس کے بعد یاء ہو تو ہمزہ کو فتحے والی یاء سے بدل لیتے ہیں اور اس کے بعد والی یاء کو الف سے جیسے خَطَاءِ یُ سے خَطَایَا.

خَطَایَا خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے اصل میں خَطَایِئُ تھا پھر بَائِعٌ کے قاعدے سے خَطَائِئُ ہو گیا پھر جاء کے قاعدے سے خَطَاءِ ی ہو گیا پھر اسی قاعدہ نمبر ۴ سے خَطَایَا ہو گیا۔مفاعل سے مراد مفاعل کا وزن صوری ہے

قاعدہ (۵)

حرکت والا ہمزہ منفردہ صحیح ساکن کے بعد ہو (یعنی سکون والے واو اور یاء کے علاوہ کسی حرف کے بعد ہو) تو اس میں نقل اور حذف جائز ہے یعنی ہمزے کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دے کر ہمزے کو گرا دیتے ہیں خواہ ایک کلمہ میں ہو۔جیسے یَسْئَلُ سے یَسَلُ یَزْءِرُ سے یَزِرُ یَزْءُفُ سے یَرُفُ . یا دو میں جیسے قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ افْلَحَ

لیکن رَأیٰ کے مضارع میں اور اس سے بننے والے تمام افعال میں یہ نقل و حذف واجب ہے جیسے یَرْءَیُ سے یَرَیُ . پھر یَرَیُ سے یَرٰی

رہے رَأیٰ سے اسماء مشتقہ اسم مفعول،اسم ظرف،اسم آلہ،اسم تفضیل سو ان میں یہ نقل و حذف جائز ہے جیسے مَرْءِیٌّ/ مَرِیٌّ . مَرْءَی /مَرَیً. مِرْءَی /مِرَیً. اَرْءَی /اَرَیٰ.

قاعدہ (۶)

حرکت والا ہمزہ سکون والے زائد واوٗ یاء کے بعد ہو تو اس میں دو وجوہ ہیں

(۱) تحقیق (۲) اس ہمزہ کو یاء کی بعد یاء سے اور واوٗ کے بعد واوٗ سے بدلنا اور پھر پہلی یاء کا دوسری

یاء میں اور پہلے واؤ کا دوسرے واؤ میں ادغام کرنا جیسے فَأس کی تصغیر اُفَیْئِسٌ سے اُفَیْسٌ.
خَطِیْأَۃٌ/خَطِیَّۃٌ . بَرِیْأَۃٌ / بَرِیَّۃٌ . ذُرِیْأَۃٌ / ذُرِیَّۃٌ اور مَقْرُوْءَ ۃٌ / مَقْرُوَّۃٌ.

فائدہ:۔ اصل کی رو سے اَللّٰہ اَلْاِلٰہ تھا پھر دوسرا ہمزہ تخفیف کی غرض سے حذف ہوگیا اور اس کے عوض میں ال کو کلمے کے لازم جزء کی طرح بنا دیا پھر لام ساکن کا دوسرے لام میں ادغام کردیا اَللّٰہ ہوگیا اسی طرح اصل کی رو سے نَاسٌ اُنَاسٌ تھا پھر تخفیف کی بناء پر ہمزہ کو حذف کردیا نَاسٌ ہوگیا اور مَاءٌ کی اصل مَاہٌ تھی ھا کو ہمزہ سے بدل دیا مَاءٌ ہوگیا۔ اس لئے مَاءٌ کی جمع میاہ ہے جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ

ہمزہ لکھنے کا طریقہ

(۱) کلمے کے شروع والا ہمزہ ہمیشہ الف کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے اٰمَنَ. بِاِیْمَان .اُوْتِیَ

(۲) کلمے کے درمیان والا ہمزہ مضموم ہو یا مکسور ہمیشہ اپنی حرکت کے موافق واؤ اور یاء کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے یَرْؤُفُ بَائِعٌ لَؤُمَ . سَئِمَ

اگر ساکن یا مفتوح ہو تو اس کو پہلے حرف کی حرکت کے موافق الف، واؤ اور یاء کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے یَأْتِیَ ، یُؤْمِنُ ، بِئْرٌ اور سَأَلَ ، فِئَۃٌ ، مُؤَثِّرٌ اگر مفتوح سے پہلے حرکت نہ ہو تو پھر اس کو الف کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے یَسْأَلُ اور بعض اس کو بے صورت لکھتے ہیں جیسے یَسْئَلُ خَطِیْئَۃٌ

(۳) ہمزہ کلمے کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرکت ہو تو اس کو پہلے حرکت کے موافق الف و یاء کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے قَرَأَ . قُرِئَ . تَدَارَءُوْا . یَمْلَأُ . ھَیِّئْ . لَمْ یَقْرَاْ . لَمْ یُقْرِئْ اور اگر اس سے پہلے سکون ہو تو بے صورت ہوتا ہے جیسے اَلْخَبْءُ . بِالْمَرْءِ . جَاءَ . وَطْءَ اس کے علاوہ بھی تین حالتوں میں تماثل کی بناء پر بے صورت ہوتا ہے۔

(۱) ہمزہ بشکل الف ہو اور اس کے بعد الف ہو جیسے مَاٰرِبُ

(۲) ہمزہ بشکل یاء کے بعد یاء ہو جیسے مُتَّکِئِیْنَ

(۳) ہمزہ بشکل واؤ کے بعد واؤ ہو جیسے لِیُطْفِئُوْا . لَا یَئُوْدُہٗ .

تماثل فی الرسم:

رسم قرآن کے علماء کی اصطلاح میں تماثل فی الرسم یہ ہے کہ دو حرفوں کی حقیقت الگ الگ ہو پھر دونوں کے لکھنے کی شکل کسی کلمے میں ایک ہو جائے جیسے ہمزہ اور الف دو الگ الگ حرف

ہیں لیکن مآرب. میں دونوں کے لکھنے کی شکل ایک ہوگئی ہے اور ہمزہ اور یاء الگ الگ حرف ہیں لیکن مُتَّکِئِیْنَ. میں دونوں کے لکھنے کی شکل ایک ہوگئی ہے اور ہمزہ اور واو دو الگ الگ حرف ہیں لیکن دونوں کے لکھنے کی شکل لِیُطْفِؤُا. میں ایک ہوگئی ہے ایسی حالت میں تماثل فی الرسم چونکہ جائز نہیں ہے اس لیے ایک حرف کے لکھنے کی شکل کو ختم کر دیتے ہیں پھر اس کو بے صورت کہتے ہیں۔

ہمزہ کا بے صورت ہونا:

ہمزہ کے لیے چونکہ لکھنے کی اپنی کوئی صورت نہیں ہے اس لیے اس کو کہیں الف اور کہیں ی اور کہیں واو کی شکل میں لکھتے ہیں پس ہمزہ لکھنے کی تین شکلیں ہیں الف، و، ی۔ جیسے بَأْسٌ یُؤْمِنُ یَئِسُ اور کہیں ان تینوں میں سے کسی ایک کی شکل میں بھی نہیں ہوتا جیسے جَاءَ ایسے ہمزہ کو ہمزہ بے صورت کہتے ہیں اور جاء میں جو عین کا سرا نظر آرہا ہے یہ ہمزہ کے لکھنے کی شکل نہیں ہے بلکہ یہ لفظ علامۃ سے مخفف ہے۔ یعنی اس میں سے صرف عین کا سرا لے لیا ہے اور ہمزہ کو ظاہر کرنے کے لیے عین کا سرا استعمال کرتے ہیں چنانچہ عین کا سرا واؤ یا الف پر بھی ڈالتے ہیں اور اس کو ہمزہ بشکل الف بشکل یاء یا بشکل واوَ کہتے ہیں اور جہاں ان تینوں سے خالی جگہ ہو وہاں پر بھی عین کا سرا ڈالتے ہیں پس عین کا سرا (ء) ہمزہ کی صورت نہیں ہے۔ اب جہاں ہمزہ واوَ الف اور یاء کسی کی شکل پر نہ ہو اس کو ہمزہ بے صورت کہتے ہیں۔

صرف صغیر

نصر: . اَمَرَ یَأْمُرُ اَمْراً فهو اٰمِرٌ واُمِرَ یُؤْمَرُ اَمْرًا فذاک مَأْمُوْرٌ والامر منه مُرْ والنهی عنه لَاتَأْمُرْ والظرف منه مَأْمَرٌ والاٰلة منه مِئْمَرٌ مِئْمَرَةٌ مِئْمَارٌ افعل التفضیل المذکر منه اٰمَرُ والمؤنث منه اُمْرٰی

ماضی مضارع امر نہی وغیرہ کی صرف کبیر اور نون ثقیلہ لگانے کا طریقہ مہموز کا بھی وہی ہے جو صحیح میں بیان ہو چکا ہے۔

اٰمُرٌ کی جمع مکسر اٰوَامِرُ اصل میں اَءَ امِرُ تھا دوسرا ہمزہ اٰوَادِمُ کے قاعدے کے سبب

واؤ ہو گیا ہے

ضرب:. اَسَرَ یَاْسِرُ اَسْرًا فهو اٰسِرٌ واُسِرَ یُؤْسَرُ اَسْرًا فذاک مَاْسُوْرٌ الامر منه اِیْسِرْ والنهی عنه لَاتَاْسِرْ والظرف منه مَاْسِرٌ والالة منه مِئْسَرٌ افعل التفضیل المذکر منه اٰسَرُ والمؤنث منه اُسْرٰی

اِیْسِرْ اِئْسِرْ تھا اِیْمَانٌ کے قاعدے سے دوسرا ہمزہ ی ہو گیا۔

سمع:. اَمِنَ یَاْمَنُ اَمْنًا فهو اٰمِنٌ واُمِنَ یُؤْمَنُ اَمْنًا فذاک مَاْمُوْنٌ الامر منه اِیْمَنْ والنهی عنه لَاتَاْمَنْ

فتح:. سَاَلَ یَسْئَلُ سُؤَالاً فهو سَائِلٌ وسُئِلَ یُسْاَلُ سُؤَالًا فذاک مَسْئُوْلٌ الامر منه اِسْئَلْ و سَلْ والنهی عنه لَاتَسْئَلْ

قَرَاَ یَقْرَاُ قِرَاءَةً فهو قَارِئٌ وقُرِئَ یُقْرَاُ قِرَاءَةً فذاک مَقْرُوْءٌ الامر منه اِقْرَاْ والنهی لَاتَقْرَاْ

کرم:. رَؤُفَ یَرْؤُفُ رَاْفَةً فهو رَءُوْفٌ الامر منه اُرْؤُفْ والنهی عنه لَاتَرْؤُفْ

اَمُرَ یَاْمُرُ اِمَارَةً فهو اَمِیْرٌ الامرمنه اُوْمُرْ والنهی عنه لَاتَاْمُرْ

افعال:. اٰمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا فهو مُؤْمِنٌ واُوْمِنَ یُؤْمَنُ اِیْمَانًا فذاک مُؤْمَنٌ الامر منه اٰمِنْ والنهی عنه لَاتُؤْمِنْ

تفعیل:. اَثَّرَ یُؤَثِّرُ تَاْثِیْرًا فهو مُؤَثِّرٌ واُثِّرَ یُؤَثَّرُ تَاْثِیْرًا فذاک مُؤَثَّرٌ الامر منه اَثِّرْ والنهی عنه لَاتُؤَثِّرْ. اُوَثِّرُ واحد متکلم اُؤَثِّرُ تھا اُوَمِّلُ کے قاعدے سے ہمزہ واؤ ہو گیا۔

مفاعلة:. اٰخَذَ یُؤَاخِذُ مُؤَاخَذَةً فهو مُؤَاخِذٌ واُوْخِذَ یُؤَاخَذُ مُؤَاخَذَةً فذاک مُؤَاخَذٌ الامر منه اٰخِذْ والنهی عنه لَاتُؤَاخِذْ

تفعل:. تَاَخَّرَ یَتَاَخَّرُ تَاَخُّرًا فهو مُتَاَخِّرٌ وتُؤُخِّرَ یُتَاَخَّرُ تَاَخُّرًا فذاک مُتَاَخَّرٌ الامر منه تَاَخَّرْ والنهی عنه لَاتَتَاَخَّرْ

تفاعل: . تَدَارَأَ يَتَدَارَأُ تَدَارُؤٌ فهو مُتَدَارِئٌ وتُدُورِئَ يُتَدَارَأُ تَدَارُؤًا فذاك مُتَدَارَأٌ الامر منه تَدَارَأْ والنهي عنه لَاتَتَدَارَأْ

افتعال : . اِيْتَمَنَ يَأْتَمِنُ اِيْتِمَانًا فهو مُؤْتَمِنٌ واُوْتُمِنَ يُؤْتَمَنُ اِيْتِمَانًا فذاك مُؤْتَمَنٌ الامر منه اِيْتَمِنْ والنهي عنه لَاتَأْتَمِنْ

اِيْتَمَنَ اِيْتِمَانًا اِيْتَمِنْ . اِئْتَمَنَ اِئْيِتِمَانًا اِئْتَمِنْ تھے اَمَنَ کے قاعدے سے ہمزہ یاء سے بدل گیا اُوْتُمِنَ اُؤْتُمِنَ تھا ہمزہ واؤ سے بدل گیا۔

استفعال: اِسْتَأْمَنَ يَسْتَأْمِنُ اِسْتِئْمَاناً فهو مُسْتَأْمِنٌ واُسْتُؤْمِنَ يُسْتَأْمَنُ اِسْتِئْمَاناً فذاك مُسْتَأْمَنٌ الامر منه اِسْتَأْمِنْ والنهي عنه لَاتَسْتَأْمِنْ

افعلال: اِشْمَأَزَّ يَشْمَئِزُّ اِشْمِئْزَازًا فهو مُشْمَئِزٌّ الامر منه اِشْمَئِزَّ اِشْمَئِزِّ اِشْمَأْزِزْ والنهي عنه لَاتَشْمَئِزَّ لَاتَشْمَئِزِّ لَاتَشْمَأْزِزْ

افاعل : اِدَّارَأَ يَدَّارَأُ اِدَّارُؤًا فهو مُدَّارِئٌ واُدُّورِئَ يُدَّارَأُ اِدَّارُؤًا فذاك مُدَّارَأٌ الامر منه اِدَّارَأْ والنهي عنه لَاتَدَّارَأْ

تفعلل: تَلَأْلَأَ يَتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤًا فهو مُتَلَأْلِئٌ وتُلُؤْلِئَ يُتَلَأْلَأُ تَلَأْلُؤًا فذاك مُتَلَأْلَأٌ الامر منه تَلَأْلَأْ والنهي لَاتَتَلَأْلَأْ

پورا صیغہ بتانے کا طریقہ:

ہفت اقسام تک پہنچنے کے بعد طالب علم کے سامنے سب مباحث آجاتے ہیں۔ اس لیے اب صیغہ بتانے میں ترجمہ کے بعد سب مباحث صیغہ، فعل، باب تین اقسام، چار اقسام، ہفت اقسام کو بیان کرے مثلاً

اُمِنَ ، امن میں کیا گیا وہ ایک مرد صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول مثبت باب سمع تین اقسام میں سے فعل چار اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہفت اقسام میں سے مہموز الفاء

اُوْمِنَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول باب افعال

اُوْمِنُ ایمان لاتا ہوں صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معروف مثبت باب افعال

اُوْمَنُ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مجہول باب افعال

مہموز کے مصادر پڑھانے طریقہ:

مہموز کے مصادر پڑھانے کا طریقہ وہی ہے جو پیچھے مجرد اور مزید کے بابوں میں بتایا گیا ہے۔
ہفت اقسام کے مصادر لکھنے میں کسی باب کی تخصیص نہیں بلکہ وہ مادہ جتنے بابوں سے آتا ہے وہ سب لکھ دیے ہیں جہاں مصدر میں کوئی تخفیف یا تعلیل کا قاعدہ پایا جائے وہاں مصدر کا اصل بتا کر طلباء سے تخفیف بھی کرائی جائے اور تجزیہ میں بھی اس کا لحاظ کیا جائے جیسے اَلْاِیْتِمَارُ اصل میں اَلْاِئْتِمَارُ تھا ہمزہ مجتمعہ کسرے کے بعد آیا اس لیے اس کو وجوباً یاء سے بدل دیا اب اس کا تجزیہ یہ ہے کہ طالب یوں کہے اِیْتَمَرَ یَأْتَمِرُ اِیْتِمَاراً مشورہ کرنا ترجمہ کے بعد تجزیہ شروع کرے اس طرح ایک ایک حرف پر بالترتیب انگلی رکھے اور کہے کہ الف لام تعریف کے لیے ہے۔ ہمزہ مکسور اور تاء باب افتعال کی زیادتی ہے۔
ہمزہ سے بدلی ہوئی
ی،م،ر اصلی حرف ہیں
تجزیہ کرنے کے وقت ہمزہ مکسور کے بعد تاء کا نمبر ہے نہ کہ ی کا کیونکہ ہمزہ اور ت باب افتعال کی زیاتی ہے۔
اسی طریقے سے آگے مثال اجوف اور ناقص کے مصادر پڑھائیں۔

مصادر

اَلْاَمْرُ (ن)	کسی کام کرنے کو کہنا	اَلتَّأَثُّرُ	اثر قبول کرنا
اَلْاِیْتِمَارُ	مشورہ کرنا	اَلْاَخْذُ (ن)	ہاتھ میں لینا۔ پکڑنا
اَلْاَمْرُ (س)	بڑا اور کثیر ہونا	اَلْمُؤَاخَذَةُ	پکڑ کر باز پرس کرنا
اَلْاِمَارَةُ (ک)	امیر ہونا، حاکم ہونا	اَلْاُخْرُ، اَلتَّأَخُّرُ (ن)	پیچھے ہونا
اَلْاَمْنُ وَالْاَمَانُ (س)	بے خوف ہونا، کسی پر اعتماد کرنا	اَلتَّاخِیْرُ	پیچھے کرنا
اَلْاَمَانَةُ (ک)	امین وقابل اعتماد ہونا	اَلدَّرْءُ (ف)	دفع کرنا۔ دور کرنا
اَلْاِیْتِمَانُ	کسی کو کسی چیز پر امین بنانا	اَلتَّدَارُؤُ (ف)	ایک دوسرے کو دفع کرنا

اَلْاِیْمَانُ	اعتماد کر کے تصدیق کرنا	اَلْاِفْکُ (ض)	سچ سے پھرنا۔جھوٹا ہونا
اَلْاِسْتِئْمَانُ	امن چاہنا	اَلْاِئْتِفَاکُ	پھر جانا۔الٹنا
اَلتَّأْمِیْنُ	کسی کو کسی چیز پر امین بنانا،کہنا	اَلْاِذْنُ (س)	کان لگا کر سننا،علم ہونا ،اجازت دینا
اَلْاِقْرَاءُ	پڑھانا	اَلْاِیْذَانُ	علم کروانا۔بتانا
اَلْاَثْرُ (ض،ن)	اثر کرنا،کسی کے اثر پر چلنا حدیث نقل کرنا	اَلتَّاذِیْنُ اَلْاِسْتِئْذَانُ	نماز کے لیے اعلام کرنا اجازت چاہنا
اَلتَّاثِیْرُ	کسی چیز میں اثر یعنی نشان چھوڑنا	اَلْاِیْثَارُ	مقدم کرنا

﴿التدارُؤ۔یعنی ہر ایک جرم کو اپنے سے ہٹا کر دوسرے پر لگائے﴾

فصل (۲)

مثال یا معتل الفاء

مثال کے باب پڑھانے کا طریقہ:

(۱) مثال کے بارہ بابوں کو پہلے ناظرہ پڑھا دیں پھر ہر باب سے ہر فعل کے ماضی مضارع کے صیغے اور ان کا ترجمہ وغیرہ دیکھ دیکھ کر یاد کرائے

(۲) نمبر ایک کام کرنے کے بعد مثال کے بارہ ابواب زبانی یاد کروائے جائیں اور ہر باب کے ساتھ پہلا مصدر ماضی مضارع کے ساتھ بطور مثال یاد کرے۔ جیسے طالب علم یوں کہے۔

مثال بارہ بابوں سے آتا ہے۔ باب ضرب جیسے وَعَدَ یَعِدُ وَعْداً وعدہ کرنا

باب سمع جیسے وَسِعَ یَسَعُ وَسْعاً سمالینا

بالکل ٹھیک اسی طرح انہی لفظوں کے ساتھ بارہ باب یاد کرائے جائیں۔ لفظوں میں کوئی کمی پیشی نہ کی جائے۔

مثال ان بارہ بابوں سے آتا ہے

۱. ضرب : وَعَدَ یَعِدُ وَعْدًا وعدہ کرنا۔ یَسَرَ یَیْسِرُ یُسْرًا آسان ہونا۔ وَأَدَ یَئِدُ وَأْدًا زندہ دفن کرنا

۲. سمع : وَسِعَ یَسَعُ وَسْعًا سمالینا وَجِلَ یَوْجَلُ وَجَلًا ڈرنا

۳. فتح : وَهَبَ یَهَبُ هِبَةً بلاعوض دینا

۴. کرم : وَسُمَ یَوْسُمُ وَسَامَةً خوبصورت چہرے والا ہونا

۵. حسب : وَفِقَ یَفِقُ وَفْقًا ایک دوسرے کے ساتھ مطابق ہونا

۶. افعال : أَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَادًا آگ بھڑکانا أَیْقَنَ یُوْقِنُ اِیْقَانًا جاننا

۷. تفعیل : وَفَّقَ یُوَفِّقُ تَوْفِیْقًا مطابق بنانا یَسَّرَ یُیَسِّرُ تَیْسِیْرًا آسان ہونا

۸. مفاعلة : وَافَقَ یُوَافِقُ مُوَافَقَةً ایک دوسرے کے ساتھ موافق ہونا

۹. تفعّل : تَوَکَّلَ یَتَوَکَّلُ تَوَکُّلًا بھروسہ کرنا

۱۰. تفاعل : تَوَاضَعَ یَتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا ذلیل وعاجز ہونا۔ تَیَاسَرَ یَتَیَاسَرُ تَیَاسُرًا آپس

میں آسانی برتنا

۱۱. افتعال : اِتَّفَقَ یَتَّفِقُ اِتِّفَاقًا موافق ہونا اِتَّسَرَ یَتَّسِرُ اِتِّسَارًا جوا کھیلنا

۱۲. استفعال: اِسْتَوْقَدَ یَسْتَوْقِدُ اِسْتِیْقَادًا آگ بھڑکانا اِسْتَیْقَظَ یَسْتَیْقِظُ اِسْتِیْقَاظًا جاگنا

برائے استاد:

بارہ باب یاد کرنے کے بعد طلباء سے پوچھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مثلا استاد پوچھے یا زید بتاؤ مثال کتنے بابوں سے آتا ہے اور وہ کون کون سے ہیں۔ جمیل! تم بتاؤ مثال کرم سے اوفلاں! تم بتاؤ مثال افتعال سے تم بتاؤ تفعیل سے تم بتاؤ حسب سے۔ اتنا کرنے کے بعد طالبعلم بقدر ضرورت مثال سے فارغ ہوگیا۔

مثال کے چھ قاعدے

قاعدہ (۱)

واؤ ساکن کسرے کے بعد یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ

یاء ساکن ضمے کے بعد واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ

الف ضمے کے بعد آئے تو واؤ سے اور کسرے کے بعد آئے تو یاء سے بدل جاتا ہے جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ مِحْرَابٌ سے مَحَارِیْبُ

برائے استاد:

استاد طلبہ کو بتادے کہ اس قاعدے میں فتحہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ اس لیے کہ فتحہ چونکہ اخف الحرکات ہے اس لیے اگر واؤ اور یاء فتحہ کے بعد آئیں تو ثقل پیدا نہیں ہوتا جیسے بَوْ اور بَیْ اس لیے ان دونوں کو حرف لین کہتے ہیں اور ان میں تعلیل نہیں ہوتی اور جاری مجری صحیح کے ہوتے ہیں اگر فتحہ کے بعد الف آئے تو دونوں مین موافقت ہے چونکہ الف فتحہ کے دوگنا کرنے پر پیدا ہوتا ہے۔ جب کہ ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یاء میں موافقت ہے کیونکہ یاء کسرہ دوگنا کرنے سے واؤ ضمہ کے دوگنا کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر الف فتحہ کے بعد آئے تو دونوں کے درمیان کوئی مخالفت نہیں ہے جیسے بَا۔

قاعدہ (۲)

مثال کے واؤ کو ضرب فتح اور حسب کے مضارع معروف سے بلا شرط گرا دینا واجب ہے جیسے وَعَدَ يَعِدُ وَهَبَ يَهَبُ وَذَرَ يَذَرُ چھوڑنا وَرِثَ يَرِثُ وارث ہونا،

اور سمع کے مضارع سے بھی گر جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو جیسے وَسِعَ يَسَعُ وَسْعًا وَطِئَ يَطَأُ وَطْءً روندنا نہ کہ وَجِلَ يَوْجَلُ میں بھی باب کرم کے مضارع سے نہیں گرتا جیسے يَوْسُمُ اور باب نصر سے مثال آتا ہی نہیں ہے

قاعدہ (۳)

مثال واوی کا مصدر اگر فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس میں سے واؤ گر جاتا ہے اور عین کلمے پر کسرہ آجاتا ہے جیسے وِعْدَةٌ سے عِدَةٌ وِهْبَةٌ سے هِبَةٌ اور وَسِنَ يَوْسَنُ سِنَةٌ (اونگھنا) وَسِمَ يَسِمُ وَسْماً داغ دے کر نشان چھوڑنا۔ السمۃ علامت جو کہ داغ کا اثر ہوتا ہے

اور اگر فَعْلَةٌ کا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو عین کلمے پر فتحہ بھی آسکتا ہے جیسے وَسِعَ يَسَعُ سَعَةٌ وَضُعَ يَوْضُعُ ضَعَةٌ وَضَحَ يَضِحُ ضَحَةٌ (ظاہر ہونا)

فائدہ: واؤ کے گرنے کے بعد تانیث کی تاء کا باقی رکھنا لازم ہو جاتا ہے اس لیے وہ عوض کے مرتبے میں ہو جاتی ہے اسی وجہ سے اس کے ساتھ واؤ جمع نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب فِعْلَةٌ کا وزن اسم ہو یعنی مصدر نہ ہو جس میں حدوث کے معنی نہیں پائے جاتے۔ تو تاء کی موجودگی میں بھی واؤ آسکتا ہے جیسے جِهَةٌ وِجْهَةٌ (جانب و رخ نہ کہ مصدری معنی) وَجْهَةٌ چہرہ پھر جس طرف چہرہ ہوتا ہے اس کو وجهة کہتے ہیں کقوله لكل وجهة جیسے اگر مغرب طرف کی منہ ہو تو وَجْهٌ ہے اور مغرب وِجْهَةٌ ہے وَسْمَةٌ اسم ہے خضاب یا مہندی۔

فُعْلَةٌ (بضم الفاء و فتحه) مصدر ہو یا اسم، اس میں سے واؤ نہیں گرتا جیسے وَجَبَ وَجْبَةٌ گرنا۔ وَصَلَ وُصُوْلاً وُصْلَةٌ پہنچنا۔ اسی طرح وُسْعَةٌ طاقت۔ وَقْفَةٌ ٹھہراؤ۔ وَعْدَةٌ عہد۔

حواشی: ۱ (۱) عِدَۃٌ دراصل وِعْدَۃٌ بودتائے تانیث بعد حذف واؤ حکم عوض یافتہ ولازم گردید و جمع میان واو و تا شاذ است (نوادر الوصول)

(۲) إعلمْ أن المصدر اذا كان فِعْلَةً فالهاء لازمةٌ له لانّهم جعلوها عوضا من حذفهم الفاءَ فصار لازمةً (التصريف للماذني) فلا يجوز أن المصدر فِعْلٌ بلاهاء بمنزلة العِلْمِ و الحِلْمِ (المنصف لابن جنى)

(۳) تُحذَف (اى الواو) من امره (اى المضارع) و مصدره المكسور الفاء اذا كان على زِنة فِعْلَةٍ بكسر الفاء كعِدَةٍ اصلُها وِعْدَة فحُذِف الواو و كُسرتِ العين (شرح الاصول الاكبريه)

(۴) فِعْلٌ کاوزن واجب التعلیل نہیں جیسے وَزَرَ وِزْراً (قاموس) مضارع سے واؤ حذف ہونے کی شرط تازنی اور ابن جنی نے نہیں لگائی ہے نیز قاموس میں کَرُمَ کے مصادر سے اور اسی طرح حرف حلقی نہ ہونے کے باوجود سَمِعَ کے مصادر سے واؤ گر گیا ہے جیسے وَجُدَ کَعَلِمَ و کَرُمَ جِدَۃً۔

۲۔ الجِهَةُ الناحيةُ كالوِجْهَةِ (قاموس) اور بعض جگہ اسم میں بھی واؤ صرف حذف ہی ہوتا ہے جیسے سَعَۃٌ (طاقت)

قاعدہ (۴)

افتعال میں فاء کلمے کے اصلی واؤ۔ یاء کو تاء سے بدل کر افتعال کی تاء میں ادغام کر دینا ضروری ہے جیسے اِوْتَفَقَ سے اِتَّفَقَ، اِيْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ

قاعدہ (۵)

فاء کلمے کے ضمے والے واؤ کا سب کے قول پر اور کسرے والے کا بعض کے قول پر ہمزہ سے بدلنا درست ہے جیسے وُقِّتَتْ سے اُقِّتَتْ (واذا الرسل اُقِّتَتْ۔ التوقیت مقرر وقت پر جمع کرنا)، وُجُوْہٌ سے اُجُوْہٌ اور وِسَادَۃٌ

اور فتحہ والے واؤ کا ہمزہ سے بدلنا اجماعاً منع ہے اور اسی لیے وَحَدٌ سے اَحَدٌ اور وَسْمَاءُ سے اَسْمَاءُ ۱ کو شاذ کہا ہے یعنی ان ہی کلموں میں آیا ہے۔ اور اسی طرح ضمے والے واؤ کا تاء سے بدلنا بھی شاذ کہا ہے۔ جیسے وُجَاہٌ سے تُجَاہٌ ([illegible] کی ایک جانب) وُرَاثٌ سے

تُرَاثٌ (میراث) وُکْلَانٌ سے تُکْلَانٌ (توکل کرنا) (وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ)
اورفتحہ والے واوکوتاء سے بدلتے ہیں جیسے وَتْــرٰی سے تَتْــرٰی (ایک ایک کرکے آنا)
وَوْرَيَةٌ ۲ سے تَوْرٰيَةٌ وَقْوٰی سے تَقْوٰی

قاعدہ (۶)

کلمے کے شروع میں حرکت والے دو واوٗ جمع ہوں تو پہلے کا ھمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے وَاصِلَةٌ کی جمع وَ وَاصِلُ سے اَوَاصِلُ ۳ اس میں اولاً زائد الف ضوابط ۴ کے قاعدے کے سبب واوٗ سے بدل گیا پھر دو واوٗ جمع ہو گئے اس لیے پہلے واوٗ کو ھمزہ سے بدل دیا۔

حواشی: ۱۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وَسْمٌ و سامۃٌ حَمْرَاءُ کی طرح صفت مشبہ ہے تفصیل چوتھے حصے میں دیکھ لو۔
۲۔ اصلها وَوْرَاةٌ على فَوْعَلَةٌ من وَرِىَ الزند او من واراه اذا ستره (شرح دیباچہ قاموس)
۳۔ اَمَرَ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم بصیام الاواضح ای الایام البیض اصله وَوَاضِحُ ۱۲ (قم)
۴۔ چوتھے حصے میں جمع المنتہی الجموع بنانے کا طریقہ درج ہے وہاں سے ضوابط کا قاعدہ دیکھیں ۱۲۔ منہ

صرف صغیر

برائے استاد:
صرف صغیر شروع کرانے سے پہلے باب نصر کی صرف صغیر کو تازہ دیکھ لیں پھر اسی ترتیب سے وَعَدَ سے صرف صغیر یاد کرائیں۔

باب ضرب:

وَعَـدَ يَعِـدُ وَعْـداً وَعِدَةً ومِيْعَاداً فهو وَاعِـدٌ ووُعِـدَ يُوْعَدُ وَعْدًا وعِـدَةً ومِيْعَادًا فذاک مَوْعُوْدٌ ماوَعَدَ مَـاوُعِـدَ لَـمْ يَـعِدْ لَمْ يُوْعَدْ لايَعِدُ
لَايُوْعَدُ لَنْ يَعِدَ لَنْ يُوْعَدَ لَيَعِدَنَّ لَيُوْعَدَنَّ لَيَعِدَنْ لَيُوْعَدَنْ

الامر منه عِدْ لِتُـوْعَـدْ لِيَـعِدْ لِيُوْعَدْ عِدَنَّ لِتُوْعَدَنَّ لِيَعِدَنَّ لِيُوْعَدَنَّ عِدَنْ لِتُوْعَدَنْ لِيَعِدَنْ لِيُوْعَدَنْ

والنهي عنه لَاتَعِدْ لَاتُـوْعَـدْ لَايَـعِدْ لَايُوْعَدْ لَاتَعِدَنَّ لَاتُوْعَدَنَّ لَايَعِدَنَّ لَايُوْعَدَنَّ لَاتَعِدَنْ لَاتُوْعَدَنْ لَايَعِدَنْ لَايُوْعَدَنْ

والظرف منه مَوْعِدٌ مَوْعِدَانِ مَوَاعِدُ

والالة منه مِيْعَدٌ مِيْعَدَانِ مَوَاعِدُ مِيْعَدَةٌ مِيْعَدَتَانِ مَوَاعِدُ مِيْعَادٌ مِيْعَادَانِ مَوَاعِيْدُ

افعل التفضيل المذكر منه اَوْعَدُ اَوْعَدَانِ اَوْعَدُوْنَ اَوَاعِدُ

والمؤنث منه وُعْدٰى وُعْدَيَانِ وُعْدَيَاتٌ

وُعَدٌ وُعِدَ وُعْدٰى اور وُعَدٌ میں اُقِّتَتْ کی طرح اُعِدَ اُعْدٰى اُعَدٌ بھی درست ہے اَوَاعِدُ جو وَاعِدَةٌ کی جمع مکسر ہے یہ اصل میں وَوَاعِدُ تھا پھر اَوَاصِلُ کے قاعدے کے سبب پہلا واؤ وجوباً ہمزہ سے بدل گیا۔

برائے استاد:

صرف صغیر یاد کرانے کے بعد ان ہی صیغوں سے صرف کبیر یاد کرائیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صغیر میں سے ایک صیغے یعد کی صرف کبیر کا نقشہ کتاب میں دیا ہوا ہے۔ اسی نقشے میں پہلے صیغے کے شروع میں لا، لن، لم وغیرہ لا کر صرف کبیر پوری کریں۔ اسی طرح ان کے ساتھ نون ثقیلہ لگائیں پھر انہی صیغوں سے امر نہی وغیرہ اور اسماء مشتقہ بنائیں۔
پہلے انگلی رکھوا کر دیکھ کر کروائیں اس کے بعد زبانی یاد کرائیں،

صرف کبیر فعل مضارع معروف

غائب		حاضر		متکلم
يَعِدُ	تَعِدُ	تَعِدُ	تَعِدِيْنَ	اَعِدُ
يَعِدَانِ	تَعِدَانِ	تَعِدَانِ	تَعِدَانِ	نَعِدُ
يَعِدُوْنَ	يَعِدْنَ	تَعِدُوْنَ	تَعِدْنَ	

صرف کبیر فعل مضارع مجہول

يُوْعَدُ	تُوْعَدُ	تُوْعَدُ	تُوْعَدِيْنَ	اُوْعَدُ
يُوْعَدَانِ	تُوْعَدَانِ	تُوْعَدَانِ	تُوْعَدَانِ	نُوْعَدُ
يُوْعَدُوْنَ	يُوْعَدْنَ	تُوْعَدُوْنَ	تُوْعَدْنَ	

برائے استاد:

مثال کے بارہ بابوں کی چھوٹی صرف صغیر تو کتاب میں درج کی ہوئی ہے۔ اور انہی کی ماضی مضارع سے ہر باب کی صرف کبیر پوری کروائیں

(۱) باب ضرب: (۱) وَاَدَ يَئِدُ وَاْداً فهو وَائِدٌ و وَئِدَ يُوْءَ دُ وَاْداً فذاک مَوْءُ وْدٌ الامر منه اِدْ والنهى عنه لَاتَئِدْ والظرف منه مَوْئِدٌ والالة منه مِيْئَدٌ مِيْئَدَةٌ مِيْئَادٌ افعل التفضيل المذكر منه اَوْءَ دُ والمؤنث منه وُؤْدٰى

(۲) يَسَرَ يَيْسِرُ يُسْراً فهو يَاسِرٌ ويُسِرَ يُوْسَرُ يُسْراً فذاک مِيْسُوْرٌ الامر منه اِيْسِرْ والنهى عنه لَاتَيْسِرْ والظرف منه مَيْسَرٌ والالة مِيْسَرٌ مِيْسَرَةٌ مِيْسَارٌ افعل التفضيل المذكر منه اَيْسَرُ والمؤنث منه يُسْرٰى

(۲) باب سمع:

(۱) وَسِعَ يَسَعُ وَسْعًا فهو وَاسِعٌ و وُسِعَ يُوْسَعُ وَسْعاً فذاک مُوْسُوْعٌ الامر منه سَعْ والنهى لَاتَسَعْ والظرف مَوْسِعٌ والآلة منه مِيْسَعٌ مِيْسَعَةٌ مِيْسَاعٌ افعل التفضيل المذكر منه اَوْسَعُ والمؤنث منه وُسْعٰى

(۲) وَجِلَ يَوْجَلُ وَجْلاً فهو وَاجِلٌ الامر منه اِيْجَلْ والنهى لَاتَوْجَلْ والظرف منه مَوْجَلٌ والآلة منه مِيْجَلٌ افعل التفضيل المذكر منه اَوْجَلُ والمؤنث منه وُجْلٰى

اِيْجَلْ پھر اصل میں اِوْجَلْ تھا اور مِيْجَلٌ اصل میں مِوْجَلٌ تھا پھر میعاد کے قاعدے کے سبب واؤ یاء سے بدل گیا۔

(۳) باب فتح:

وَهَبَ يَهَبُ هِبَةً فهو وَاهِبٌ و وُهِبَ يُوْهَبُ هِبَةً فذاک مَوْهُوْبٌ الامر منه هَبْ والنهى عنه لَاتَهَبْ والظرف منه مَوْهِبٌ

(۴) باب کرم:

وَسُمَ يَوْسُمُ وَسَامَةً فهو وَسِيْمٌ الامر منه اُوْسُمْ والنهى لَاتَوْسُمْ

(۵)باب حسب:
وَفِقَ یَفِقُ وَفْقاً فهو وَافِقٌ الامر منه فِقْ والنهی لَاتَفِقْ
(۶)باب افعال:
(۱) اَوْقَدَ یُوْقِدُ اِیْقَاداً فهو مُوْقِدٌ واُوْقِدَ یُوْقَدُ اِیْقَاداً فذاک مُوْقَدٌ الامر منه اَوْقِدْ والنهی لَاتُوْقِدْ
(۲) اَیْقَنَ یُوْقِنُ اَیْقَانًا فهو مُوْقِنٌ الامر منه اَیْقِنْ والنهی عنه لَاتُوْقِنْ
(۷)باب تفعیل:
(۱) وَفَّقَ یُوَفِّقُ تَوْفِیْقاً فهو مُوَفِّقٌ ووُفِّقَ یُوَفَّقُ تَوْفِیْقًا فذاک مُوَفَّقٌ الامر منه وَفِّقْ والنهی لَاتُوَفِّقْ
(۲) یَسَّرَ یُیَسِّرُ تَیْسِیْراً فهو مُیَسِّرٌ ویُسِّرَ یُیَسَّرُ تَیْسِیْرًا فذاک مُیَسَّرٌ الامر منه یَسِّرْ والنهی لَاتُیَسِّرْ
(۸)باب مفاعلة:
وَافَقَ یُوَافِقُ مُوَافَقَةً و وِفَاقاً فهو مُوَافِقٌ و وُوْفِقَ یُوَافَقُ مُوَافَقَةً فذاک مُوَافَقٌ الامر منه وَافِقْ والنهی لَاتُوَافِقْ
(۹)تفعّل:
تَوَکَّلَ یَتَوَکَّلُ تَوَکُّلاً فهو مُتَوَکِّلٌ وتُوُکِّلَ یُتَوَکَّلُ تَوَکُّلاً فذاک مُتَوَکَّلٌ الامرمنه تَوَکَّلْ والنهی لَاتَتَوَکَّلْ
(۱۰)تفاعل:
(۱) تَوَاضَعَ یَتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا فهو مُتَوَاضِعٌ وتُوُوْضِعَ یُتَوَاضَعُ تَوَاضُعًا فذاک مُتَوَاضَعٌ الامرمنه تَوَاضَعْ والنهی لَاتَتَوَاضَعْ
(۲) تَیَاسَرَ یَتَیَاسَرُ تَیَاسُراً فهو مُتَیَاسِرٌ وتُیُوْسِرَ یُتَیَاسَرُ تَیَاسُراً فذاک مُتَیَاسَرٌ الامر منه تَیَاسَرْ والنهی عنه لَاتَتَیَاسَرْ

(۱۱)افتعال:

(۱) اِتَّـفَـقَ يَتَّفِقُ اِتِّفَاقاً فهو مُتَّفِقٌ و اُتُّفِقَ يُتَّفَقُ اِتِّفَاقاً فذاک مُتَّفَقٌ الامر منه اِتَّفِقْ والنهی لَاتَتَّفِقْ

(۲) اِتَّسَـرَ يَتَّسِـرُ اِتِّسَـاراً فهـو مُتَّسِـرٌ و اُتُّسِرَ يُتَّسَرُ اِتِّسَاراً فذاک مُتَّسَرٌ الامر منه اِتَّسِرْ والنهی لَاتَتَّسِرْ

(۱۲)استفعال:

(۱) اِسْتَـوْقَـدَ يَسْتَوْقِدُ اِسْتِيْقَاداً فهو مُسْتَوْقِدٌ و اُسْتُوْقِدَ يُسْتَوْقَدُ اِسْتِيْفَاداً فذاک مُسْتَوْقَدٌ الامر منه اِسْتَوْقِدْ والنهی لَاتَسْتَوْقِدْ

(۲) اِسْتَيْـقَـظَ يَسْتَيْـقِـظُ اِسْتِيْـقَـاظًـا فـذاک مُسْتَيْقِظٌ الامر منه اِسْتَيْقِظْ والنهی لَاتَسْتَيْقِظْ

تنبیہ:

تفعیل ، مفاعلہ، تفعل اور استفعال صحیح کی طرح ہیں ان میں کوئی تعلیل نہیں ہے۔

برائے استاد:

باب نصر اور مہموز کے پڑھانے کے طریقے میں مصادر پڑھانے کا طریقہ بھی بتایا ہے اسی طرح مثال کے مصدر بھی پڑھائیں۔ کہ پہلے ہر مصدر کو ماضی مضارع اور ترجمے کے ساتھ دیکھ دیکھ کر کہلوادیں۔ مثلاً

اَلْمُوَاعَدَةُ وَاعَدَ يُوَاعِدُ مُوَاعَدَةً وعدہ کرنا

اَلتَّوَاعُدُ تَوَاعَدَ يَتَوَاعَدُ تَوَاعُداً وعدہ لینا

اَلْاِيْعَادُ اَوْعَدَ يُوْعِدُ اِيْعَاداً دھمکی دینا

اسی طرح سب مصادر دیکھ کر کروائیں اس کے بعد ہر مصدر سے صرف صغیر اور کبیر کروائیں اور مصادر کو زبانی یاد کروانا جتنا ہو سکے استاد اپنی صواب دید سے کروائیں اور صیغے پوچھیں۔

مثال کے مصادر

اَلْوَعْدُ، اَلْعِدَةُ	وعدہ کرنا	اَلْاِیْعَادُ	وعدہ کرنا، دھمکی دینا
اَلْمِیْعَادُ	وعدہ کرنا	اَلْوَعِیْدُ (ض)	دھمکی دینا
اَلْمُوَاعَدَةُ	وعدہ لینا	اَلْیَسْرُ (ض)	جوا کھیلنا
اَلتَّوَاعُدُ	ایک دوسرے سے وعدہ کرنا	اَلْیُسْرُ	آسان ہونا
اَلْاِیْسَارُ	مالدار ہونا	اَلْیَقِیْنُ (ن)	علم کا بلاشک وشبہ ہونا ۳
اَلسَّعَةُ، اَلْاِتِّسَاعُ (س)	ایک شی کا دوسری کے لیے گنجائش رکھنا اور اس پر محیط ہونا	اَلْیَقْنُ (س) اَلتَّیَقُّنُ اَلْاِیْقَانُ، اَلْاِسْتِیْقَانُ	بلاشک وشبہ علم حاصل کرنا، ثابت کرنا
اَلْاِیْسَاعُ	گنجائش والا ہونا، قادر ہونا (خاصہ صیر ورۃ)	اَلْوَکْلُ، اَلتَّوَکُّلُ (ض) اَلْاِیْکَالُ، اَلْاِتِّکَالُ	دوسرے کے سپرد کرنا
اَلتَّوْسِیْعُ	گنجائش والا بنانا	اَلتَّوْکِیْلُ	وکیل بنانا
اَلتَّوَسُّعُ	مجلس میں کھل جانا	اَلْیَقْظُ، اَلتَّیَقُّظُ (س) اَلْاِسْتِیْقَاظُ	جاگنا
اَلْوَضْعُ (ف)	رکھنا، گرانا، بات گھڑنا	اَلْاِیْقَاظُ	جگانا
اَلتَّوَاضُعُ	پستی ظاہر کرنا	اَلْوِرَاثَةُ (ض)	بلا تعب مالک بنانا
اَلْوَسْمُ (ض)	داغ دینا، علامت لگانا	اَلْاِیْرَاثُ	وارث ومالک بنانا
اَلْوَسَامَةُ (ک)	وسیم وخوبصورت ہونا	اَلْوُضُوْحُ (ض)	ظاہر ہونا
اَلتَّوَسُّمُ	علامت سے پہچاننا قیاس کرنا	اَلْاِیْضَاحُ، اَلتَّوْضِیْحُ	ظاہر کرنا
اَلْوَفْقُ، اَلْمُوَافَقَةُ، اَلتَّوَافُقُ (ح)	آپس میں مطابق ہونا	اَلْوَجْبَةُ (ض)	گرنا

ثابت ہونا ثابت کرنا	اَلْوُجُوْبُ (ض) اَلْاِیْجَابُ		آپس میں مطابق ہونا کسی امر کا تقدیر کے ساتھ مطابق ہونا	اَلْاِتِّفَاقُ
ملنا، جڑنا	اَلْوُصُوْلُ، اَلْاِتِّصَالُ		اللہ تعالیٰ کا اچھے فعل کو تقدیر کے ساتھ مطابق کرنا ۲	اَلتَّوْفِیْقُ
ملانا، جوڑنا	اَلْوَصْلُ، اَلْاِیْصَالُ		چمکنا، آگ کا بھڑکنا	اَلْوُقُوْدُ (ض)
			آگ بھڑکانا	اَلْاِیْقَادُ، اَلْاِسْتِیْقَادُ

حواشی: ۱۔ وَعَدَ دو مفعولوں کی طرف بلا واسطہ متعدی ہوتا ہے دوسرا مفعول کبھی زمان کبھی مکان ہوتا ہے۔ (ارشاد الصرف)

۲۔ یعنی تقدیر میں جس وقت اس کا ہونا ہے اس وقت ہونے دینا۔

۳۔ الیقین۔ یقین علم کی صفت ہے یعنی اس کا فاعل علم ہوتا ہے اور یقنٌ عالم کی صفت ہے۔ الایقان العلم الذی یستفاد بالاستدلال و لذا لا یقال اللہ موقنٌ بل ھو عالم (نسفی فی قولہ تعالی ان کنتم مُوقنین)

فصل (۳) اجوف

برائے استاد:
اجوف کے تیرہ بابوں کے پڑھانے کا طریقہ وہی اختیار کریں جو مہموز اور مثال میں بیان ہوا ہے۔ پھر مہموز کے پندرہ باب اور مثال کے بارہ باب کو اجوف پڑھانے کے دوران روزانہ دھرالیا کریں ۔

اجوف ان تیرہ بابوں سے آتا ہے۔

۱. نصر: قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا کہنا ۔اٰلَ یَؤُوْلُ اَوْلاً لوٹنا

۲. ضرب: بَاعَ یَبِیْعُ بَیْعًا بیچنا ۔ اٰدَ یَئِیْدُ اَیْداً طاقتور ہونا ۔جَآءَ یَجِیْءُ مَجِیْءً آنا

۳. سمع: خَافَ یَخَافُ خَوْفاً ڈرنا ۔نَالَ یَنَالُ نَیْلاً پانا ۔شَآءَ یَشَاءُ مَشِیْئَةً چاہنا۔

۴. کرم: طَالَ یَطُوْلُ طُوْلاً لمبا ہونا

۵. افعال: اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَةً کھڑا کرنا۔ اَبَانَ یُبِیْنُ اِبَانَةً جدا کرنا

۶. تفعیل: بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا ظاہر کرنا۔ اَوَّلَ یُؤَوِّلُ تَاْوِیْلاً لوٹانا

۷. مفاعلة: جَاوَرَ یُجَاوِرُ مُجَاوَرَةً قریب رہنا بَایَعَ یُبَایِعُ مُبَایَعَةً باہم معاہدہ کرنا

۸. تفعّل : تَقَوَّلَ یَتَقَوَّلُ تَقَوُّلاً کسی کے ذمے جھوٹی بات لگانا۔تَبَیَّنَ یَتَبَیَّنُ تَبَیُّنًا ظاہر ہونا

۹. تفاعل : تَجَاوَزَ یَتَجَاوَزُ تَجَاوُزًا حد سے گزرنا۔ تَبَایَعَ یَتَبَایَعُ تَبَایُعًا آپس میں سودہ کرنا

۱۰. افتعال: اِحْتَاطَ یَحْتَاطُ اِحْتِیَاطًا ہوشیاری سے کام کرنا ۔اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَاراً پسند کرنا

۱۱. استفعال: اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ اِسْتِعَانَةً مدد طلب کرنا اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ اِسْتِخَارَةً بھلائی چاہنا
اِسْتَقَامَ یَسْتَقِیْمُ اِسْتِقَامَةً سیدھا ہونا

۱۲۔انفعال: اِنْقَادَ یَنْقَادُ اِنْقِیَاداً پیروی کرنا

۱۳۔افعلال: اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ اِسْوِدَادًا سیاہ ہونا اِصْیَدَّ یَصْیَدُّ اِصْیِدَاداً ۲ ٹیڑھی گردن والا ہونا

حواشی: ۱ النیل۔ نلته نیلاً اصبته ۱۲(قاموس) ۲ : الصَّیَدُ ٹیڑھی گردن والا ہونا

اجوف کے قاعدے

قاعدہ(۱)

عین یا لام کلمے کے حرکت والے واوٴ یاء فتحہ کے بعد الف سے بدل جاتے ہیں جیسے قَالَ بَاعَ رَمیٰ جو اصل میں قَوَلَ بَیَعَ رَمَیَ تھے۔اور واوٴ یاء حرکت والے چونکہ فتحہ کے بعد تھے اس لیے الف سے بدل گیے

قاعدہ(۲)

عین کلمے کے حرکت والے واوٴ یاء سے پہلا حرف صحیح ساکن ہو تو اس واوٴ یاء کی حرکت نقل کر کے پہلے ساکن کو دیتے ہیں جیسے یَقُوْلُ یَبِیْعُ جو اصل میں یَقْوُلُ یَبْیِعُ تھے پھر واوٴ کی حرکت قاف کو اور یاء کی حرکت باء کو دے دی تو واوٴ اور یاء ساکن ہو گئے۔

یُقَالُ یُبَاعُ اَقَامَ یہ اصل میں یُقْوَلُ یُبْیَعُ اَقْوَمَ تھے واوٴ کی حرکت قاف کو اور یاء کی حرکت باء کو دے دی یَقَوْلُ ، یَبَیْعُ اور اَقَوْمَ ہو گئے اور واوٴ یاء اصل میں حرکت والے تھے اور ان سے پہلے فتحہ آ گیا اس لیے قال کے قاعدے سے واوٴ اور یاء کو الف سے بدل دیا یُقَالُ یُبَاعُ اَقَامَ ہو گئے۔

اُقِیْمَ اُقْوِمَ تھا واوٴ کا کسرہ قاف کو دے دیا اُقِوْمَ ہو گیا پھر میعاد کے قاعدے کے سبب واوٴ کو یاء سے بدل دیا۔اسی طرح یُقِیْمُ یُقْوِمُ سے اور مُقِیْمٌ مُقْوِمٌ سے بنا ہے۔

اجوف کا اسم مفعول:

اسم مفعول اجوف واوی سے ہمیشہ مَقُوْلٌ کے اور یائی سے مَبِیْعٌ کے وزن پر آتا ہے۔
مَقُوْلٌ مَقْوُوْلٌ تھا۔واوٴ کا ضمہ قاف کو دیا پھر دو واوٴ ساکن جمع ہوئے ایک کو گرا دیا۔

مَبِیْعٌ (اسم مفعول) مَبْیُوْعٌ تھا اور اس میں لے تین تبدیلیاں ہوئی ہیں۔
۱۔ یاء کا ضمہ باء کو دیا مَبُیْوْعٌ ہوا گیا
۲۔ یاء کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ مَبِیْوْعٌ ہو گیا
۳۔ اجتماع ساکنین کے سبب واؤ کو گرادیا مَبِیْعٌ ہوا۔ نیز صحیح کی طرح بلا تعلیل بھی کثیر الاستعمال ہے جیسے مَبْیُوْعٌ، مَعْیُوْبٌ، مَدْیُوْن

برائے استاد:
الْمَبْیُوْعُ۔ نزد خلیل وسیبویہ محذوف در مقول و مبیع واو مفعول است زیرا کہ زائد است و مازنی گوید قول سیبویہ اقوی است و در مبیع بہ قول سیبویہ بہ تغیر لازم مے آید نقل ضمہ و قلب آں بکسرہ و حذف واو (نوادر الاصول) نیز صاحب جلالین در تعلیل کَثِیْبًا مَّهِیْلًا موافق قول سیبویہ واؤ را حذف کردہ۔

اجوف کا اسم ظرف:

اجوف کا اسم ظرف باب ضرب سے مَبِیْعٌ کے وزن پر اور باقی سے مَقَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔
مَبِیْعٌ (اسم ظرف) مَبْیِعٌ تھا جیسے مَضْرِبٌ یاء کا کسرہ باء کو دیا مَبِیْعٌ ہو گیا اور مَقَالٌ مَقْوَلٌ تھا یُقَالُ کے قاعدے سے واؤ کا فتحہ قاف کو دیا اور پھر واؤ کو الف سے بدل دیا مَقَالٌ ہو گیا۔
مَجِیْءٌ مَفْعِلٌ کے اور مَشِیْئَةٌ مَفْعِلَةٌ کے وزن پر مصدر ہیں اصل میں مَجْیِءٌ مَشْیِئَةٌ تھے یاء کی حرکت پہلے ساکن کو دی اور مَشْوَرَةٌ شاذ ہے۔ لے

حواشی: لے: مصدر میمی اجوف سے مَفْعَل کے وزن پر آتا ہے اس لئے مَشِیْئَةٌ، مَجِیْءٌ وغیرہ مستثنیٰ ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مَشِیْئَةٌ، مَجِیْءٌ کا اصل مَشْیُوْءٌ، مَجْیُوْءٌ ہو کیونکہ مصدر مفعول کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مَفْتُوْنٌ، مَكْذُوْبٌ پھر تعلیل کے بعد مَشِیْئَةٌ، مَجِیْءٌ ہو گئے جیسا کہ مَبِیْعٌ اسم مفعول ہے

اجوف سے افعال اور استفعال کا مصدر تعلیل کے بعد اقامة اور استقامة کے وزن پر آتا ہے یہ اصل میں اِقْوَمَةٌ اِسْتِقْوَمَةٌ تھے یقال کے قاعدے سے واؤ کا فتحہ قاف کو دیا اور پھر واؤ کو الف سے بدل دیا۔ (علم الصیغہ)

فائدہ(۱):

قاعدہ(۱) قال والا۔اور قاعدہ (۲) یقول والا، یہ دونوں قاعدے ثلاثی میں باب افعلال کی علاوہ ہر فعل کے مصدر اسم فاعل اسم مفعول اور فَعَلٌ فَعَلَةٌ مَفْعَلٌ مَفْعِلَةٌ کے وزن صوری کے لئے خاص ہے جیسے دَارٌ. عَادَةٌ .مَصِيْرٌ .مَعِيْشَةٌ اور هُدًى رِضًى اَلِّيٌ مَقَامٌ مَرْضَاةٌ

اسی بنا پر جَهْوَرَ میں اور اسم تفضیل اَقْوَلُ میں، اسم آلہ مِقْوَالٌ میں، اور اسی طرح طَوِيْلٌ واور اِبْيِضَاضٌ وغیرہ میں قاعدہ(۱)و(۲) جاری نہیں ہوتے ہیں۔اسی طرح سَيَلَانٌ اور حَيَوَانٌ میں بھی جاری نہیں ہوا کیونکہ ان معنی میں حرکت پائی جاتی ہے تو تلفظ میں بھی حرکت کو باقی رکھا تاکہ لفظ ومعنی میں موافقت رہے۔ [۱]

حواشی: [۱]: ﴿فالاعلال فی قال و خاف وباب و فیما هو من هذه الافعال من مضارعاتها و اسماء فاعلیهاو مفعولیهاو ما كان منها علی مَفْعَلٍ و مَفْعَلَةٍ و مَفْعِلٍ و مَفْعِلَةٍ و ما كان نَحْو اقام و استقام و اختار ۱۲ (کتاب المفصل للعلامة الزمخشری)﴾

وزن صوری یہ ہے کہ حرکت کے مقابلے میں حرکت ہو اور سکون کے مقابلے میں سکون ہو جیسے هُدًى اور اِلَّيٌ فعلٌ کے وزن صوری پر ہیں اور مَقَامٌ مَفْعَلٌ کے وزن صوری پر ہے

فائدہ(۲):

باب افعال اور استفعال میں تعلیل اور تصحیح دونوں ثابت ہیں جیسے

اَرْوَحَ اِرْوَاحاً ،اَرَاحَ اِرَاحَةً راحت دینا۔ اِسْتَرْوَحَ اِسْتِرْوَاحاً ،اِسْتَرَاحَ اِسْتِرَاحَةً راحت پانا۔

اِسْتَصْوَبَ اِسْتِصْوَاباً، اِسْتَصَابَ اِسْتِصَابَةً درست پانا۔اور جیسے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ (جاربردی)

فائدہ(۳):

باب افعلال میں قاعدہ(۲) پائے جانے کے باوجود تعلیل نہیں کرتے ہیں جیسے اِسْوَدَّ اِبْيَضَّ اِعْوَرَّ اِصْيَدَّ کیونکہ یہ قاعدہ(۲) سے مستثنیٰ کلمات میں سے ہیں۔

اِجۡتَوَرَ اُجۡتُوِرَ میں تعلیل نہ ہونے کی وجہ:

اِجۡتَوَرَ اُجۡتُوِرَ میں تعلیل کا نہ ہونا تَجَاوَزَ کے تابع ہونے کی وجہ سے ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ باب تفاعل کے اجوف میں یُقَالُ کا قاعدہ نہیں پایا جاتا کیونکہ واؤ، یاء صرف صحیح ساکن کے بعد نہیں ہوتے جیسے تَجَاوَزَ، تَمَایَلَ اور باب تفاعل شرکت کے معنی دینے کے لئے مقرر ہے۔

پھر باب افتعال کا جو اجوف شرکت کے معنی دے خاص اسی فعل کو تعلیل کے بارے میں باب تفاعل کے تابع قرار دیتے ہیں اور اس میں یُقَالُ والا تعلیل کا قاعدہ پائے جانے کے باجود تعلیل نہیں کرتے ہیں جیسے اِجۡتَوَرَ میں یُقَالُ کے قاعدے سے اور اُجۡتُوِرَ میں قِیۡلَ کے قاعدے سے تعلیل نہیں کرتے ہیں بخلاف اِخۡتَارَ اور اُخۡتِیۡرَ کے۔

عَوِرَ صَیِدَ میں تعلیل نہ ہونے کی وجہ:

عَوِرَ صَیِدَ میں تعلیل کا نہ ہونا باب افعلال کے تابع ہونے کی وجہ سے ہے تفصیل یہ ہے کہ باب افعلال لون وعیب کے معنی دینے کے لیے مقرر ہے اور اس کا اجوف تعلیل کے بارے میں یُقَالُ کے قاعدے سے مستثنیٰ ہے جیسے اَسۡوَدُّ، اَبۡیَضُّ۔

پھر مجرد کا جو اجوف لون وعیب کے معنی دے خاص اسی فعل کو تعلیل کے بارے میں باب افعلال کے تابع قرار دیتے ہیں اور اس میں قال والا تعلیل کا قاعدہ پائے جانے کے باوجود تعلیل نہیں کرتے ہیں جیسے عَوِرَ صَیِدَ نہ کہ خَوِفَ و نَیِلَ (نوادر الاصول)

قاعدہ (۳):

ماضی مجہول میں عین کلمے کے واوٗ یاء سے پہلے حرف کا ضمہ دور کر کے واوٗ یاء کا کسرہ اس کو دیتے ہیں۔ پھر یاء تو یاء ہی رہتی ہے اور واوٗ کو میعاد کے قاعدے کے سبب یاء سے بدلتے ہیں جیسے قِیۡلَ بِیۡعَ جو اصل میں قُوِلَ بُیِعَ تھے قاف کا ضمہ دور کر کے واوٗ کا کسرہ قاف کو دیا قِوۡلَ ہو گیا پھر واوٗ کو میعاد کے قاعدے کے سبب یاء سے بدل دیا قِیۡلَ ہو گیا اور بُیِعَ میں باء کا ضمہ گرا کر یٖ کا کسرہ باء کو دیا بِیۡعَ ہو گیا۔

فائدہ: قاعدہ (۳) مزید میں سے صرف باب افتعال وانفعال میں جاری ہے جیسے اُخۡتِیۡرَ

اُنْقِیدَ جوکہ اُخْتُیِرَ اُنْقُوِدَ تھے پھراسی قِیل کے قاعدے سے اُخْتِیْرَ وَ اُنْقِیدَ ہوگئے ایک وجہ تو یہ ہوگئی اوراس میں دو وجوہ اور بھی ہیں

(۱) پہلے حرف کوکسرہ دینے کے بعداس کی اصلی حرکت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اشمام کرنا یعنی کسرے کو ضمے کی بو دینا اوراس کی صورت یہ ہے کہ پہلے حرف کی حرکت کو ضمے اور کسرے دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کرایک مرکب حرکت بنا کراداکرتے ہیں اوراس میں ضمے کا جز پہلے آتا ہے

(۲) واوَ یاء کا کسرہ پہلے حرف کو دینے کے بجائے گرادو۔اس صورت میں قُـوْلَ اُنْـقُوْدَ کا واوَ تو بحال رہتا ہے اور بُیْعَ اُخْتُیْرَ کی یاء مُوْقِنٌ کے قاعدے کے سبب واوَ سے بدل جاتی ہے پس کل تین وجوہ ہوگئیں (۱) خالص کسرہ قِیْلَ بِیْعَ اُخْتِیْرَ اُنْقِیْدَ (۲) خالص ضمہ قُوْلَ بُوْعَ اُخْتُوْرَ اُنْقُوْدَ (۳) متوسط حالت اشمام

برائے استاذ:

ذیل میں اجوف کے بابوں کے صیغے اوران کے اصل درج ہیں، جن میں سے ثلاثی مجرد اور افتعال و انفعال کی ماضی معروف میں قَالَ کا اوران کے مجہول میں قِیْلَ کا قاعدہ اور بقیہ مزید میں یُقَالُ کا قاعدہ جاری ہے۔

اجوف کے ذیل والے کلمات میں تعلیل جاری کرنے کی تعبیر:

پہلے باب کی تعلیل کے لئے تعبیر لکھ دیتے ہیں اس کے بعد سب بابوں کی تعلیل اسی طرح طلبہ خود کریں اور وہ باب نصر میں لکھا ہوا ہے آلَ، اَوَلَ۔اس لکھے ہوئے کے مطابق نہ پڑھو بلکہ یوں پڑھو آلَ اصل میں اَوَلَ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح ہے اس لیے اس کو الف سے بدل دیا آلَ ہوگیا۔

یوولُ اصل میں یَأْوُلُ تھا واو متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے اس لیے واو کی حرکت ماقبل کو دے دی یَأُوْلُ ہوگیا۔

مَآلَ اصل میں مَـأْوَلَ تھا واو متحرک ہے اوراس سے پہلے حرف صحیح ساکن ہے اس لیے واو کا فتح ماقبل کو دے دیا پھر واو جوکہ اصل میں متحرک ہے اوراس سے پہلے فتح آ گیا اس لیے اس کو الف سے بدل دیا مَآلٌ گیا۔

اسی طرح بقیہ سب بابوں کی تعلیل کریں کہ ہر باب کے صیغے لکھے ہوے کے مطابق نہ پڑھو بلکہ اوپر بتائے ہوے طریقے کے مطابق پڑھو۔

نصر : اٰلَ اَوَلَ. یؤُلُ یَأوُلُ. مَاٰلٌ مَاْوَلٌ

ضرب: اٰدَ اَیَدَ یَئِیْدُ یَأیِدُ . جَاءَ جَیَأَ . جِیْئَ جُیِئَ یَجِیْئُ یَجْیِئُ یُجَاءُ یُجْیَأُ

سمع: خَافَ خَوِفَ. خِیْفَ خُوِفَ. یُخَافُ یُخْوَفُ. مَخُوْفٌ مَخْوُوْقٌ .

نَالَ نَیِلَ . نِیْلَ نُیِلَ. یُنَالُ یُنْیَلُ. مَنِیْلٌ مَنْیُوْلٌ مَنَالٌ مَنْیَلٌ . شَاءَ شَيِئَ. یَشَأُ یَشْیَأُ

کرم: طَالَ طَوُلَ یَطُوْلُ یَطْوُلُ

افعال: اَقَامَ اَقْوَمَ . اَبَانَ اَبْیَنَ اُبِیْنَ اُبْیِنَ. یُبِیْنُ یُبْیِنُ . یُبَانُ یُبْیَنُ اِبَانَۃً اِبْیَنَۃً .

مُبِیْنٌ مُبْیِنٌ مُبَانٌ مُبْیَنٌ

افتعال : اِحْتَاطَ اِحْتَوَطَ . اُحْتِیْطَ اُحْتُوِطَ . یُحْتَاطُ یُحْتَوطُ مُحْتَاطٌ

مُحْتَوَطٌ . اِخْتَارَ اِخْتَیَرَ اُخْتِیْرَ اُخْتُیِرَ. یُخْتَارُ یُخْتَیَرُ . مُخْتَارٌ مُخْتَیَرٌ

استفعال: اِسْتَعَانَ اِسْتَعْوَنَ اُسْتُعِیْنَ اُسْتُعْوِنَ یَسْتَعِیْنُ یَسْتَعْوِنُ یُسْتَعَانُ

یُسْتَعْوَنُ مَسْتَعِیْنٌ مُسْتَعْوِنٌ مَسْتَعَانٌ مُسْتَعْوَنٌ اِسْتَخَارَ اِسْتَخْیَرَ اُسْتُخِیْرَ

اُسْتُخْیِرَ . یَسْتَخِیْرُ یَسْتَخْیِرُ یُسْتَخَارُ یُسْتَخْیَرُ مُسْتَخِیْرٌ. مُسْتَخْیِرٌ.

مُسْتَخَارٌ مُسْتَخْیَرٌ

انفعال: اِنْقَادَ اِنْقَوَدَ اُنْقِیْدَ اُنْقُوِدَ . یُنْقَادُ یُنْقَوِدُ . مُنْقَادٌ مُنْقَوِدٌ.

ماضی اور مضارع کے پہلے صیغے سے باقی تیرہ صیغوں کا بنانا:

قاعدہ (۴):

ماضی ومضارع کے آخر میں مرفوع متحرک ضمیر کے آنے سے یا مضارع کے شروع میں جازم کے آنے سے اجوف کا لام کلمہ ساکن ہوجائے تو وہاں اجتماع ساکنین کی سبب عین کلمے کے واؤ اور یاء اور الف حذف ہوجاتے ہیں پھر اس حذف کے بعد

نصر و کرم کے ماضی میں فاء کو ضمہ اور ضرب و سمع کے ماضی میں فاء کلمے کو کسرہ دیتے ہیں۔ پھر ان بابوں کے ماضی معروف ومجہول کی شکل یکساں ہوجاتی ہے جیسے قَالَ قِیْلَ سے قُلْنَ ،طَالَ سے طُلْنَ یَقُوْلُ یَطُوْلُ سے یَقُلْنَ یَطُلْنَ اور بَاعَ بِیْعَ سے

بِعْنَ، خَافَ خِيْفَ سے خِفْنَ . يَبِيْعُ يَخَافُ سے يَبِعْنَ يَخِفْنَ يَقُوْلُ يَبِيْعُ سے لَمْ يَقُلْ لَمْ يَبِعْ ۔

اوران چار بابوں کے علاوہ تمام بابوں میں عین کلمے سے پہلے حرف کی حرکت اپنے حال پر رہتی ہےاور عین کلمے کے گرنے کا قاعدہ ان سولہ صیغوں میں جاری ہے جو ذیل کی تین قسموں میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ماضی کے آخری نو صیغوں میں جن میں لام کلمے کے بعد مرفوع متحرک ضمیر آتی ہے۔

۲۔ مضارع کے دو صیغوں يَفْعَلْنَ تَفْعَلْنَ میں۔

۳۔ مضارع کے جزم والے پانچ صیغوں میں يَفْعَلْ تَفْعَلْ تَفْعَلْ اَفْعَلْ نَفْعَلْ

اسم فاعل کی تعلیل:

قاعدہ (۵):

عین کلمے کے واوَ یاءفعل میں الف سے بدل گئے ہوں تو وہ اسم فاعل کے الف کے بعد ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے قَالَ بَاعَ سے قَائِلٌ بَائِعٌ اور اگر فعل میں نہ بدلے ہوں تو پھر اسم فاعل میں بھی ہمزہ سے نہیں بدلتے جیسے عَوِرَ سے عَاوِرٌ ، صَيِدَ سے صَايِدٌ اور قَاوَلَ سے مُقَاوِلٌ

برائے استاذ:

عین کلمے کے واوَ یاء کی پانچ صورتیں واقع ہیں

(۱) واوَ یاء صحیح ساکن کے بعد ہوں جیسے يَقُوْلُ (۲) واوَ یا یاء الف زائدہ کے بعد ہوں جیسے قَائِلٌ (۳) یاء ضمہ کے بعد جیسے بُيِعَ (۴) واوَ کسرہ کے بعد ہو قِوْلَ (۵) واوَ یاء ایک جگہ پر ہوں سَيِّد ۔ ہر صورت کا جدا قاعدہ ہے۔

(مہموز العین) اجوف کا اسم فاعل:

اجوف کا لام کلمہ ہمزہ ہو تو اس سے اسم فاعل جاءٍ کے وزن پر آتا ہے جیسے شَاءَ سے شَاءٍ اس کی تعلیل مہموز کے قاعدہ (۳) میں گذر چکی ہے

قاعدہ(۶):

یٓی ضمہ کے بعد آجائے تو اگر صفت مشبہ میں ہو تو تبدلی ضمہ میں ہوتی ہے یعنی ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے جیسے اجوف یائی کا وہ فُعْلٌ جو اَفْعَلُ اور فُعْلَاءُ (صفت مشبہ) دونوں کی جمع ہے نیز وہ فُعْلٰی واحد مؤنث جو صفت مشبہ ہے۔ جیسے بُیْضٌ سے بِیْضٌ جو اَبْیَضُ اور بَیْضَاءُ کی جمع ہے اور ضُیْزٰی سے ضِیْزٰی جو حُبْلٰی کی طرح صفت مشبہ ہے۔

اور اگر اسم تفضیل ہو تو ضمہ قائم رہتا ہے یٓی، وٓ سے بدل جاتا ہے اجوف یائی کا فُعْلٰی اسم ہو(یعنی مصدر) یا افعل التفضیل کا مؤنث دونوں میں یاء کو واؤ سے بدلتے ہیں جیسے طُیْبٰی سے طُوْبٰی و بُشْرٰی کی طرح مصدر ہے اور بُیْعٰی سے بُوْعٰی جو اَبْیَعُ کا مؤنث ہے۔

حواشی: طُوْبٰی مصدر ہے جیسے طُوْبٰی لَهُمْ ای طَیْبًا لَهُمْ کَتَعْسًا لَهُمْ یا اطیبُ کا مؤنث ہے فحقه الطوبی باللام و حکمه حکم الاسماء۱۲(رضی)

قاعدہ(۷)

عین کلمے کا واؤ مصدر اور جمع میں کسرے کے بعد آجائے تو یاء سے بدل جاتا ہے لیکن مصدر۳ کے لئے شرط ہے کہ اس کے فعل میں تعلیل جاری ہوئی ہو جیسے قَامَ قِیَامًا وقِیَمًا۴ اِخْتَاطَ اِخْتِیَاطًا اور جمع کے لئے شرط ہے کہ اس کے واحد میں واؤ ساکن ہو جیسے رَوْضَةٌ رِیَاضٌ یا اس میں تعلیل جاری ہوئی ہو جیسے جَیِّدٌ ۵ جِیَادٌ اور اسی لیے قَاوَمَ کی مصدر قِوَامًا۶ اور عَوِجَ کے مصدر عِوَجًا اور طَوِیْلٌ کی جمع طِوَالٌ میں واؤ سالم ہے۔

حِوَلٌ شاذ ہے اور عِوَضٌ نہ مصدر ہے اور نہ جمع بلکہ اسم ہے۔

حواشی: ۳۔ تصحیح الواؤ فی حَالَ حِوَلاً شاذ ولم یقلب نحو عِوَضٍ لانه لیس بمصدر۱۲(رضی)

۴۔ قوله تعالی دِیْنًا قِیَمًا و هو مصدر بمعنی القیام وصف به۱۲(النسفی)

۵۔ جید جیوذ تھا۱۲

۶۔ قِوَام بمعنی ما یقوم به الامر جو کہ مجرد ہے یہ مصدر نہیں اس لیے اس میں واؤ سالم ہے۱۲(نوادر)

قاعدہ (۸):

جب واؤ اور یاء ایک کلمے میں جمع ہوں خواہ حقیقی ہو جیسے سَیِّدٌ یا حکمی ہو جیسے اسم فاعل کی جمع مذکر سالم جبکہ مضاف ہو یاء متکلم کی طرف اور ان دونوں میں جو بھی پہلا ہو وہ ساکن اصلی ہو کسی اور حرف سے بدلا ہوا نہ ہو تو وہاں ذیل کی تین تبدیلیاں عمل میں آتی ہیں۔

(۱) واؤ یاء سے بدل جاتا ہے

(۲) پہلی یاء کا دوسری میں ادغام ہو جاتا ہے

(۳) یاء سے پہلے ضمہ ہو تو وہ کسرے سے بدل جاتا ہے حقیقی اجتماع جیسے سَیْوِدٌ سَیِّدٌ (جار بردی ۲) اَمْرُمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ ،اَیْوَامٌ سے اَیَّامٌ ، اَلْکَوْیُ سے اَلْکَیُّ (ض) داغ دینا فَعْلٌ کے وزن پر مصدر ہے۔ مُضُوْیٌ سے مُضِیٌّ (ض) گذرنا صُلُوْیٌ سے صُلِیٌّ (س) آگ میں داخل ہونا یہ دونوں فُعُوْلٌ کے وزن پر مصدر ہیں۔ بُکُوْیٌ سے بُکِیٌّ یہ فُعُوْلٌ کے وزن پر بَاکٍ کی جمع ہے۔ حکمی اجتماع جیسے مُسْلِمُوْیَ سے مُسْلِمِیَّ

فائدہ (۱):

فُعُوْلٌ کے وزن والے کلمات میں فاء کلمے کا کسرہ بھی جائز ہے جیسے مِضِیٌّ صِلِیٌّ بِکِیٌّ اور فَیْعَلٌ کے وزن والے کلمات میں تخفیف کی بناء پر دوسری یاء کا حذف بھی درست ہے جیسے مَیْتٌ مَیْتَۃٌ

فائدہ (۲):

چونکہ دیوان کی یاء واؤ سے اور اَوٰی یَاْوِی کے امر حاضر معروف اِیْوِ کی یاء ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اس لیے ان میں سَیِّدٌ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

اجوف سے صرف کبیر کروانے کا طریقہ

ذیل میں ماضی مضارع کی ایک ایک گردان اجوف واوی سے بھی اور اجوف یائی سے بھی نقشے کی شکل میں لکھ دی ہے۔ ان کے صیغوں کو دیکھ دیکھ کر بقیہ سب مباحث کی صرف کبیر کرالیں جیسا کہ پیچھے نصر ضرب کے باب میں ماضی مضارع سے بقیہ سب گردانوں کے کرنے کا طریقہ لکھ دیا گیا ہے۔

اجوف سے باب نصر وکرم

فعل ماضی معروف — فعل ماضی مجہول

	غائب		حاضر		متکلم	غائب		حاضر		متکلم
واحد	قَالَ	قَالَتْ	قُلْتَ	قُلْتِ	قُلْتُ	قِيْلَ	قِيْلَتْ	قُلْتَ	قُلْتِ	قُلْتُ
تثنیہ	قَالَا	قَالَتَا	قُلْتُمَا	قُلْتُمَا		قِيْلَا	قِيْلَتَا	قُلْتُمَا	قُلْتُمَا	
جمع	قَالُوْا	قُلْنَ	قُلْتُمْ	قُلْتُنَّ	قُلْنَا	قِيْلُوْا	قُلْنَ	قُلْتُمْ	قُلْتُنَّ	قُلْنَا

اجوف واوی میں نصر و کرم کے ہر فعل ماضی معروف ومجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے بالکل قَالَ اور قِيْلَ کی طرح ہوتی ہے جیسے طَالَ طِيْلَ

فعل مضارع معروف — فعل مضارع مجہول

واحد	يَقُوْلُ	تَقُوْلُ	تَقُوْلُ	تَقُوْلِيْنَ	اَقُوْلُ	يُقَالُ	تُقَالُ	تُقَالُ	تُقَالِيْنَ	اُقَالُ
تثنیہ	يَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ	تَقُوْلَانِ		يُقَالَانِ	تُقَالَانِ	تُقَالَانِ	تُقَالَانِ	
جمع	يَقُوْلُوْنَ	يَقُلْنَ	تَقُوْلُوْنَ	تَقُلْنَ	نَقُوْلُ	يُقَالُوْنَ	يُقَلْنَ	تُقَالُوْنَ	تُقَلْنَ	نُقَالُ

اجوف واوی میں نصر و کرم کے ہر فعل مضارع معروف ومجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے بالکل يَقُوْلُ اور يُقَالُ کی طرح ہوتی ہے جیسے يَطُوْلُ يُطَالُ

برائے استاد:

مضارع کی اس گردان اور آئندہ سب گردانوں کے پہلے صیغے کے ساتھ لن لم نون ثقیلہ لگائیں اور اسی طرح مضارع کے ان نقشے والے صیغوں سے امر نہی اسم تفصیل اسم ظرف واسم آلہ بنا کر سب مباحث کی صرف کبیر کروائیں۔

اجوف سے باب ضرب

فعل ماضی معروف — فعل ماضی مجہول

	فعل ماضی معروف					فعل ماضی مجہول				
واحد	بَاعَ	بَاعَتْ	بِعْتَ	بِعْتِ	بِعْتُ	بِيْعَ	بِيْعَتْ	بِعْتَ	بِعْتِ	بِعْتُ
تثنیہ	بَاعَا	بَاعَتَا	بِعْتُمَا	بِعْتُمَا		بِيْعَا	بِيْعَتَا	بِعْتُمَا	بِعْتُمَا	
جمع	بَاعُوْا	بِعْنَ	بِعْتُمْ	بِعْتُنَّ	بِعْنَا	بِيْعُوْا	بِعْنَ	بِعْتُمْ	بِعْتُنَّ	بِعْنَا

اجوف یائی اور ہر مکسور العین ماضی معروف ومجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے بَاعَ و بِيْعَ کی طرح آتی ہے جیسے خَافَ اور نَالَ

فعل مضارع معروف — فعل مضارع مجہول

	فعل مضارع معروف					فعل مضارع مجہول				
واحد	يَبِيْعُ	تَبِيْعُ	تَبِيْعُ	تَبِيْعِيْنَ	اَبِيْعُ	يُبَاعُ	تُبَاعُ	تُبَاعُ	تُبَاعِيْنَ	اُبَاعُ
تثنیہ	يَبِيْعَانِ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعَانِ		يُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	تُبَاعَانِ	
جمع	يَبِيْعُوْنَ	يَبِعْنَ	تَبِيْعُوْنَ	تَبِعْنَ	نَبِيْعُ	يُبَاعُوْنَ	يُبَعْنَ	تُبَاعُوْنَ	تُبَعْنَ	نُبَاعُ

اجوف میں ہر مکسور العین مضارع کی صرف صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے يَبِيْعُ کی طرح آتی ہے اور مفتوح العین مضارع کی صرف کبیر يُبَاعُ کی طرح آتی ہے جیسے يَخَافُ اور يَنَالُ

اجوف سے باب سمع

فعل ماضی معروف — فعل ماضی مجہول

	فعل ماضی معروف					فعل ماضی مجہول				
واحد	خَافَ	خَافَتْ	خِفْتَ	خِفْتِ	خُفْتُ	خِيْفَ	خِيْفَتْ	خِفْتَ	خِفْتِ	خِفْتُ
تثنیہ	خَافَا	خَافَتَا	خِفْتُمَا	خِفْتُمَا		خِيْفَا	خِيْفَتَا	خِفْتُمَا	خِفْتُمَا	
جمع	خَافُوْا	خِفْنَ	خِفْتُمْ	خِفْتُنَّ	خِفْنَا	خِيْفُوْا	خِفْنَ	خِفْتُمْ	خِفْتُنَّ	خِفْنَا

فعل مضارع معروف — فعل مضارع مجہول

	فعل مضارع معروف					فعل مضارع مجہول				
واحد	يَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافِيْنَ	اَخَافُ	يُخَافُ	تُخَافُ	تُخَافُ	تُخَافِيْنَ	اُخَافُ
تثنیہ	يَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ		يُخَافَانِ	تُخَافَانِ	تُخَافَانِ	تُخَافَانِ	
جمع	يَخَافُوْنَ	يَخَفْنَ	تَخَافُوْنَ	تَخَفْنَ	نَخَافُ	يُخَافُوْنَ	يُخَفْنَ	تُخَافُوْنَ	تُخَفْنَ	نُخَافُ

اجوف سے باب افعال

فعل ماضی معروف　　　　فعل ماضی مجہول

واحد	اَقَامَ	اَقَامَتْ	اَقَمْتَ	اَقَمْتِ	اَقَمْتُ		اُقِيْمَ	اُقِيْمَتْ	اُقِمْتَ	اُقِمْتِ	اُقِمْتُ
تثنیہ	اَقَامَا	اَقَامَتَا	اَقَمْتُمَا	اَقَمْتُمَا			اُقِيْمَا	اُقِيْمَتَا	اُقِمْتُمَا	اُقِمْتُمَا	
جمع	اَقَامُوْا	اَقَمْنَ	اَقَمْتُمْ	اَقَمْتُنَّ	اَقَمْنَا		اُقِيْمُوْا	اُقِمْنَ	اُقِمْتُمْ	اُقِمْتُنَّ	اُقِمْنَا

اجوف میں مزید کی ماضی معروف ومجہول کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے اَقَامَ و اُقِيْمَ کی طرح آتی ہے یا صحیح کی طرح آتی ہے جیسے اِخْتَارَ اِسْتَعَانَ اِنْقَادَ

فعل مضارع معروف　　　　فعل مضارع مجہول

واحد	يُقِيْمُ	تُقِيْمُ	تُقِيْمُ	تُقِيْمِيْنَ	اُقِيْمُ		يُقَامُ	تُقَامُ	تُقَامُ	تُقَامِيْنَ	اُقَامُ
تثنیہ	يُقِيْمَانِ	تُقِيْمَانِ	تُقِيْمَانِ	تُقِيْمَانِ			يُقَامَانِ	تُقَامَانِ	تُقَامَانِ	تُقَامَانِ	
جمع	يُقِيْمُوْنَ	تُقِيْمُوْنَ	تُقِيْمُوْنَ	تُقِمْنَ	نُقِيْمُ		يُقَامُوْنَ	يُقَمْنَ	تُقَامُوْنَ	تُقَمْنَ	نُقَامُ

اجوف میں ہر مکسور العین مضارع کی صرف کبیر صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے يُقِيْمُ کی طرح ہے جیسے يَسْتَقِيْمُ اور مفتوح العین مضارع کی صرف کبیر يُقَامُ کی طرح ہے جیسے يَخْتَارُ يَنْقَادُ .

اجوف سے صرف صغیر پڑھانے کا طریقہ:

اجوف سے نصر کی صرف صغیر آگے آ رہی ہے اس کو مسلسل ایک ہی عبارت سمجھ کر طالب علم کو ناظرہ قرآن کی طرح دیکھ کر ترجمے کے ساتھ پڑھائیں۔ اس کے بعد صرف صغیر کا تجزیہ اور تعلیل کرائیں اس کے بعد ہر صیغے سے صرف کبیر کرائیں اس کے بعد ترجمہ اور صیغے کے ساتھ پوری صغیر زبانی یاد کرائیں۔ مثلاً یوں کہے۔ قال کہا اس ایک مرد نے صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف مثبت اسی طرح اسم تفضیل کے آخری صیغے تک۔

صرف صغیر

باب نصر:

قَالَ يَقُوْلُ قَوْلاً فهو قَائِلٌ وقِيْلَ يُقَالُ قَوْلاً فذاک مَقُوْلٌ

مَاقَالَ مَاقِيْلَ لَمْ يَقُلْ لَمْ يُقَلْ لَايَقُوْلُ لَايُقَالُ لَنْ يَّقُوْلَ لَنْ يُّقَال لَيَقُوْلَنَّ لَيُقَالَنَّ لَيَقُوْلَنْ لَيُقَالَنْ

الامر منه قُلْ لِتَقُلْ لِيَقُلْ لِيُقَلْ قُوْلَنَّ لِتُقَالَنَّ لِيَقُوْلَنَّ لِيُقَالَنَّ قُوْلَنْ لِتُقَالَنْ لِيَقُوْلَنْ لِيُقَالَنْ

والنهی عنه لَاتَقُلْ لَاتُقَلْ لَايَقُلْ لَايُقَلْ لَاتَقُوْلَنَّ لَاتُقَالَنَّ لَايَقُوْلَنْ لَايُقَالَنْ

والظرف منه مَقَالٌ مَقَالَانِ مَقَاوِلُ

والآلة منه مِقْوَلٌ مِقْوَلَانِ مَقَاوِلُ مِقْوَلَةٌ مِقْوَلَتَانِ مَقَاوِلُ مِقْوَالٌ مِقْوَالَانِ مَقَاوِيْلُ

افعل التفضيل المذكر منه اَقْوَلُ اَقْوَلَانِ اَقْوَلُوْنَ اَقَاوِلُ

والمؤنث منه قُوْلٰى قُوْلَيَانِ قُوْلَيَاتٌ قُوَلٌ

اجوف کے صیغے کا تجزیہ کروانے کا طریقہ:

طالب علم لکھی ہوئی صرف صغیر میں ہر صیغے پر انگلی رکھ کر مثلاً یوں کہے۔

قَــالَ کہااس ایک مرد نے ۔ق، واؤ سے بدلا ہوا الف اور لام اصلی حرف ہیں اسمیں ھــو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد

یَـقُوْلُ کہتا ہے یا کہے گا وہ ایک مرد ق، واو اور لام اصلی حروف ہیں اسمیں ھو پوشیدہ ہے ھو واحد مذکر غائب کی ضمیر ہے وہ ایک مرد

قــولا کہنا، ق و ل اصلی حروف ہیں الف تنوین بشکل الف ہے اس طرح پوری صرف صغیر کا تجزیہ کرو جیسے پہلے مہموز اور مثال میں بتایا ہے۔

اجوف کی تعلیل کا طریقہ:

تعلیل کرنے کے لیے ماضی مضارع پہلے صیغے کی اصل نکالو پھر تعلیل کا قاعدہ جاری کر کے صیغہ بناؤ جیسے قَــالَ اصل میں قَوَلَ تھا آخر تک اس کے بعد بقیہ سب صیغے اس پہلے صیغے سے بناؤ جیسے

قالو قال سے بنا ہے اس کے آخر میں جمع کا واو لگا دیا قا لوا ہو گیا

قُلْنَ قــال سے بنا ہے اس کے آخر میں جمع مونث کا نون لگا دیا قَلْن ہو گیا تو ضمیر کے متحرک ہونے کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو گیا قَــلْــن ہو گیا۔ باب پر دلالت کرنے کے لیے ف کلمے کو پیش دے دیا قُلْن ہو گیا اسی طرح قلنا تک

قُــلْ تَــقُــوْلُ سے بنا ہے مضارع کی علامت تاء کو دور کر کے آخر کو جزم دے دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا۔ اور جب اس کے آخر میں ساکن ضمیر یا نون تاکید آئے تو لام پر حرکت آجاتی ہے اور واؤ واپس آجاتا ہے جیسے قُلْ سے قُوْلَا اور قُوْلَنَّ

باب ضرب:

بَـاعَ يَبِيْـعُ بَيْعًا فهو بَائِعٌ وبِيْعَ يُبَاعُ بَيْعًا فذاك مَبِيْعٌ الامر منه بِعْ والنهى عنه لَاتَبِعْ والظرف منه مَبِيْعٌ والآلة منه مَبْيَعٌ ومِبْيَعَةٌ مِبْيَاعٌ افعل التفضيل المذكر منه اَبْيَعُ والمؤنث بُوْعٰى

بِعْ تَبِيْعُ سے بنا ہے مضارع کی علامت تاء کو دور کر کے آخر کو جزم دے دیا پھر اجتماع ساکنین

کو دور کرنے کے لیے یاء کو گرا دیا۔

بُوْعٰی بُیْعٰی تھا مُوْقِنٌ کے قاعدے کے سبب یاء سے بدل گئی۔

مَــقَــالٌ کا الف اصلی ہے اس لیے جمع کے الف کے بعد آنے سے ہمزہ سے نہیں بدلتا پس اس کی جمع مَقَاوِلٌ ہے۔ بخلاف رِسَالَۃٌ کی جمع رَسَائِلُ کیونکہ رِسَالَۃٌ کا الف اصلی حرفوں میں سے نہیں ہے۔

تنبیہ: اسم فاعل کا الف کبھی قصر کی بناء پر گر جاتا ہے جیسے سَــالِفٌ خَــالِفٌ سے سَلَفٌ خَلَفٌ اورھَاوِرٌ سے ھَوَر

پھر قَالَ کے قاعدے سے ھَارٌ (گرنے والا) ہو گیا۔ کـقـولـه تـعـالـیٰ عَلٰی شَفَاء جُرُفٍ ھَارٍ

حواشی: برائے استاد:۔ قـولـه تـعـالـی جُـرُفٍ ھَارٍ وزنه فَعَلٌ قُصِرَ عن فاعلٍ کَخَلَفٍ من خالفٍ و الفه لیس بالف فاعِلٍ (نسفی ص ۱۴۶ ج ۲)

باب سمع:

خَــافَ یَـخَافُ خَوْفاً فهو خَائِفٌ خِیْفَ یُخَافُ خَوْفاً فذاکَ مَخُوْفٌ الامر مـنـه خَفْ والـنهـی عـنه لَاتَخَفْ والظرف منه مَخَافٌ والاٰلة منه مِخْوَفٌ ومِخْوَفَةٌ مِخْوَافٌ افعل التفضیل المذکر منه اَخْوَفُ والمؤنث منه خُوْفٰی

نَــالَ یَـنَالُ نَیْلاً فهو نَائِلٌ ونِیْلَ یُنَالُ نَیْلاً فذاکَ مَنِیْلٌ الامر منه نَلْ والـنهـی عـنـه لَاتَـنَـلْ والـظـرف مَـنَالٌ والاٰلة منه مِنْیَلٌ مِنْیَلَةٌ مِنْیَالٌ افعل التفضیل المذکر منه اَنْیَلُ والمؤنث منه نُوْلٰی

کرُم: طَالَ یَطُوْلُ طَوْلاً فهو طَوِیْلٌ الامر طُلْ والنهی عنه لَاتَطُلْ

افعال:

اَقَـامَ یُـقِیْـمُ اِقَـامَةً فهـو مُـقِیْـمٌ واُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَةً فذاکَ مُقَامٌ الامر منه اَقِمْ والنهی عنه لَاتُقِمْ والظرف منه مُقَامٌ.

اَقِــمْ تُـقِیْمُ سے بنا ہے مضارع کی علامت تاء کو دور کر کے آخر کو جزم دے دیا اَقَامَ کا ہمزہ

واپس آ گیا اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے ی گر گئی اِقَامَةً اِقْوَمَةً تھا۔ یُقَالُ کے قاعدے کے سبب واؤ کا فتحہ قاف کا دے دیا پھر واؤ کو الف سے بدل دیا

اَبَانَ یُبِیْنُ اِبَانَةً فهو مُبِیْنٌ و اُبِیْنَ یُبَانُ اِبَانَةً فذاک مُبَانٌ الامر منه اَبِنْ والنهی عنه لَاتُبِنْ والظرف مُبَانٌ (تعلیل کرو)

تفعیل:

بَیَّنَ یُبَیِّنُ تَبْیِیْنًا فهو مُبَیِّنٌ وبُیِّنَ یُبَیَّنُ تَبْیِیْنًا فذاک مُبَیَّنٌ الامر منه بَیِّنْ والنهی عنه لَاتُبَیِّنْ والظرف منه مُبَیَّنٌ

افتعال:

اِحْتَاطَ یَحْتَاطُ اِحْتِیَاطًا فهو مُحْتَاطٌ و اُحْتِیْطَ یُحْتَاطُ اِحْتِیَاطًا فذاک مُحْتَاطٌ الامر منه اِحْتَطْ والنهی عنه لَاتَحْتَطْ والظرف منه مُحْتَاطٌ

اِحْتِیَاطًا اِحْتِوَاطًا تھا واؤ قِیَامًا کے قاعدے کی سبب یاء سے بدل گیا۔

اِخْتَارَ یَخْتَارُ اِخْتِیَارًا فهو مُخْتَارٌ واُخْتِیْرَ یُخْتَارُ اِخْتِیَارًا فذاک مُخْتَارٌ الامر منه اِخْتَرْ والنهی عنه لَاتَخْتَرْ والظرف منه مُخْتَارٌ

استفعال:

اِسْتَعَانَ یَسْتَعِیْنُ اِسْتِعَانَةً فهو مُسْتَعِیْنٌ واُسْتُعِیْنَ یُسْتَعَانُ اِسْتِعَانَةً فذاک مُسْتَعَانٌ الامر منه اِسْتَعِنْ والنهی عنه لَاتَسْتَعِنْ والظرف منه مُسْتَعَانٌ

اِسْتَخَارَ یَسْتَخِیْرُ اِسْتِخَارَةً فهو مُسْتَخِیْرٌ واُسْتُخِیْرَ یُسْتَخَارُ اِسْتِخَارَةً فذاک مُسْتَخَارٌ الامر منه اِسْتَخِرْ والنهی عنه لَاتَسْتَخِرْ والظرف منه مُسْتَخَارٌ

برائے استاد: مہموز اور مثال کے مصادر پڑھانے کے لیے جو طریقہ لکھا ہے اس کو دیکھنا چاہیے اور اسی طرح اجوف کے مصادر کو پڑھایا جائے

مصادر

اَلْقَوْلُ وَالْقِيْلُ	کہنا، حکم دینا	اَلنَّيْلُ (س، ض)	مطلب پانا
اَلتَّقَوُّلُ	کسی پر جھوٹ گھڑنا	اَلنَّوْلُ وَالنَّوَالُ (س، ض)	عطیہ دینا
اَلتَّاوِيْلُ	اصلی مقصود کی طرف لوٹانا	اَلتَّنَاوُلُ	کسی کے ہاتھ سے لینا
اَلْبَيْعُ	خریدنا، بیچنا (ضد)	اَلْمُنَاوَلَةُ	ہاتھ دراز کرکے دینا
اَلْاِبْتِيَاعُ	خریدنا	اَلْقَوْمُ ۳ وَالْقِيَامُ (ن)	کھڑا ہونا، سیدھا اور درست ہونا، کسی جگہ ثابت ہونا
اَلتَّبَايُعُ اَلْمُبَايَعَةُ ۱	آپس میں سودا کرنا بیعت کرنا	اَلْاِقَامَةُ	نگرانی کرنا، قیمت والا ہونا، کھڑا کرنا، کسی جگہ مقیم
اَلتَّاْيِيْدُ	قوت دینا	اَلْاِسْتِقَامَةُ	سیدھا ہونا
اَلْاِجَاءَةُ	لے آنا	اَلتَّقْوِيْمُ	سیدھا کرنا، قیمت لگانا
اَلْخَوْفُ وَالْخِيْفَةُ	ڈرنا	اَلتَّقَوُّمُ	سیدھا ہونا، قیمت والا ہونا
اَلتَّخْوِيْفُ	ڈرانا	اَلْبَيْنُ اَلْبَيَانُ (ض)	جدا ہونا، ظاہر ہونا
اَلتَّخَوُّفُ	خوف ظاہر کرنا، آہستہ آہستہ کم کرنا		
اَلْكَوْدُ ۲	نزدیک ہونا	اَلْبَيْنُوْنَةُ (ض) ۴	جدا ہونا
اَلْاِسْتِبَانَةُ، اَلتَّبَيُّنُ	ظاہر ہونا، ظاہر کرنا	اَلْاِبَانَةُ	بیان کرنا عورت کا مطلقہ ہونا
اَلْجِوَارُ (ن)	پڑوسی بنانا، ظلم سے پناہ دینا، پڑوسی بننا، ظلم سے پناہ لینا	اَلتَّبْيِيْنُ اَلْخِيْرَةُ (ض)	بیان کرنا اچھا ہونا، فوقیت کرنا
اَلْجَوْرُ	راہ سے ہٹ کر ظلم کرنا	اَلْاِخْتِيَارُ	چننا، منتخب کرنا
اَلْاِجَارَةُ	پناہ دینا	اَلْاِسْتِخَارَةُ	خیر طلب کرنا

اَلْاِسْتِجَارَةُ، اَلْمُجَاوَرَةُ	پناہ لینا	اَلتَّخْیِیْرُ	خیر طلب کرنا
اَلتَّجَاوُرُ	ایک دوسرے کی قریب رہنا	اَلْعَوْنُ اَلْاِعَانَةُ(ن) ۷	مدد کرنا
اَلْجَوَازُ ۵	مباح ہونا، گزرنا	اَلتَّعَاوُنُ	ایک دوسرے کی مدد کرنا
اَلْاِجَازَةُ اَلتَّجْوِیْزُ	مباح کرنا، اجازت دینا	اَلْاِسْتِعَانَةُ	مدد طلب کرنا
اَلْمُجَاوَزَةُ، اَلتَّجَاوُزُ	حد سے گزر کر نکلنا	اَلْقِیَادَةُ	چوپائے کی رسی پکڑ کر آگے آگے چلنا، لشکر کا سردار ہونا
اَلتَّجَوُّزُ	درگذر کرنا (سزا سے گزر جانا)	اَلْعَوَرُ، اَلْاِعْوِرَارُ(ن)	کانا ہونا
اَلْجَوْبُ، اَلْاِجْتِیَابُ(ن)	چٹان چیرنا، گریبان چیرنا	اَلْاِعَارَةُ ۸	عاریت لینا یا دینا
اَلْاِجَابَةُ، اَلْاِسْتِجَابَةُ ۶	سوال کا جواب دینا اور سوال قبول کرنا	اَلْاِسْتِعَارَةُ	عاریت مانگنا

حواشی: ۱ المبایعة .البیعة عہد و پیمان (منجد)

۲ الکود ۔ نیز بسیارے اواہل علم واویست او سمع و بکسر کاف چنانکہ مشہور است وہمیں حق و اصل لغت است ونزد بیہقی و تابعانش کہ صاحب فصول اکبری وغیرہ باشدنہ تداخل است نہ شذوذ بلکہ باب ہماں سمع آری ضمہ کاف شاذ است (حاشیہ منشعب بحوالہ توریق)

۳ القوم و القیام ۔ جو چیز کھڑی ہوتی ہے وہ سیدھی ہوتی ہے اور درست بھی اور کھڑی وہ ہوتی ہے جو گرے نہ تو وہ ثابت ہوتی ہے نگرانی کرنے والا کھڑا ہوتا ہے قیمة فِعْلَةٌ بمعنی مفعول ہے وہ ثمن جس پر چیز کھڑی ہو جائے۔

۴ البینونت ۔ بینونت والا ہونا صیر ورۃ ہے بیان کے مادے کے ساتوں مصدر لازم بھی ہیں اور متعدی بھی۔

۵ الجواز ۔ جواز کے مفہوم میں کسی چیز پر سے گزرنا۔ وہاں سے نکلنا اور کسی کے چلنے کے لیے گزرگاہ بنناداخل ہے مباح کرنے اور اجازت دینے میں گزرگاہ بنانے کے معنی پائے جاتے ہیں۔

۶ الاجابة ۔ سوال سے مقصود یا تو طلب مقال ہوتا ہے یا طلب منال پہلے کی اجابت جواب دینا ہے دوسرے کی اجابۃ سوال قبول کرنا ہے۔ ۷ ۔ الاعانة ۔ العون الظھیر

۸ ۔ الاعارة ۔ عاریت صرف استعمال کے لئے آپس میں لینے دینے والی چیز (قاموس)﴾

(۴) ناقص کے ابواب

ناقص چودہ بابوں سے آتا ہے:

۱. نَصَرَ :

دَعَا یَدْعُوْا دَعْوَۃً بلانا آلا یَاْلُوْ اَلْوًا کوتاہی کرنا

۲. ضَرَبَ :

رَمٰی یَرْمِیْ رَمْیاً پھینکنا اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَاناً آنا،

اَوٰی یَاْوِیْ اَیًّا پناہ لینا نَوٰی یَنْوِیْ نِیَّۃً نیت کرنا،

وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً بچانا

۳. سَمِعَ :

خَشِیَ یَخْشٰی خَشْیَۃً ڈرنا، رَضِیَ یَرْضٰی رِضْوَاناً راضی ہونا

اَسِیَ یَاْسٰی اَسًی غمگین ہونا، غَوِیَ یَغْوٰی غَیًّا وغَوَایَۃً گمراہ ہونا

حَیَّ یَحْیَا حَیَاۃً و حَیَوَاناً زندہ رہنا۔ قَوِیَ یَقْوٰی قُوَّۃً طاقت ور ہونا

۴. فَتَحَ :

نَھٰی یَنْھٰی نَھْیاً منع کرنا۔ اَبٰی یَاْبٰی اِبَاءً انکار کرنا۔

رَاٰی یَرٰی رُؤْیَۃً دیکھنا

۵. کَرُمَ :

رَخُوَ یَرْخُوْا رِخْوَۃً نرم ہونا ، نَھُوَ یَنْھُوْ نُھْیَۃً عقل مند ہونا

۶. حَسِبَ :

وَلِیَ یَلِیْ وِلَایَۃً قریب ہونا

۷۔ افعال:

اَلْقٰی یُلْقِیْ اِلْقَاءً ڈالنا۔ اَعْلٰی یُعْلِیْ اَعْلَاءً بلند کرنا۔

اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیْفَاءً پورا کرنا اَرٰی یُرِیْ اِرَاءَ ۃً دیکھانا،

اٰتٰی یُؤْتِیْ اِیْتَاءً دینا ، اٰوٰی یُؤْوِیْ اِیْوَاءً ٹھکانہ دینا۔

اَغْوٰی یُغْوِیْ اِغْوَاءً گمراہ کرنا۔ اَحْیَا یُحْیِیْ اِحْیَاءً زندہ کرنا

۸. تفعیل:

سَمّٰی یُسَمِّیْ تَسْمِیَۃً نامزدکرنا، لَوّٰی یُلَوِّیْ تَلْوِیَۃً موڑنا
قَوّٰی یُقَوِّیْ تَقْوِیَۃً قوت دینا ، حَیَّا یُحَیِّیْ تَحِیَّۃً حیاّک اللہ کہنا

۹. مفاعلة:

لَاقٰی یُلَاقِیْ مُلَاقَاۃً ملاقات کرنا، وَارٰی یُوَارِیْ مُوَارَاۃً چھپانا
دَاوٰی یُدَاوِیْ مُدَاوَاۃً دوا کرنا

۱۰. تَفعُّل:

تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا برتری ظاہر کرنا تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا آرزو کرنا
تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا دوستی کرنا تَقَوّٰی یَتَقَوّٰی تَقَوِّیًا طاقتور ہونا

۱۱. تفاعُل:

تَجَافٰی یَتَجَافٰی تَجَافِیًا دور رہنا۔ تَمَارٰی یَتَمَارٰی تَمَارِیًا شک کرنا۔
تَوَاصٰی یَتَوَاصٰی تَوَاصِیًا ایک دوسرے کو وصیت کرنا۔ تَسَاوٰی تَسَاوٰی تَسَاوِیًا برابر ہونا۔

۱۲. اِفْتِعَال:

اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً پسند کرنا، برگزیدہ بنانا
اِسْتَوٰی یَسْتَوِیْ اِسْتِوَاءً برابر کرنا۔ اِصْطَفٰی یَصْطَفِیْ اِصْطِفَاءً چننا۔
اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً پرہیز کرنا۔ اِهْدٰی یَهْدِیْ اِهْدَآءً ہدایت پانا۔
اِزْدَرٰی یَزْدَرِیْ اِزْدِرَاءً کم اور حقیر سمجھنا. (اَلزَّرْیُ (ض) عیب لگانا)

۱۳. اِسْتِفْعَال:

اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِیْ اِسْتِعْلَاءً بلند ہونا۔ اِسْتَوْفٰی یَسْتَوْفِیْ اِسْتِیْفَاءً پورا پورا لینا۔
اِسْتَحْیَا یَسْتَحْیِیْ اِسْتِحْیَاءً زندہ رکھنا۔ حیا کرنا

۱۴. انفعال:

اِنْبَغٰی یَنْبَغِیْ اِنْبِغَاءً مناسب ہونا اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اِنْزِوَاءً گوشہ میں بیٹھنا۔
(اَلزَّیُّ ایک گوشے پر کرنا)

ناقص کے پانچ قاعدے (ماخوذ از نوادر الاصول، رضی وجاربردی)

قاعدہ(۱)(یَدْعُوْ و یَرْمِیْ والا)

لام کلمے کا وضمے کے بعد اوری کسرے کے بعد ہوتو و اور ی دونوں کا ضمہ وکسرہ اس حالت میں ثقیل ہونے کے سبب گر جاتا ہے جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ، یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ .اوران کا فتحہ خفیف ہونے کی وجہ سے باقی رہتا ہے لَنْ یَدْعُوَ لَنْ یَرْمِیَ . دُعِیَ. جَاءَ الرَّامِیْ. رَأَیْتُ الرَّامِیَ مَرَرْتُ بِالرَّامِیْ. جَاءَ الدَّاعِیْ رَأَیْتُ الدَّاعِیَ مَرَرْتُ بِالدَّاعِیْ.
(قاعدہ نمبر۱ کا تعلق واوٗ یاء کی حرکت کی تبدیلی کے ساتھ ہے قاعدہ(۱) کے بعد والے قواعد کا تعلق واوٗ یاء کی ذات کی تبدیلی ساتھ ہے۔)

تنبیہ: لام کلمے کے واوٗیاء سے پہلے حرف کی کل چار حالتیں ہوسکتی ہیں(۱)فتحہ (۲) کسرہ(۳) ضمہ(۴)سکون

حالت نمبر۱:

لام کلمہ کے واوٗ،یاء سے پہلے فتحہ ہواس میں وہی قَال کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے دَعَوَ سے دَعَا .رَمَیَ سے رَمٰی اَلْعُلَوُ سے اَلْعُلٰی (اَلْعُلٰی عُلْیَا کی جمع ہے) . اَلْھُدَیُ سے اَلْھُدٰی. اَلْمُلْقَیُ سے اَلْمُلْقٰی ومُلْقَۃُ العُلٰی علیا کی جمع ہےاور اَلْعُلٰی میں وٓ قال والے قاعدے سے الف ہوگیا مگر الف کو یٓ کی شکل میں لکھا ہے

حالت نمبر۲:

لام کلمہ کے وٓ اور یٓ سے پہلے کسرہ ہوتواس کے لئے قاعدہ (۲) آرہا ہے۔

قاعدہ(۲): رَضِیَ ویرضیٰ والا

لام کلمے کے واو سے پہلے کسرہ ہوتواس حالت میں واوٗ تو یاء سے بدل جاتا ہے جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ۔اَلدَّاعِوُ سے اَلدَّاعِیُ اوریاء بحال رہتی ہے جیسے .رُمِیَ
واوٗ کو یاء سے بدلنے کی ایک صورت اور بھی ہےواوٗ سے پہلے کسرہ تو نہ ہومگر وہ صیغے میں اپنی

تیسری جگہ سے زائد جگہ پر چلا جائے اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو وہ بھی یاء سے بدل جاتا ہے جیسے یَرْضَوُ سے یَرْضَیُ اور پھر قَالَ کے قاعدے کے سبب یَرْضٰی۔

تنبیہ: واؤ کی چوتھی جگہ جانے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کلمے کے شروع میں مضارع کی علامت جیسے یَرْضٰی. جو کہ اصل میں اَرْضَو تھا

(۲) اسم مشتق کی زیادتی مثلاً اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اَرْضٰی جو کہ اصل میں اَرْضَوُ تھا

(۳) مزید کی زیادتی جیسے سَمّٰی جو کہ اصل میں سَمَّوَ تھا۔

حالت نمبر۳: لام کلمہ کے واؤ سے پہلے ضمہ ہو تو اس کے لئے قاعدہ نمبر۳ آرہا ہے۔

قاعدہ نمبر۳

واؤ سے پہلے ضمہ ہو تو اسم میں واؤ یاء سے اور ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے جیسے اَلتَّعَلُّوُ سے اَلتَّعَلِّیُ اَلْاَدْلُوُ سے اَلْاَدْلِیُ وَ یرضی کے قاعدے سے ی ہو گیا پھر قاعدہ (۳) کے ذریعہ ضمہ کسرے سے بدل گیا۔

اور فعل میں بحال رہتا ہے جیسے رَخُوَ . یَدْعُوُ

یاء سے پہلے ضمہ ہو تو فعل میں یاء واؤ سے بدل جاتی ہے اور ضمہ بحال رہتا ہے جیسے نَہُیَ سے نَہُوَ اور اسم میں ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے یاء بحال رہتی ہے جیسے الاَظْبُیُ سے الاَظْبِیُ اور پھر یرمی والے قاعدہ نمبر ایک سے الاَظْبِیْ. اسی طرح اَلتَّمَنُّیُ سے اَلتَّمَنِّیُ پھر اس سے اَلتَّمَنِّیْ

اَلتَّعَلِّیُ والی صورت میں اگر آخری واؤ اور اس سے پہلے والے ضمہ کے درمیان واو مدہ آجائے تو واو مدہ فاصل نہیں ہوتا کیونکہ واؤ مدہ کی حقیقت ضمہ ہے جیسے جُثُوْوٌ سے جِثِیٌّ (شرح الشافیہ)

تنبیہ:

اگر لام کلمے کی یاء کے بعد تنوین آجائے تو وہ یاء دو ساکن جمع ہونے کے سبب ہر جگہ حذف ہو جاتی ہے جیسے اَلرَّامِیُ سے رَامٍ ۔ الدَّاعِیُ سے دَاعٍ اور اَلْاَظْبِیُ سے اَظْبٍ۔ اَلْاَدْلِیُ سے اَدْلٍ۔ اَلتَّعَلِّیُ سے تَعَلٍّ۔

حالت نمبر۴:

لام کلمے کے واؤ۔یاء سے پہلا حرف ساکن ہوتو اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(۱)وہ ساکن واؤ اور یاء مدہ ہواور یا دونوں حرف لین ہوں

(۲)وہ ساکن الف مدہ ہو (۳) وہ ساکن حرف صحیح ہو۔

صورت نمبر۱:

لام کلمے سے پہلے واؤ مدہ ہواور یا یاء مدہ ہو

یہ صورت ناقص واوی سے فعول اور مفعول والے کلمات میں پیش آتی ہے۔دونوں کی تفصیل یہ ہے کہ

فُعُوْلٌ

فُعُوْل جمع میں اَلتَّعَلِّیْ کے قاعدے سے ہمیشہ تعلیل لازم ہے جیسے جَاثٍ کی جمع فعول کے وزن پر جثُوْوٌ سے جُثِـیٌّ ہے۔ضمہ کو کسرہ سے اور واؤ کو ی سے بدل دیا اسمیں تصحیح درست نہیں ہے جیسے جُثُوْوٌ کو جُثُوٌّ نہیں پڑھتے۔

فُعُوْلٌ مصدر میں تصحیح اور تعلیل دونوں درست ہیں جیسے عُتُوْوٌ سے عُتُوٌّ اور عُتِـیٌّ و عِتِیٌّ

فُعُوْلٌ صفت میں تصحیح لازم ہے جیسے عَدُوْوٌ سے عَدُوٌّ اور عَفُوْوٌ سے عَفُوٌّ تعلیل درست نہیں ہے جیسے عَدُوْوٌ کو عَدِیٌّ نہیں بناتے ہیں۔خلاصہ یہ کہ فُعُوْلٌ جمع میں تعلیل لازم ہے اور فُعُوْلٌ صفت میں تصحیح لازم ہے اور فُعُوْلٌ تعلیل وتصحیح دونوں درست ہیں

مُفْعُوْلٌ

مفعُوْلٌ کے وزن والے کلمے کے آخر میں کبھی دو واؤ اور کبھی تین واؤ جمع ہوجاتے ہیں۔

جب اس کے آخر میں دو واؤ جمع ہوں ایک اسم مفعول کی زیادتی دوسرا لام کلمے کا واو تو پھر اگر اس کا واؤ ماضی میں عین کے کسرے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا ہوتو ماضی کی رعایت کی وجہ سے اسم مفعول میں بھی واؤ کو یاء سے بدل کر تصحیح کی طرح تعلیل بھی درست ہے۔جیسے رضی

کے اسم مفعول مَرْضُوْوٌ سے مَرْضُوٌّ و مَرْضِیٌّ دونوں طرح درست ہے،

اگر ماضی میں عین کلمے پر نہ کسرہ ہو اور نہ ہی لام کلمے کے واو کو یاء سے بدلا ہو تو اسم مفعول میں صرف تصحیح لازم ہے۔ جیسے دَعَا کا اسم مفعول مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ آتا ہے اور یہ تصحیح ہے۔ اس میں تعلیل درست نہیں اس لئے اسم مفعول مَدْعِیٌّ نہیں آتا۔

جب تین واوٴ جمع ہوں تو دونوں صورتوں میں تعلیل لازم ہے تصحیح درست نہیں جیسا اَلْقُوَّۃُ کے ماضی قَوِیَ جو کہ اصل میں قَوِوَ تھا اس کا اسم مفعول مَقْوُوْوٌ سے مَقْوِیٌّ آتا ہے اور یہ تعلیل ہے۔ اس میں تصحیح درست نہیں ہے اس لیے اس کا اسم مفعول مَقْوُوْوٌ نہیں آتا ہے۔

طریقہ تعلیل:

جُثِیٌّ یہ اصل میں جُثُوْوٌ تھا، اَلتَّعَلّیْ کے قاعدے کے سبب آخری واوٴ کو یاء سے بدل دیا۔ جُثُوْیٌ ہوا پھر سیّد کے قاعدے سے پہلے واوٴ کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کر دیا جُثِیٌّ ہوا۔ اور اس میں عین کلمے کی مناسبت سے فاء پر کسرہ بھی درست ہے جیسے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّھُمْ حَوْلَ جَھَنَّمَ جِثِیًّا اسی طرح دَلْوٌ کی جمع دُلِیٌّ ہے جو اصل میں دُلُوْوٌ تھا۔ دونوں کی جمع جُثُیٌّ دُلُیٌّ درست نہیں۔ اس لیے جاث کی جمع جُثُوٌّ اور دَلْوٌ کی جمع دُلُوٌّ نہیں آتی ہے۔

﴿چونکہ مفرد کے بہ نسبت جمع ثقیل ہے اس لیے آخری واوٴ اور اس سے قبل والے ضمہ کے درمیان واوٴ مدہ کو جمع میں فاصل نہیں قرار دیتے ہیں۔ اور اس کو التعلی کے قاعدے کے تحت داخل کر کے تعلیل کرتے ہیں جیسے جثُوْوٌ سے جُثِیٌّ ہے اور مفرد میں فاصل قرار دیتے ہیں اس لئے اس میں التعلی کا قاعدہ جاری نہیں کرتے ہیں جیسے عَدُوْوٌ سے عَدُوٌّ﴾

فُعُوْلٌ کے وزن والے مصدر کی تعلیل فُعُوْلٌ کے وزن والی جمع کی طرح ہے۔ جیسے عَتَا عُتُوًّا و عُتِیٌّ اور مِضِیٌّ کی طرح عِتِیٌّ بھی درست ہے جیسا کہ اجوف میں سید کے قاعدے میں

ناقص یائی سے فعول مصدر کے قاعدے میں تفصیل سے گزرا ہے۔ عین کلمے کے کسرے کی مناسبت سے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّھُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا اور اس میں تصحیح درست ہے جیسے وَعَتَوْا عُتُوًّا کَبِیْرًا

تنبیہ:

ناقص یائی سے فعول اور مفعول کے اور ناقص واوی سے فعیل کے وزن والے کلمات کے آخر میں وّ اور یّ جمع ہو جاتے ہیں اس لیے ان میں سیــــــد کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے صَلُوْیٌ صِلِیٌّ مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌّ عَلِیْوٌ سے عَلِیٌّ

صورت نمبر۲

لام کلمے کے واو، یاء سے پہلا ساکن الف مدہ ہو۔ اس کے لیے قاعدہ نمبر۴ آ رہا ہے

قاعدہ نمبر۴ (دُعاءٌ والا)

واو اور یاء الف زائدہ کے بعد کلمے کے آخر میں ہوں تو دونوں ہمزہ سے بدل جاتے ہیں۔ دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ۔ رِیَایٌ سے رِیَاءٌ۔ لِقَایٌ سے اِلْقَاءٌ اور واو فِعَالہ کے الف کے بعد یاء سے بدل جاتا ہے جیسے شَکَا یَشْکُوْ شِکَایَۃً اور فَعَالۃ کے الف کے بعد اپنے حال پر رہتا ہے۔ جیسے شَقِیَ یَشْقَا شَقَاوَۃً

صورت نمبر۳:

لام کلمے کے واو اور یاء سے پہلا حرف صحیح ساکن ہو اس صورت میں واو اور یاء صحیح کی طرح سالم رہتے ہیں اس لیے ایسے کلموں کو جاری مجریٰ صحیح کہتے ہیں جیسے دَلْوٌ ظَبْیٌ

قاعدہ نمبر ۵ (فُعلیٰ والا)

فُعلی (بالضم) تین ہیں (۱) اسم خواہ جامد ہو یا مصدر (۲) صفت مشبہ (۳) اسم تفضیل ناقص یائی سے تینوں اصل کے موافق استعمال ہوتے ہیں جیسے قُضیَا (فیصلہ کرنا بُشریٰ کی طرح مصدر ہے) عُمْیَا (حُبْلیٰ کی طرح صفت مشبہ ہے) رُمْیَا (اَرْمیٰ کا مونث ہے)
اور ناقص واوی سے اسم جامد اور صفت مشبہ اصل کے موافق واؤ سے آتے ہیں جیسے حُزْویٰ (ایک خاص مقام کا نام ہے) غُزْویٰ (قتال کرنے والی عورت) اور اسم تفضیل واؤ کے بجائے یاء سے مستعمل ہے جیسے دُنْیَا عُلْیَا لیکن قُصْوَیٰ عام قاعدے کے خلاف اصل پر آیا ہے۔

﴿کل مؤنث لا فعل التفضیل لامه واو قیاسه الیاء یجری مجری الاسماء ۱۲ (رضی)﴾

براۓ استاد:
(۱) کسرے کے بعد فاء وعین کلمے کا واؤ ساکن ہو تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے جیسے مِیْعَادٌ قِیْلٌ اور متحرک سالم رہتا ہے جیسے عِوَضٌ ہاں اگر اس میں وہ شرط پائی جاۓ جو اجوف کے قاعدہ نمبر ۹ میں ہے تو متحرک بھی یاء سے بدل جاتا ہے جیسے قِیَامٌ ' رِیَاضٌ ' اور لام کلمے کا واؤ ساکن ہو یا متحرک ہر حال میں یاء سے بدل جاتا ہے جیسے الدَّعِیْ تَسْمِوَۃٌ سے تَسْمِیَۃٌ
(۲) یاء سے پہلے ضمہ ہو تو تین جگہ وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔ (۱) فعل میں جیسے نَھُیَ سے نَھُوَ (۲) فُعْلیٰ اسمی جیسے طُوبیٰ خواہ مصدر ہو یا اسم تفضیل کا مؤنث (۳) اس کے بعد آخری حروف ایک سے زیادہ ہوں جیسے مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ
اور تین جگہ ضمہ کسرے سے بدل جاتا ہے۔(۱) یاء اسم کے بالکل اخیر میں ہو جیسے اَلْاَظْبِیْ (۲) اس کے بعد آخری حرف ایک ہو جیسے بِیْضٌ (۳) فُعْلیٰ صفتی میں یاء ہو جیسے ضِیْزیٰ.

فَعْلیٰ (بالفتح) دو ہیں (۱) مصدر (۲) صفت مشبہ ان دونوں میں لام کلمے کا واؤ اپنے حال پر رہتا ہے جیسے دَعْویٰ (دَعَا کا مصدر) اور شَھْویٰ (عَطْشیٰ کی طرح صفت مشبہ ہے)
یاء صفت میں اپنے حال پر رہتی ہے۔ جیسے صَدْیَا (پیاسی عورت صفت مشبہ ہے) اور اسم میں واؤ سے بدل جاتی ہے تَقْیَا سے تَقْویٰ (مصدر ہے) اور لام کلمے کی یاء اسم میں واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے وَقْیَا سے تَقْویٰ جو کہ اسم مصدر ہے اور اس میں فاء کلمے کا واؤ بھی عام قیاس کے

خلاف ت سے بدل گیا ہے اور فتیًا سے فتوٰی۔ فِعْلٰی بالکسر کوئی نہیں آیا ہے۔

کلمے کے آخری الف کے لکھنے کا قاعدہ:

آخری الف دو طرح سے آتا ہے یا تیسری جگہ پر ہو یا تیسری سے زائد جگہ پر ہو۔

تیسری جگہ والے الف کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کو دو موقعوں پر ہمیشہ یاء ہی کی شکل میں لکھتے ہیں۔

(۱) حرف میں جیسے حَتّٰی . عَلٰی

(۲) اسم کے تینوں وزنوں فَعَلٌ ،فِعَلٌ اور فُعَلٌ میں سے صرف دو وزن فِعَلٌ اور فُعَلٌ میں جیسے رِضًی اور ضُحًی

دو موقعوں پر یاء سے بدلے ہوئے الف کو یاء کی شکل میں اور واؤ سے بدلے ہوئے کو الف کی شکل میں لکھتے ہیں۔

(۱) فعل ماضی جیسے رَمٰی اور دَعَا.

(۲) اسم کے مذکورہ تین وزنوں میں سے صرف فَعَلٌ میں جیسے اَذَیٌ سے اَذًی اور عَصَوٌ سے عَصًا۔ ہاں تماثل کے وقت الف کو ی کی بجائے الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں جیسے حَیِیَ حَیِیَۃٌ کی بجائے حَیَاۃٌ

تیسری سے زائد جگہ والے الف کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کو ہمیشہ یاء کی شکل میں لکھتے ہیں خواہ فعل میں ہو جیسے یَرْضٰی اَلْقٰی اِلْقَاءً . اِسْتِعْلٰی . خواہ اسم میں ہو جیسے اَعْلٰی . اَلْمُصْطَفٰی. قَهْقَرٰی۔

ہاں اگر یاء کی شکل میں لکھنے سے تماثل فی الرسم کی صورت پیش آتی ہو تو پھر اس سے بچنے کے لیے الف کو یاء کی بجائے الف ہی میں لکھتے ہیں جیسے یَحْیٰی کی بجائے یَحْیَا۔ اَحْیٰی کی بجائے اَحْیَا اِحْیَاءً . حَیّٰی کی بجائے حَیَّا تَحِیَّۃً نہ کہ حَیَّ حَیَاۃً .دُنْیٰی کی بجائے دُنْیَا . اعلٰی کا مؤنث عُلْیَا

خَطِیْئَۃٌ کی جمع مفاعل کے وزن پر خَطَایِیُ سے خطایا آتی ہے (دیکھو مہموز کا قاعدہ نمبر ۴) اس کو خَطَایِی کی بجائے خطایا لکھتے ہیں۔ صَدْیَا فَعْلٰی کا وزن ہے تو فَعْلٰی کی طرح صَدْیٰی لکھنا چاہئے تھا مگر تماثل کی وجہ سے صَدْیَا لکھتے ہیں۔

اسی طرح اَدْعِیٰ اور اَرْمٰی کا مونث فُعْلٰی کے مثل رُمْیٰی دُعْیٰی لکھنا چاہتے تھا مگر تماثل سے بچنے کے لیے دُعْیَا اور رُمْیَا لکھتے ہیں۔

سُقْیٰھَا (سورۃ الشمس) فُعْلٰی کے موافق سُقْیٰی ہے اس کی دوسری ی کو تماثل سے بچنے کیلئے بشکل الف سُقْیَاھَا لکھنا چاہیئے تھا لیکن رسم عثمانی کی وجہ سے ایک یاء کو بشکل الف لکھنے کی بجائے خلاف قیاس کتابت سے گرادیا۔

اگر تماثل اسم علم میں پیش آئے تو پھر الف کو عام قاعدے کے موافق یاء ہی کی شکل میں لکھتے ہیں تماثل کی پروانہیں کرتے ہیں جیسے یَحْییٰ

ناقص کی تعلیل اور گردانیں

ناقص کی تعلیل اور گردانوں کو عین کے فتحہ ،ضمہ، کسرہ کے اعتبار سے تقسیم کیا گیا ہے۔

عین کے فتحہ والی ماضی اور مضارع کے صیغوں کو بنانے اور تعلیل کا طریقہ

عین کے فتحہ والی ماضی کے پہلے صیغے میں لام کلمہ کے واؤ اور یاء قَـال کے قاعدے کے سبب الف سے بدل جاتے ہیں پھر یہ بدلہ ہوا الف پہلے صیغے میں تو باقی رہتا ہے اور فَعَلُوْا اور فَعَلَتْ میں حقیقی فَعَلَتَا میں حکمی اجتماع ساکنین کے سبب حذف ہو جاتا ہے اور اس سے پہلا فتحہ بحال رہتا ہے جیسے دَعَا سے دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا رَمٰی سے رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا پس دَعَوْا دَعَا سے بنا ہے اس کے ساتھ جمع کا واؤ آیا تو الف اجتماع ساکنین کے سبب گر گیا اسی طرح وَقـٰی سے وَقَـوْا سَمّٰی سے سَمَّوْا باقی دس صیغے اصل کے موافق آتے ہیں یعنی الف کی جگہ مجرد میں تو واوی میں واؤ اور یائی میں یاء آجاتی ہے اور مزید سے واوی اور یائی دونوں میں صرف یاء آجاتی ہے اور ماقبل کا فتحہ بحال رہتا ہے جیسے دَعَا سے دَعَوَا دَعَوْنَ (آخر تک) رَمٰی سے رَمَیَا رَمَیْنَ آخر تک سَمّٰی سے سَمَّیَا سَمَّیْنَ آخر تک اگر یہ الف تیسری سے زائد جگہ ہو جو مضارع اور مزید میں آتا ہے وہ چار موقعوں میں گر جاتا ہے اور اس سے پہلے حرف کا فتحہ باقی رہتا ہے۔

(۱) فعل اور اسم دونوں میں جمع کے واؤ سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے یُدْعَوْنَ تُدْعَوْنَ ، یُرْمٰی سے یُرْمَوْنَ تُرْمَوْنَ اُرْمٰی سے اُرْمَوْنَ اَلْمُصْطَفٰی سے اَلْمُصْطَفَوْنَ.

۲۔واحد مونث حاضر کی یاء سے پہلے جیسے تُدْعٰی سے تُدْعَیْنَ، تُرْمٰی سے تُرْمَیْنَ ۔
۳۔جازم کے آنے سے جیسے لَمْ تُدْعَ لَمْ تُرْمَ.
۴۔تنوین سے پہلے المصطفٰی سے مصطفًی،الھدٰی سے ھُدًی

الف تین موقعوں پر اپنے اصلِ قریب یاء کی طرف منتقل ہوجاتا ہے

(۱)۔تثنیہ کے الف سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے یُدْعَیَانِ، اُدْعٰی سے اُدْعَیَانِ اوریُرْمٰی سے یُرْمَیَانِ،یُلْقٰی سے یُلْقَیَانِ، المصطفٰی سے المصطفیان۔
(۲)نون تاکید سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے لَیُدْعَیَنَّ۔
(۳)نون جمع سے پہلے جیسے یُدْعٰی سے یُدْعَیْنَ.

اس الف کے حذف ہونے کے بعد والی حالت میں واحد مونث حاضر اور جمع مونث حاضر دونوں ظاہری شکل میں یکساں ہوجاتے ہیں پس واحد مونث حاضر بھی تُدْعَیْنَ ہے ۔ اس میں یاء واحد مؤنث حاضر کی ضمیر ہے اور نون اعرابی ہے اور جمع مؤنث حاضر بھی تُدْعَیْنَ ہے اس میں یاء لام کلمہ ہے اور نون جمع مؤنث کی ضمیر ہے۔

ناقص سے عین کے فتحہ والے ہر ایک مضارع میں مجرد ہو یا مزید یہی حکم جاری ہے

ناقص سے عین کے ضمہ اور کسرہ والی ماضی اور مضارع

ناقص سے عین کے ضمہ اور کسرہ والے ماضی اور مضارع میں واؤ اور یاء کے حذف کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔فعل اور اسم کے لام کلمے کا واؤ اور یاء جمع کے واؤ کے آنے سے حذف ہوجاتے ہیں پھر عین کلمے پر ضمہ ہو تو باقی رہتا ہے جیسے یَدْعُوْا سے یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ اور اگر کسرہ ہو تو ضمہ سے بدل جاتا ہے جیسے دُعِیَ سے دُعُوْا ، یَرْمِیْ یَرْمُوْنَ تَرْمُوْنَ اَلدَّاعِیْ سے اَلدَّاعُوْنَ ، اَلْمُلْقِیْ سے اَلْمُلْقُوْنَ۔

۲۔فعل کے واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں لام کلمے کا واؤ اور یاء واحد مؤنث حاضر کی یاء کے

آنے سے حذف ہوجاتے ہیں۔ پھر عین کلمے پر کسرہ ہو تو باقی رہتا ہے جیسے تَرْمِیْ سے تَرْمِیْنَ اور اگر اس پر ضمہ ہو تو وہ کسرے سے بدل جاتا ہے جیسے تَدْعُوْ سے تَدْعِیْنَ۔
۳۔ جازم کے آنے سے جیسے یَدْعُوْا سے لَمْ یَدْعُ یَرْمِیْ سے لَمْ یَرْمِ
۴۔ تنوین سے پہلے جیسے اَلدَّاعِیْ سے دَاعٍ

تعلیل کرنے کا طریقہ:

تعلیل کا اصول یہ ہے کہ گردان کے چودہ صیغے میں سے پہلے صیغے کا تو اصل نکالتے ہیں جیسے دُعِیَ اصل میں دُعِوَ تھا واو کلمے کے آخر میں کسرے کے بعد آنے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا دُعِیَ ہوگیا۔

پھر بقیہ صیغوں میں سے ہر صیغہ پہلے صیغے سے بناتے ہیں وہ اس طرح کہ جو صیغہ بنانا ہو تو اس کے آخر میں فاعل والی ضمیر کو پہلے صیغے کے آخر میں لے آؤ پھر اس سے جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اس کو بیان کر دو جیسے یوں کہو کہ دُعُوْا دُعِیَ سے بنا ہے اس طرح کہ دُعِیَ کے آخر میں جمع کا واؤ آنے سے لام کلمے کی یاء حذف ہوگئی عین کلمے کا کسرہ ضمہ سے بدل گیا۔

یہ تعلیل ناقص سے عین کے کسرے اور اس کے ضمے والے ہر ایک ماضی اور مضارع میں جاری ہے۔

دو موقعوں میں واؤ اور یاء اپنے حال پر رہتے ہیں (۱) تثنیہ کا الف (۲) جمع کا نون کیونکہ یہ دونوں کلمے کو اپنی اصل کی طرف لے جاتے ہیں۔
۱۔ تثنیہ کے الف سے پہلے جیسے یَدْعُوْ سے یَدْعُوَانِ، یَرْمِیْ سے یَرْمِیَانِ دَاعٍ سے دَاعِیَانِ.
۲. جمع مؤنث کے نون سے پہلے جیسے یَدْعُوْا سے یَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ

فائدہ: یَدْعُوْنَ دو صیغے ہیں۔
۱۔ جمع مذکر غائب اس میں واؤ ضمیر ہے اور نون اعرابی ہے اور وزن یَفْعُوْنَ ہے
۲۔ جمع مؤنث غائب اس میں واؤ لام کلمہ ہے نون جمع مؤنث کی ضمیر ہے اور وزن یَفْعُلْنَ ہے
اسی طرح تَرْمِیْنَ بھی دو صیغے ہیں۔

۱۔ واحد مؤنث حاضر اس میں یاء واحد مؤنث کی ضمیر ہے اور نون اعرابی ہے اور وزن تَـفْعِيْنَ ہے۔

۲۔ جمع مؤنث حاضر اس میں یؔ لام کلمہ ہے اور نون جمع مؤنث کی ضمیر ہے اور وزن تَفْعِلْنَ ہے۔

معتبر علماء کے بیان کی رو سے کلمے کے آخری یؔ کا حذف وصل اور وقف دونوں حالتوں میں جازم کے بغیر بھی درست ہے جیسے نَبْغِیْ سے نَبْغِ . فَاتَّقُوْنِ.

اجتماع ساکنین کا حکم

اجتماع ساکنین دو قسم پر ہے (۱) علی حدّہ (۲) علی غیر حدّہ

اجتماع ساکنین علی حدّہ:

دو ساکن اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تین باتیں مجتمع ہوں۔

(۱) پہلا مدہ ہو (۲) دوسرا مشدد ہو

(۳) دونوں کا کلمہ ایک ہو تو اس کو اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں۔ یعنی اپنی حد پر ہے اس کو دور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسے ضَـآلِّيْنَ. پہلا ساکن الف مدہ ہے دوسرا لام مشدد اور دونوں ایک کلمہ میں ہیں۔ اور اسی طرح اَتُحَآجُّوْنِّیْ میں پہلا ساکن واو مدہ اور دوسرا ساکن نون مشدد ہے اور دونوں ایک کلمے میں ہیں۔

اجتماع ساکنین علی غیر حدّہ:

جس اجتماع میں ان تینوں باتوں میں سے ایک بھی نہ ہو وہ علی غیر حدہ ہے۔ اس لیے اس کو دور کرنا ضروری ہے۔

اجتماع ساکین علی غیر حدہ کے دور کرنے کا طریقہ:

(۱) اگر پہلا ساکن مدہ ہو تو وہ گر جاتا ہے جیسے اٰتُوْا سے اٰتُوالزَّكٰوةَ، يَـخْشَى اللّٰهَ يُرْبِی الصَّدَقَاتِ، دو کلمے ہیں۔

نون ثقیلہ حکماً جدا کلمہ ہوتا ہے جیسے تَدْعُوْنَ سے لَتَدْعُنَّ. تَدْعِیْنَ سے لَتَدْعِنَّ

(۲) اگر پہلا ساکن مدہ نہ ہوتو اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ والے عام قانون کے مطابق اس کو کسرہ دیتے ہیں۔ جیسے قَالَتِ امْرَاَۃٌ . لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ . لَوِ اسْتَطَاعُوْا . صَاحِبَیِ السِّجْنِ . تَرَیْنَ سے اِمَّا تَرَیِنَّ. تُدْعَیْنَ سے لَتُدْعَیِنَّ

(۳) اگر پہلا ساکن جو کہ مدہ نہیں ہے وہ واو جمع یا میم جمع ہوتو اس کو ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے اٰتَوْا سے اٰتَوُ الزَّکٰوۃَ . تَدْعُوْنَ سے لَتَدْعُوْنَّ . تُرْمَوْنَ سے لَتُرْمَوُنَّ اور جیسے هُمْ سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ . کُمْ سے یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَۃَ .

پس اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) پہلا ساکن مدہ ہو (۲) پہلا ساکن غیر مدہ ہو (۳) پہلا ساکن جو غیر مدہ ہے وہ واو جمع ہو یا میم جمع ہو۔

ناقص واوی سے عین کے فتحہ والی ماضی

ناقص واوی سے عین کے فتح والی ہر ماضی خواہ مجرد کا ہو یا مزید کا صحیح ہو یا معتل ہر ایک کی گردان کرنے اور اس کی تعلیل کرنے کے لیے ایک ہی اصول ہے جو اوپر بیان ہوا ہے اسی کے مطابق گردانیں آرہی ہیں

ماضی مفتوح العین کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	دَعَا	دَعَتْ	دَعَوْتَ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُ
تثنیہ	دَعَوَا	دَعَتَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمَا	
جمع	دَعَوْا	دَعَوْنَ	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتُنَّ	دَعَوْنَا

ناقص یائی سے عین کے فتحے والی ماضی

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	رَمٰی	رَمَتْ	رَمَیْتَ	رَمَیْتِ	رَمَیْتُ
تثنیہ	رَمَیَا	رَمَتَا	رَمَیْتُمَا	رَمَیْتُمَا	
جمع	رَمَوْا	رَمِیْنَ	رَمَیْتُمْ	رَمَیْتُنَّ	رَمَیْنَا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مفتوح العین ماضی کی گردانیں کرو جیسے اَلْکُوتاہی کی اس ایک مردنے۔ اَتٰی، اَلْقٰی، سَمّٰی، لَاقٰی، تَعَلّٰی، تَجَافٰی، اِجْتَبٰی، اِسْتَعْلٰی، اِنْبَغٰی

ناقص سے عین کے کسرے والی ماضی معروف ومجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	رَُضِیَ	رَُضِیَتْ	رَُضِیْتَ	رَُضِیْتِ	رَُضِیْتُ
تثنیہ	رَُضِیَا	رَُضِیَتَا	رَُضِیْتُمَا	رَُضِیْتُمَا	
جمع	رَُضُوْا	رَُضِیْنَ	رَُضِیْتُمْ	رَُضِیْتُنَّ	رَُضِیْنَا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مکسور العین ماضی کی گردانیں کرو جیسے خَشِیَ . اَسِیَ. غَوِیَ. قَوِیَ. وَلِیَ

ناقص سے عین کے ضمے والی ماضی معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	رَخُوَ	رَخُوَتْ	رَخُوْتَ	رَخُوْتِ	رَخُوْتُ
تثنیہ	رَخُوَا	رَخُوَتَا	رَخُوْتُمَا	رَخُوْتُمَا	
جمع	رَخُوْا	رَخُوْنَ	رَخُوْتُمْ	رَخُوْتُنَّ	رَخُوْنَا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مضموم العین ماضی کی گردانیں کرو جیسے نَھُوَ

ناقص سے عین کے ضمے والا مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَدْعُوْ	تَدْعُوْ	تَدْعُوْ	تَدْعِیْنَ	اَدْعُوْ
تثنیہ	یَدْعُوَان	تَدْعُوَان	تَدْعُوَان	تَدْعُوَان	
جمع	یَدْعُوْنَ	یَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	نَدْعُوْا

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مضموم العین مضارع کی گردانیں کرو جیسے یَاْلُوْ، یَرْخُوْا، یَنْھُوْ

ناقص سے عین کے کسرے والا مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَرْمِیْ	تَرْمِیْ	تَرْمِیْ	تَرْمِیْنَ	اَرْمِیْ
تثنیہ	یَرْمِیَان	تَرْمِیَان	تَرْمِیَان	تَرْمِیَان	
جمع	یَرْمُوْنَ	یَرْمِیْنَ	تَرْمُوْنَ	تَرْمِیْنَ	نَرْمِیْ

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مکسور العین مضارع کی گردانیں کرو جیسے یَاْتِیْ، یَاْوِیْ، یَنْوِیْ، یَقِیْ، یَلِیْ، یُلْقِیْ، یُسَمِّیْ، یُلَاقِیْ، یَجْتَبِیْ، یَسْتَعْلِیْ، یَنْبَغِیْ

ناقص سے عین کے فتحے والا مضارع معروف

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَرْضٰی	تَرْضٰی	تَرْضٰی	تَرْضَیْنَ	اَرْضٰی
تثنیہ	یَرْضَیَان	تَرْضَیَان	تَرْضَیَان	تَرْضَیَان	
جمع	یَرْضَوْنَ	یَرْضَیْنَ	تَرْضَوْنَ	تَرْضَیْنَ	نَرْضٰی

اسی طرح ناقص کے چودہ بابوں میں سے ہر باب کی ہر مفتوح العین مضارع کی گردانیں کرو جیسے

یُوْتٰی، یُوْوٰی، یُنْوٰی، یُقٰی، یُلٰی، یُلْقٰی، یُسَمّٰی، یُلاقٰی، یُتَعَلّٰی، یُتَجَافٰی، یُجْتَبٰی، یُسْتَعْلٰی، یُنْبَغٰی

ناقص سے عین کے فتحے والا مضارع مجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یُدْعٰی	تُدْعٰی	تُدْعٰی	تُدْعَیْنَ	اُدْعٰی
تثنیہ	یُدْعَیَان	تُدْعَیَان	تُدْعَیَان	تُدْعَیَان	
جمع	یُدْعَوْنَ	یُدْعَیْنَ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَیْنَ	نُدْعٰی

صرف صغیر

باب نصر:

دَعَا یَدْعُوْا دَعْوَۃً ودُعَاءً فھوا دَاعٍ ودُعِیَ یُدْعٰی دَعْوَۃً وَّدُعَاءً فذالک مَدْعُوٌّ

مَا دَعَا مَا دُعِیَ لَمْ یَدْعُ لَمْ یُدْعَ لَا یَدْعُوْ لَا یُدْعٰی لَنْ یَّدْعُوَ لَنْ یُّدْعٰی
لَیَدْعُوَنَّ لَیُدْعَیَنَّ لَیَدْعُوَنْ لَیُدْعَیَنْ

الامر منه اُدْعُ لِتُدْعَ لِیَدْعُ لِیُدْعَ. اُدْعُوَنَّ لِتُدْعَیَنَّ لِیَدْعُوَنَّ لِیُدْعَیَنَّ اُدْعُوَنْ لَتُدْعَیَنْ لِیَدْعُوَنْ لِیُدْعَیَنْ

والنھی عنه لَا تَدْعُ لَاتُدْعَ لَا یَدْعُ لَا یُدْعَ لَا تَدْعُوَنَّ لَا تُدْعَیَنَّ لَا یَدْعُوَنَّ لَا یُدْعَیَنَّ لَا تَدْعُوَنْ لَا تُدْعَیَنْ لَا یَدْعُوَنْ لَا یُدْعَیَنْ

والظرف منه مَدْعًی مَدْعَیَانِ مَدَاعٍ

والالة منه مِدْعًی مِدْعَیَانِ مَدَاعٍ **مِدْعَاۃٌ** مِدْعَاتَانِ مَدَاعٍ **مِدْعَاءٌ** مِدْعَاءَانِ مَدَاعِیُّ

افعل التفضیل المذکر منه اَدْعٰی اَدْعَیَانِ اَدْعُوْنَ اَدَاعٍ

والمؤنث منه دُعْیَا دُعْیَیَانِ دُعْیَیَاتٌ وَدُعًی

تعلیلات:

مدعوٌّ مدعُوْوٌ تھا پہلے و کا دوسرے میں ادغام ہو گیا اور التَّعلّی کے قاعدے سے مَدْعِیٌّ جائز نہیں ہے

لم یَدْعُ یدْعُوْ سے بنا ہے لم جازم کے آنے سے و گر گیا

لَیَدْعَیَنَّ یُدعٰی سے بنا ہے نون ثقیلہ کے آنے سے لام کلمے پر فتحہ آگیا اور چونکہ لام کلمہ الف ہے اس پر حرکت نہیں آسکتی اس لئے الف اپنے اصل یعنی ی کی طرف منتقل ہو گیا

اُدْعُ تـــدعُــوْ سے بنا ہے اس طرح کہ مضارع کی علامت حذف کر کے اس کی جگہ ضمے والا ہمزہ وصلی لے آئے اور جزم کے سبب آخری وٓ حذف ہو گیا۔

لِتَدْعُ لیدعُ لا تَدْعُ لا تُدعَ میں بھی یہی تعلیل جاری ہے

مَدْعًی کی تعلیل:

مَدْعًی اصل میں مَدْعَوٌ تھا وٓ یرضٰی کے قاعدے کے سبب ی سے بدل گیا پھر قَالَ کے قاعدے سے الف ہو گیا اور تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی بنا پر حذف ہو گیا۔ اس کی جمع مَداعٍ ہے۔

مَداعٍ اصل میں مَـداعِیٌ تھا پھر یَرْضـیٰ کے قاعدے سے مَـداعـی ہو گیا پھر اجتماع ساکنین کو دور کرنے کے لئے سٓی کو گرادیا مَداعٍ ہو گیا۔

مَداعٍ کی تعلیل اور اس کا منصرف ہونا:

مَــداعٍ میں تعلیل اور منع صرف دونوں چیزیں جمع ہو رہی تھیں چونکہ تعلیل میں تخفیف زیادہ ہے اس لئے وہ مقدم تھی اس بنا پر اس میں تعلیل جاری کر دی تو مَداعٍ ہو گیا اب مَداعٍ تعلیل سے قبل اور بعد منصرف ہی رہا پہلے اس لئے کہ وہ ابھی کلمہ تام نہیں ہوا تھا اور تنوین کلمہ تام ہونے کے بعد آتی ہے جو کہ کلمہ تام ہونے کی نشانی ہے اس بناء پر تعلیل جاری کرنی تھی اور تعلیل کے بعد اس لئے کہ وزن مَفَاعِلٌ نہ رہنے کی بنا پر منع صرف کی وجہ باقی نہیں رہی۔

مِـدْعَـاۃٌ مِدْعَوَ ۃٌ تھا ’’و یرضٰی کےقاعدے کےسبب ی ہوگیا پھرقال کےقاعدے سےالف سے بدل گیا

مِدْعَاءٌ مِدْعَاوٌ تھا ’’و دُعَاءٌ کےقاعدے کےسبب ہمزہ سے بدل گیا یہ ہمزہ اصلی ہےاور تانیث کی علامت نہیں ہےاس لیےاس کا تثنیہ کِسَوَانِ اور کسَـاءَ ان کی طرح مِدْعَاوَانِ ومِدْعَاءِ ان آتا ہے

مَـدَاعِیٌّ مداعیُوٌ تھا ’’و یرضٰی کےقاعدے کےسبب ’’ی ہوا پھر پہلے ’’ی کا دوسری میں ادغام ہوا اَدْعَوْنَ اَدْعٰی سے بنا ہے جمع کے ’’و کے آنے سے الف حذف ہوگیا

دُعْیا اصل میں دُعوٰی تھاعُلْیا کےقاعدے کےسبب ’’و ’’ی سے بدل گیا۔

اوردُعًـی اصل میں دُعِوٌ تھاو قـال کےقاعدے کاسبب الف سے بدل گیا پھرتنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین ہونے کے وجہ سے گرگیادُعًی ہوگیا۔

(۲). الا یـاْلـو اَلْـوًا فھـو الٍ و اُلِـیَ یُؤْلٰی اَلْوًا فذاک مأ لُوٌّ الا مر منه اُوْلُ والنهی عنه لا تَاْلُ

باب ضرب:

(۱)رَمٰـی یـرمِـی رَمْیًا فهو رامٍ ورُمِیَ یُرم رَمْیًا فذاک مِرْمِیٌّ الامر منه اِرْمِ والـنهـی عـنـه لا تـرمِ والـظرف منه مَرْمًی والا لة منه مِرْمًی مِرْماۃٌ مِرْماءٌ افعل التفضیل المذکر منه اَرْمٰی والمؤنث منه رُمْیَا.

فائدہ:۔جس اسم کےآخر سےالف یا ’’ی تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگیا ہواس اسم پر جب الف لام آجائے یاوہ مضاف ہوجائے توالف اور ’’ی واپس آجاتے ہیں جیسے مَـدْعًـی سےاَلْمَدْعٰی مَدْعٰیکُمْ .مَرْمًی اَلمَرْمیٰ مَرْمٰیکم دَاعٍ اَلدَّاعِیْ دَاعِیْکُمْ

مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا سَیِّدٌ کے قاعدے کے سبب مَرْمِیٌّ ہوگیا۔

(۲). اَتٰی یاتی اتیانا فھو اٰتٍ واُتِیَ یُؤتٰی اِتْیانا فذاک مَاتِّی الامر منه اِیْتِ والنھی عنه لا تأتِ والظرف منه مأتًی والاٰلة منه مِئْتًی مِئْتَاةٌ مِئْتَاءٌ افعل التفضیل المذکر منه اٰتٰی والمؤنث اُتیا

مَاتِّی مَاتِّیٌ تھااور مِئْتَاةٌ مِئْتَیَةٌ اور مِئْتَاءٌ مِئْتَایٌ تھے۔

(۳). اَوٰی یاْوِیْ اَیًّا فھو اٰوٍ و اُوِیَ یُؤْوٰی اَیًّا فذاک مَاْوِیٌّ الامر منه اِیْوِ والنھی عنه لا تأوِ

اَیًّا اَوْیاً تھا سید کے قاعدے سے اَیا ہوگیا۔

(۴).نوٰی ینوِیْ نِیَّةً فھو ناوٍ ونُوِیَ یُنوٰی نِیَّةً فذاک منوِیٌّ الامر منه اِنوِ والنھی عنه لا تنوِ.

نِیَّةٌ فِعْلَةٌ کے وزن پر نِوْیَةٌ تھا سَیِّدٌ کے قاعدے سے نِیَّةٌ ہوگیا۔

(۵).وَقٰی یَقِی وِقَایَةً فھو وَاقٍ ووُقِیَ یُوْ قٰی وِقَایَةً فذاک مَوْقِیٌّ الامر منه قِ والنھی عنه لا تَقِ والظرف منه مَوْقًی والاٰلة منه مِیْقًی مِیْقَاةٌ مِیْقَاءٌ افعل التفضیل المذکر منه اَوْقٰی والمؤنث منه وُقْیا

یَقِیْ یَوْقِیُ تھا یَعِدُ کے قاعدے کے سبب وٗ گرگیااور ی کا ضمہ یرمی کے قاعدے سے گرگیا قِ تَقِیُ سے بنا ہے شروع میں سے مضارع کی علامت گرادی اور آخر میں سے جزم کے سبب تی گرگئی قِ ہوگیا۔

مِیُقًی مِوْقَیٌ تھا۔میعادٌ کے قاعدے کے سبب و ی سے بدل گیااور قال کے قاعدے کی بناء پر ی الف ہوگئی۔پھر الف اجتماع ساکنین کے وجہ سے گرگیا مِیُقًی ہوگیا۔

باب سَمِعَ:۔

(۱)رَضِيَ يَرْضٰى رِضْوَانًا فهو رَاضٍ ورُضِيَ يُرْضٰى رِضْوَانًا فذاك مَرْضِيٌّ الامر منه اِرْضَ والنهى عنه لا تَرْضَ والظرف منه مِرْضٰى والالة منه مَرْضًى مَرْضَاةٌ مَرْضَاءٌ افعل التفضيل المذكر منه اَرْضٰى والمؤنث رُضْيَا.

رَضِيَ رَضِوَ تھا تو دُعِيَ کے قاعدے کے سبب ی سے بدل گیا۔

(۲). اَسِيَ ياسٰى اَسًى فهو اسٍ الامر منه اِيْسَ والنهى عنه لا تأسَ

(۳). غَوِيَ يغوٰى غيًّا فهو غاوٍ وغُوِيَ يُغوٰى غيًّا فذاك مغوِيٌّ الامر منه اِغْوَ والنهى عنه لا تَغْوَ.

غَيٌّ(فَعْلٌ) غَوْيٌ تھا پھر سَيِّدٌ کے قاعدے سے غَيٌّ ہوگیا۔

(۴)۔حَيِيَ و حَيَّ يحيا حياةً فهو حيٌّ الامر منه اِحْيَ والنهى عنه لا تَحْيَ

فائدہ:۔

حَيِيَ میں دووجوہ ہیں:۔(۱)اظہار چونکہ دوسری ی کی حرکت لازم نہیں ہے چنانچہ مضارع میں يَحْيَا ہوجاتا ہے اس لئے ادغام واجب نہیں (۲)اجتماع مثلین کے سبب ادغام

اِفعال اوراستفعال کی ماضی مجہول اُحْيِيَ واُسْتُحْيِيَ میں بھی یہی دووجوہ ہیں

(نسلی،جاربردی نے ادغام کوکثیر کہاہے)

(۵). قوِيَ يَقْوٰى قُوَّةً فهو قوِيٌّ الامر منه اِقْوَ والنهى عنه لا تَقْوَ.

قوِيَ قَوِوَ تھا دُعِيَ کے قاعدے کے سبب و ی ہوگیا۔قُوَّةٌ فُعلَةٌ کاوزن ہے اصل میں قُوْوَةٌ تھا۔ قَوِيٌّ فعيلٌ کاوزن ہے اصل میں قَوِيْوٌ تھا سَيِّدٌ کے قاعدے سے قَوِيٌّ ہوگیا۔

باب فتح:

(۱)نَهٰی یَنْهٰیٰ نهیاً فهو ناهٍ و نُهِیَ یُنهٰی نهیا فذاک مَنُهِیٌّ الامر منه اِنَهَ والنهی عنه لا تَنَهَ

(۲). اَبٰی یاُبٰی اِباءً فهو ابٍ و اُبِیَ یُؤبٰی اِباءً فذاک مأبِیٌّ الامر منه اِیُبَ والنهی عنه لا تَاُب.

اِیُبَ تاُبٰی سے بنا ہے شروع سے مضارع کی علامت گرا کر اس کی جگہ کسرے والا ہمزۂ وصلی لے آئے اور آخر سے جزم کے سبب الف کو گرادیا اِئْـبَ ہوگیا پھر ایمان کے قاعدے کے سبب ہمزہ کو ی سے بدل دیا۔

(۳). رَاٰی یَرٰی رُؤیَةً فهو راءٍ و رُئِیَ یُرٰی رُوٴیَةً فذاک مَرْاِیٌّ الامر منه رَ والنهی عنه لا تَرَ والظرف منه مَرْئًی والالة منه مِرْاٰی مَرْءَاةٌ مِرْءَاءٌ افعل التفضیل المذکر منه اَرْاٰی والمؤنث منه رُؤیا. یرٰی یَرْءَیُ تھا۔ یسْئَلُ کے قاعدے کے سبب ہمزہ کا فتحہ را کو دیا اور ہمزہ کو گرادیا۔ رَ تریٰ سے بنا ہے شروع میں سے مضارع کی علامت تاء کو گرادیا اور آخر میں جزم کے سبب الف حذف ہوگیا۔

مَرْءَاةٌ مِرْاَیَةٌ اور مَرْءَاءٌ مَرْءَایٌ تھا۔

باب کرم:

(۱)رَخُوَ یرْخُوُ رِخْوَةٌ فهو راخٍ الامر نه اُرْخُ والنهی عنه لا تَرْخُ

(۲). نهُوَ ینهو نُهیَةً فهو نَهِیٌّ الامر منه اُنُهُ والنهی عنه لا تَنُهُ

نَهِیٌّ نَهِیُوٌ تھا۔

باب حَسِب:
وَلِیَ یَلِیْ وِلَایَۃً فھو والٍ وَوُلِیَ یُوْلٰی وِلَایَۃً فذاک مَوْلِیٌّ الامر منہ لِ والنھی عنہ لَا تَلِ
مَوْلِیٌّ مَوْلُوْیٌ تھا۔

باب افعال

(۱) اَلْقٰی یُلْقِیْ اِلْقَاءً فھو مُلْقٍ واُلْقِیَ یُلْقٰی اِلْقاءً فذاک مُلْقًی الامر منہ اَلْقِ والنھی عنہ لا تُلْقِ والظرف منہ مُلْقًی.

اَلْقِ تُلْقِیْ سے بنا ہے مضارع کی علامت کو گرادیا اور ہمزۂ قطعی جو پہلے گر گیا تھا واپس آیا اور جزم کے سبب آخر سے ی گر گئی۔

(۲). اَعْلٰی یُعْلِیْ اِعْلَاءً فھو مُعْلٍ واُعْلِیَ یُعْلٰی اِعْلاءً فذاک معلًی الامر منہ اَعْلِ والنھی لا تُعْلِ والظرف منہ مَعْلًی.

(۳). اَوْفٰی یُوْفِیْ اِیْفاءً فھو موفٍ واُوْفِیَ یُوْفٰی اِیْفاءً فذاک مُوْفًی الامر منہ اَوْفِ والنھی عنہ لا تُوْفِ والظرف منہ مُوْفًی

(۴). اَرٰی یُرِیْ اِرَاءَۃً فھو مُرٍ واُرِیَ یُرٰی اِرَاءَۃً فذاک مُرًی الامر منہ اَرِ والنھی عنہ لا تُرِ.

اَرٰی اَرْئَیَ تھا یسْئَلُ کے قاعدے سے سبب ہمزہ کی حرکت رؔ کو دے کر ہمزہ کو وجوبًا گرادیا اَرَیَ ہوگیا پھر قال کے قاعدے سے ی کو الف سے بدل دیا۔

(اِرَاءَۃٌ اِرْاٰیٌ تھا اِلْقَاءٌ کے قاعدے سے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا اِرْاٰءٌ ہوگیا پھر یَسَلُ کے قاعدے سے ہمزہ کا فتحہ راء کو دے کر ہمزہ کو گرادیا اِرَاءٌ ہوگیا پھر ہمزہ محذوف کے عوض آخر میں ۃ زیادہ کردی اِرَاءَۃٌ ہوگیا۔)

یُرِیْ یُرْءِیُ تھا یَسْئَلُ کے قاعدے کے سبب ہمزہ کا کسرہ رؔ کو دے کر ہمزہ کو وجوبًا گرا دیا پھر یَرْمِیْ کے قاعدے سے ی ساکن ہوگئی۔یُرِیْ ہوگیا۔

مُرٍ مُرْءِیٌ تھا یسئل کے قاعدے کے سبب ہمزہ گر گیا مُرِیٌ ہوگیا پھر رامٍ کے قاعدے سے ی گر گئی

اَرِ جوکہ امر ہے تُرِی سے بنا ہے مضارع کی علامت کو گرادیا پھر فتحے والا ہمزہ قطعی جو پہلے گر گیا تھا واپس آیا اور جزم کے سبب آخر میں سے ی گر گئی۔

لا تُرِ جوکہ نہی ہے تُرِیْ سے بنا ہے اس طرح کہ شروع میں لائے نہی لے آئے اور جزم کے سبب آخر میں سے ی حذف ہوگئی

(۵). اٰتٰی یُؤْتِی اِیْتَاءً فهو مُؤتٍ و اُوْتِیَ یُؤْتٰی اِیْتَاءً فذاک مُؤتًی الامر منه اٰتِ والنهی عنه لا تُؤْتِ والظرف منه مُؤتًی.

اٰتِ جوکہ امر ہے تُؤْتِیْ سے بنا ہے مضارع کی علامت کو گرادیا پھر فتحے والا ہمزہ قطعی جو پہلے گر گیا تھا واپس آیا اور جزم کے سبب آخر میں سے ی گر گئی اَاْتِ ہوگیا پھر اٰمَنَ کے قاعدے سے دوسرے ہمزہ کو وجوبًا الف سے بدل دیا۔

(٦). اٰوٰی یُؤْوِیْ اِیْوَاءً فهو مُؤْوٍ و اُوْوِیَ یُؤْوٰی اِیْوَاءً فذاک مُؤْوًی الامر منه اٰوِ والنهی عنه لا تُؤْوِ والظرف منه مُؤْوًی

فائدہ:۔ ماضی مجہول اُوْوِیَ میں دونوں واؤ مشدد نہیں ہیں پہلا تو مدہ ہے دوسرا متحرک ہے اس لئے ادغام درست نہیں اور اِیْوَاءٌ کی ی اصلی نہیں ہے اس لئے اس میں سَیِّدٌ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

(٧). اَغْوٰی یُغْوِیْ اِغْوَاءً فهو مُغْوٍ و اُغْوِیَ یُغْوٰی اِغْوَاءً فذاک مُغْوًی الامر منه اَغْوِ والنهی عنه لا تُغْوِ والظرف منه مُغْوًی

(٨). اَحْیَا یُحْیِیْ اِحْیَاءً فهو مُحْیٍ و اُحْیِیَ یُحْیَا اِحْیَاءً فذاک مُحْیًا الامر منه اَحْیِ والنهی عنه لَا تُحْیِ والظرف منه مُحْیًا

مُحْیًا (اسم مفعول) اصل میں مُحْیَیٌ تھا پہلی یٰ یَبَاعُ کے قاعدے سے الف ہوکر تنوین کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی مُحْیًا ہوگیا۔

(قیاس تو یہ ہے) کہ مُحْیًا کی تنوین کو مُلْقیً و اَذًی کی طرح بشکل یٰ مُحْییً لکھتے مگر اس کی تنوین عَصًا کی طرح بشکل الف لکھی ہوئی ہے یہ اس لئے کہ مُحْییً میں تنوین کو بشکل الف لکھنا درست نہیں کیونکہ اس سے تماثل فی الرسم لازم آتا ہے بخلاف مُلْقیً و اَذًی کے۔

تفعیل:

(۱)سَمّٰی یُسَمِّیُ تَسْمِیة فهو مُسَمٍّ وَسُمِّیَ یُسَمّٰی تَسْمِیَة فذاک مُسَمًّی الامر منه سَمِّ والنهی عنه لا تُسَمِّ والظرف منه مُسَمًّی

سَمّٰی سَمَّوَ تھا یرضٰی کے قاعدے سے وٗ یٌ ہوگیا۔ پھر قال کے قاعدے سے الف

تَسْمِیَةً تفعِلَةٌ ہے جیسے تَجْرِبَةٌ اصل میں تَسْمِوَةٌ تھا وٗ دُعِیَ کے قاعدے کے سبب یٌ ہو گیا۔

(۲).لَوّٰی یُلَوِّیُ تلْوِیَةًفهو مُلَوٍّ ولُوِّیَ یُلَوّٰی تَلْوِیَةًفذاک مُلَوًّی الامر منه لَوِّ والنهی عنه لا تُلَوِّ والظرف منه مُلَوًّی

(۳). قَوّٰی یُقَوِّیُ تَقْوِیَةً فهو مُقَوٍّ وَقُوِّیَ یُقَوّٰ ی تَقْوِیَةً فذاک مُقَوًّی الامر منه قَوِّ والنهی عنه لا تُقَوِّ

قَوّٰی قَوَّوَ تھا لام کلمے کا وٗ تیسری سے زائد جگہ ہونے کے سبب یٌ سے بدل گیا پھر قال کے قاعدے سے الف ہوگیا۔

یُقَوِّیُ یُقَوِّوُ تھا اور تَقْوِیَةً تَقْوِوَةً تھا۔قَوِّ امر حاضر تُقَوِّی سے بنا ہے شروع میں سے مضارع کی علامت کو گرادیا اور آخر سے جزم کے سبب یٌ گرادی۔

۴.حَیَّا یُحَیِّ تَحِیَّةً فهو مُحَیٍّ وحُیِّیَ یُتَحَیَّا تَحِیَّةً فذاک مُحَیًّا الامر منه حَیِّ والنهی عنه لا تُحَیِّ والظرف منه مُحَیًّا.

حَیَّا حَیَّیَ تھا یٌ باعَ کے قاعدے سے الف ہوگیا حَیَّا ہوگیا۔

تَحِیَّةً تَحْیِیَةً تھا۔ پہلی یٌ کا کسرہ یقال کے قاعدے سے حٌ کو دیا دوسری میں اس کا ادغام ہوا۔

حَیِّ امر تُحَیِّیْ سے بنا ہے۔

باب مفاعله:

(۱) لاقٰی یُلاقِیُ مُلاقَاةً فهو مُلاقٍ وَلُوقِیَ یُلاقٰی مُلاقَاة فذاک مُلاقًی الامر منه لاقِ والنهی لاتُلاقِ والظرف مُلاقًی

مُلاقاۃً مُلَاقَيَةً تھاباع کے قاعدے سے ی الف ہو گیا۔لَاقِ تُلاقِیْ سے بنا ہے

(۲).وَارٰی یُوَارِیْ مُوَارَاۃً فھو مُوَارٍ و وُوْرِیَ یُوَارٰی مُوَارَاۃً فذاک مُوَارًی الامر منه وَارِ والنهی لا تُوَارِ والظرف منه مُوَارًی.

مُوَارَاۃً مُوَارَیَةً تھا۔ی کو باع کے قاعدے سے الف ہو گیا۔

(۳)۔دَاوٰی یُدَاوِیْ مُدَاوَاۃً فھو مُدَاوٍ و دُوْوِیَ یُدَاوٰی مُدَاوَاۃً فذاک مُدَاوًی الامر منه دَاوِ والنهی لا تُدَاوِ والظرف منه مُدَاوًی .

مُدَاوَاۃً مُدَاوِیَةً تھا۔

باب تفعُّل:

(۱)تَعَلّٰی یَتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فھو مُتَعَلٍّ وتُعُلِّیَ یُتَعَلّٰی تَعَلِّیًا فذاک مُتَعَلًّی الامر منه تَعَلَّ والنهی لا تَتَعَلَّ والظرف مُتَعَلًّی

تَعَلّٰی تَعَلُّوَ تھا۔تَعَلَّ تَتَعَلّٰی سے بنا ہے۔

(۲). تَمَنّٰی یَتَمَنّٰی تَمَنِّیًا فھو مُتَمَنٍّ و تُمُنِّیَ یُتَمَنّٰی تَمَنِّیًا فذاک مُتَمَنًّی الامر منه تَمَنَّ والنهی عنه لا تَتَمَنَّ والظرف منه مُتَمَنًّی.

(۳).تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی تَوَلِّیًا فھو مُتَوَلٍّ وتُوُلِّیَ یُتَوَلّٰی تَوَلِّیًا فذاک مُتَوَلًّی الامر منه تَوَلَّ والنهی عنه لا تَتَوَلَّ والظرف منه مُتَوَلًّی

(۴). تَقَوّٰی یَتَقَوّٰی تَقَوِّیًا فھو مُتَقَوٍّ وتُقُوِّیَ یُتَقَوّٰی تَقَوِّیًا فذاک مُتَقَوًّی الامر منه تَقَوَّ والنهی عنه لا تَتَقَوَّ والظرف منه مُتَقَوًّی.

تَقَوّٰی تَقَوُّوَ تھا۔وتیسری سے زائد جگہ ہونے کی وجہ سے ی ہو گیا۔

باب تفاعُل:

(۱) تَجَافٰی یَتَجَافٰی تَجَافِیًا فھو مُتَجَافٍ و تُجُوْفِیَ یُتَجَافٰی تَجَافِیًا فذاک مُتَجَافًی الامر منه تَجَافَ والنهی عنه لاتَتَجَافَ والظرف منه مُتَجَافًی

(۲). تَمَارٰی یَتَمَارٰی تَمَارِیًا فهو مُتَمَارٍ وتُمُوْرِیَ یُتَمَارٰی تَمَارِیًا فذاک مُتَمَارًی الامر منه تَمَارَ والنهی عنه لَا تَتَمَارَ والظرف منه مُتَمَارًی

(۳). تَوَاصٰی یَتَوَاصٰی تَوَاصِیًا فهو مُتَوَاصٍ وتُوُوْصِیَ یُتَوَاصٰی تَوَاصِیًا فذاک مُتَوَصًّی الامر منه تَوَاصَ والنهی عنه لَا تَتَوَاصَ والظرف مُتَوَاصًی

(۴). تَسَاوٰی یَتَسَاوٰی تَسَاوِیًا فهو مُتَسَاوٍ وتُسُوْوِیَ یُتَسَاوٰی تَسَاوِیًا فذاک مُتَسَاوًی الامر منه تَسَاوَ والنهی عنه لا تَتَسَاوَ والظرف مُتَسَاوًی

باب اِفْتِعال:

(۱) اِجْتَبٰی یَجْتَبِیْ اِجْتِبَاءً فهو مُجْتَبٍ وَاُجْتُبِیَ یُجْتَبٰی اِجْتِبَاءً فذک مُجْتَبًی الامر منه اِجْتَبِ والنهی عنه لا تَجْتَبِ والظرف مُجْتَبًی

(۲). اِسْتَوٰی یَسْتَوِیْ اِسْتِوَاءً فهو مُسْتَوٍ وَاُسْتُوِیَ یُسْتَوٰی اَسْتِوَاءً فذاک مُسْتَوًی والامر منه اِسْتَوِ والنهی عنه لا تَسْتَوِ.

اِسْتِوَاءً اِسْتِوَایً تھا۔ ی وِعَاءٌ کے قاعدے سے یعنی الف زائدہ کے بعد واقع ہونے کے سبب ہمزہ سے بدل گئی۔

(۳). اِصْطَفٰی یَصْطَفِیْ اِصْطِفَاءً فهو مُصْطَفٍ وَاُصْطُفِیَ یُصْطَفٰی اِصْطِفَاءً فذاک مُصْطَفًی الامر منه اِصْطَفِ والنهی لا تَصْطَفِ والظرف مُصْطَفًی.

اِصْطَفٰی اِصْتَفَوَ تھا ف کلمے کے ص ہونے کے سبب افتعال کے ت کو ط سے بدل دیا اور و کو یَرْضٰی کے قاعدے کے سبب ی سے پھر قال کے قاعدے کے سبب الف سے بدل دیا۔

(۴). اِهدّٰی یَهِدّیْ اِهِدَّاءً فهو مُهِدٍّ واُهُدِّیَ یُهَدّٰی اِهِدَّاءً فذاک مُهِدًّی الامر منه هِدِّ والنهی عنه لا تَهِدِّ والظرف منه مُهِدًّی.

اِهدّٰی اِهْتَدَیَ تھا. عین کلمے کے د ہونے کے سبب افتعال کے ت کو د سے بدل دیا پھر پہلے د کا دوسرے د میں ادغام ہوگیا۔

یَہدِی یَہتَدِیُ تھا۔

(۵). اِزْدَریٰ یَزْدَرِی اِزْدِراءً فھو مُزْدَرٍ و اُزْ دُرِیَ یُزْدَریٰ اِزْدِراءً فذاک مُزْدَرًی الامر منه اَزْدَرِ والنھی عنه لا تَزْدَرِ والظرف منه مُزْدَرًی

اِزْدَریٰ اِزْتَرَیَ تھا ف کلمے کے ز ہونے کے سبب افتعال کے ت کو د سے بدل دیا۔ ی کو قال کے قاعدے کے سبب الف سے بدل دیا۔

اِزْدِراءً اِزْ تِرایٌ تھا۔

باب استفعال:

(۱) اِسْتَعْلٰی یَسْتَعْلِی اِسْتِعْلاءً فھو مُسْتَعْلٍ واُسْتُعْلِیَ یُسْتَعْلٰی اِسْتِعْلاءً فذاک مُسْتَعْلًی الامر منه اِسْتَعْلِ والنھی عنه لا تَسْتَعْلِ والظرف مُسْتَعْلًی

اِسْتَعْلٰی اِسْتَعْلَوَ تھا۔ اِسْتَعْلِ تَسْتَعْلِیْ سے بنا ہے۔

(۲). اِسْتَوْفٰی یَسْتَوْفِیُ اِسْتِیْفَاءً فھو مُسْتَوْفٍ وَاُسْتُوْفِیَ یُسْتَوْفٰی اِسْتِیْفَاءً فذاک مُسْتَوْفًی الامر منه اِسْتَوْفِ والنھی عنه لا تَسْتَوْفِ والظرف مُسْتَوْفًی.

اِسْتِیْفَاءً اِسْتِوْ فَایٌ تھا واؤ میعادٌ کے قاعدے کے سبب ی سے بدل گیا اور لام کلمے کی ی اِلْقَاءٌ کے قاعدے سے ہمزہ ہو گئی۔

(۳).اِسْتَحْیَا یَسْتَحْیِ اِسْتِحْیَاءً فھو مُسْتَحْیٍ و اُسْتُحْیِیَ یُسْتَحْیَا اِسْتِحْیَاءً فذاک مُسْتَحْیًا الامر منه اِسْتَحْیِ والنھی عنه لا تَسْتَحْیِ والظرف منه مُسْتَحْیًا.

اِسْتَحْیَا اِسْتَحْیَیَ تھا اِسْتِحْیَاءً اِسْتِحْیَایًا تھا۔

باب افعال اور استفعال کے ماضی معروف اَحْیَا اور اِسْتَحْیَا میں اعلال جاری ہے ادغام درست نہیں کیونکہ تعارض کے وقت اعلال ادغام پر مقدم ہے۔

اُحْیِیَ اور اُسْتُحْیِیَ میں ادغام جائز ہے۔

باب انفعال:

(۱) اِنْبَغٰی یَنْبَغِیْ اِنْبِغَاءً فھو مُنْبَغٍ الامر منه اِنْبَغِ والنھی عنه لا تَنْبَغِ والظرف منه مُنْبَغًی

(۲). اِنْزَوٰی یَنْزَوِیْ اَنْزِوَاءً فھو مُنْزَوٍ الامر منه اِنْزَوِ والنھی عنه لا تَنْزَوِ والظرف منه مُنْزَوًی

ناقص کے مصادر

الدعاءُ والدعوۃُ (ن)	پکارنا، بلانا		
اَلْاِدِّعاءُ	دعویٰ کرنا، مانگنا	الرِّضْوَانُ (س)	راضی ہونا۔خوش ہونا
التَّدَاعِی	ایک دوسرے کو بلانا	اَلْاِرْضَاءُ	راضی کرنا، خوش کرنا
الاِسْتِدْعَاءُ	طلب کرنا	التَّرَاضِیْ	ایک دوسرے سے راضی ہونا
الالُوُّ (ن)	کوشش میں کوتاہی کرنا	اَلْاِرْتِضَاءُ	اپنے لیے پسند کرنا
الایْلاءُ ٗ اَلْاِیْتِلاءُ	قسم کھانا	اَلْاِنْتِھَاءُ	باز آنا، ختم ہونا
الرَّمْیُ	پھینکنا، تہمت لگانا	اَلْمُراءَ ۃُ و الرِّئَاءُ	دکھاوا کرنا
الاتْیَانُ (ض)	آہستہ آنا، کسی کام کو کرنا	التَّرائِیُ	ایک دوسرے کو دیکھنا
الایْتَاءُ	دینا	الرِّخْوَۃُ وَالرَّخَاء	آسان ہونا
التَّأَتِّیْ	کسی کام کے لیے تیار ہونا	اَلْاِرْخَاءُ	گھوڑے کی باگ ڈھیلی کرنا
التَّوَلِّیْ	ولی بنانا۔ ولی بننا کسی چیز کی طرف پھرنا۔ کسی سے چیز پھرنا	التَّراخِیْ	پیچھے ہٹنا' دیر کرنا
اَلْوَلْیُ وَ الْوِلَایَۃُ ۓ	متصل وقریب ہونا' محبت کرنا ' مدد کرنا۔ ذمہ دار ہونا	الوِقَایَۃُ (ض) ٦ التُّقٰی و التَّقِیَّۃُ الاِتِّقَاءُ	حفاظت کرنا، بچانا پرہیزگار رہنا پرہیز کرنا

اَلتَّوَالِیْ	پے در پے ہونا	اَلْوَرْیُ (ض)	آگ کا روشن ہونا
اَلتَّوْلِیَةُ	پھیرنا	اَلْاِیْرَاءُ	آگ روشن کرنا
		اَلتَّوْرِیَةُ، اَلْمُوَارَاةُ	چھپانا
اَللِّقَاءُ (س)	پانا۔ ملاقات کرنا	اَلتَّوَارِیْ	چھپنا
اَلتَّلَاقِیْ اَلْاِلْتِقَاءُ	ملنا	اَلْعُلُوُّ، اَلْاِسْتِعْلَاءُ اَلتَّعَالِیْ اَلتَّعَلِّیْ ۷	(ن، س) چڑھنا
اَلْاِسْتِلْقَاءُ	چت لیٹنا	اَلْاِعْلَاءُ	بلند کرنا
اَلتَّلْقِیَةُ	کسی کی طرف کوئی چیز پھینکنا	اَلْمَنْیُ ۸	مقدر کرنا۔ اندازہ کرنا
اَلْوَفَاءُ اَلْاِیْفَاءُ (ض)	پورا اداء کرنا	اَلتَّمَنِّیْ	چاہنا، آرزو کرنا
اَلتَّوْفِیَةُ	پورا پورا دینا	اَلتَّمْنِیَةُ	آرزو دلانا
اَلْاِسْتِیْفَاءُ، اَلتَّوَفِّیْ ۲	پورا پورا لینا	اَلْاِمْنَاءُ ۹	منی ڈالنا
اَلسُّمُوُّ (ن)	بلند ہونا	اَلْجَفَاءُ (ن)	اعراض کرنا
اَللَّیُّ، اَلتَّلْوِیَةُ، اَلْاِلْتِوَاءُ	(ض) رسی بٹنا پیچھے موڑنا	اَلتَّجَافِیْ	الگ ہونا
اَلسَّوٰی اَلتَّسْوِیَةُ، اَلْمُسَاوَاةُ	برابر کرنا۔ درست کرنا	اَلْمُمَارَاةُ وَالْمِرَاءُ ۱۰، اَلْاِمْتِرَاءُ اَلتَّمَارِیْ	شک والی چیز میں جھگڑا کرنا
اَلصَّفْوُ (ن) ۳	صاف ہونا	اَلْاِیْصَاءُ، اَلتَّوْصِیَةُ ۱۱	وصیت کرنا، حکم دینا
اَلتَّصْفِیَةُ	صاف ہونا	اَلتَّهَادِیْ	ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجنا
اَلْهُدٰی ۴ وَالْهِدَایَةُ (ض)	نرمی و مہربانی کے ساتھ راستہ بتانا	اَلْبَغْیُ ۱۲	جس چیز کا طلب کرنا مناسب نہیں اسکی طلب کی طرف تجاوز کرنا
اَلْاِهْتِدَاءُ	ہدایت پانا یعنی ہدایت پر ہونا	اَلْبِغَاءُ	عورت کا زنا کرنا

اَلْاِسْتِهْدَاءُ	ہدایت طلب کرنا۔ کسی چیز کو ہدیہ میں مانگنا	اَلْاِنْبِغَاءُ ۱۳	طلب کرنے کے لیے مناسب ہونا
اَلْاِهْدَآء ۵	ہدیہ دینا۔ ہدی کا جانور بھیجنا	اَلْاِبْتِغَآءُ	طلب میں کوشش کرنا

حواشی : ۱۔ اَلْـولایة. ولی قریب دوست کارساز۔ مددگار۔ مَوْلٰی مصدر میمی دونوں اسم فاعل واسم مفعول کے معنی میں آتے ہیں جیسے اللہ ولی المؤمنین اولیاء اللہ اور اَلْمولٰی مُعْتِقْ و مُعْتَقْ۔ ۲۔ التَّوَفّی. موت میں ذی روح کو پورا پورا لیا جاتا ہے۔

۳۔ الصَّفُوُ. صافٍ داعٍ کی طرح اسم فاعل ہے ۱۲۔ ۴۔ اَلْهَدٰیُ المضافُ الی الخالق یکون بمعنی البیانِ و خَلْقِ فعل الاهتداءِ و اما الهدی المضاف الی الخلق یکون بمعنی البیان لا غیر (نسفی ص۹۱ ج۴) ۵۔ الاهدای. ہدیہ میں بھی مہربانی ہوتی ہے لیکن هَدٰی ہدایت دینے کے ساتھ خاص ہے اور اَهْدٰی ہدیہ دینے کے ساتھ خاص ہے ۱۲۔ ۶۔ التَّقْوَی. عرف شرع میں نفس کو گناہ سے بچانے کے ساتھ خاص ہے ۷۔ التعالی. تَعَالٰی اس کے معنی ہیں اوپر کی طرف آنا پھر مطلق آنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا ۔ ۸۔ اَلْمَنْیُ نطفے کو منی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حیوان مقدر ہوتا ہے۔ ۹۔ اَلْاِمْنَاءُ منی جامد ہے اِمْنَاء اس سے باب افعال ہے اَلْمَنْیُ مصدر تمنی کا مجرد ہے۔

۱۰۔ الممارٰاة .المِرْیَة شک و جھگڑا۔ اس کا مجرد مستعمل نہیں ہے۔ ۱۱۔ التَّوْصِیَةُ. وصیہ اسم ہے اَوْصٰی اور وَصّٰی کے لیے اس کی ماضی مضارع مستعمل نہیں ہے صرف وَصِیٌّ مستعمل ہے جو مُوْصِیْ اور مُوْصٰی کے معنی میں ہے۔ ۱۲۔ اَلْبَغْیُ. البَغْیُ الاستطالة و الظلم و اباء الصلح (نسفی ص۱۴۹ ج۴) ۱۳۔ اَلْاِنْبِغَاءُ. انبغی مطاوع بغی

(۵) مضاعف کے ابواب

﴿جس فعل میں مضاعف کے ساتھ مہموز یا معتل کا قاعدہ بھی پایا جائے اس کو بھی ہم نے مضاعف ہی شمار کیا ہے نیز اس لیے بھی کہ تعارض کے وقت مضاعف ہی کے قاعدے پر عمل ہوتا ہے﴾

مضاعف گیارہ بابوں سے آتا ہے۔

۱۔ نصر :۔ مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا کھینچنا اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَةً امام ہونا

۲. ضرب : . فَرَّ یَفِرُّ فِرَارًا بھاگنا اَزَّ یَئِزُّ اَزًّا بھڑکانا

۳. سمع : . مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا چھونا وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا دوست رکھنا

۴. افعال : . اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا پھیلانا مدد پہنچانا

۵. تفعیل : . جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدًا نیا کرنا۔ یَمَّمَ یُیَمِّمُ تَیْمِیْمًا قصد کرنا تیمّم کرانا [۱]

۶. مُفاعَلة : . حاجَّ یُحاجُّ مُحَاجَّةً بحث کرنا

۷. تَفَاعُل : . تَضادَّ یَتَضادُّ تَضادًّا ایک دوسرے کے لیے ضد ہونا [۲]

۸. تفعُّل : . تَسَلَّلَ یَتَسَلَّلُ تَسَلُّلًا کھسکنا۔ تَیَمَّمَ یَتَیَمَّمُ تَیَمُّمًا تیمّم کرنا

۹. افتعال : اِخْتَصَّ یَخْتَصُّ اِخْتِصَاصًا خاص ہونا۔

اِضْطَرَّ یَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا مجبور کرنا اِیْتَمَّ یَأتَمُّ اِیْتِمَامًا اقتداء کرنا

۱۰۔ استفعال : اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا قرار پکڑنا

۱۱۔ انفعال : اِنْسَدَّ یَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا بند ہونا

حواشی : [۱] یَمَّمَ اَمَّ یَؤُمُّ سے ہے قصد کرنا اس لیے تیمیما کی اصل تامیما تھا پھر ہمزہ کو یاء سے بدل دیا اور یَمَّ یَیُمُّ یَمًّا کے معنی یَم یعنی سمندر میں ڈالنے کے ہیں۔۱۲

[۲] الضِدُّ المِثْلُ و المخالف و یکون جمعاً و منه وَیَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا ۔اس کے مجرد کی ماضی مضارع نہیں آتا۔

تنبیہ: جب ایک جیسے دو حرف ایک جگہ جمع ہوں تو اُن کی تین صورتیں ہیں۔
(۱). مثلین: ایک ہی طرح کے دو حرف جیسے بِبَدْرٍ سَبَبٌ
(۲). متجانسین: ایسے دو حرف جن کا مخرج ایک ہو جیسے عَبَدْتُّ
(۳). متقاربین: ایسے دو حرف جن کا مخرج قریب قریب ہو جیسے خَلَقْكُمْ (المنح الفکریۃ)

مضاعف کے چار قاعدے

قاعدہ (۱)

ا۔ مثلین متجانسین یا متقاربین میں سے پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کا دوسرے میں ادغام واجب ہے خواہ ایک کلمے میں ہوں جیسے مَدٌّ شَدٌّ جو اصل میں مَدْدٌ شَدْدٌ تھے یا دو میں جیسے قَدْ دَخَلُوْا. اِذْذْهَبْ. اِذْهَبْ بِنَا. عَصَوْوَّ كَانُوْا. عَبَدْتُّمْ. اِرْكَبْ مَعَنَا. قُلْ رَّبِّ. اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ۔ پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

قاعدہ (۲)

جب ایسے دونوں حرف متحرک ہوں اور ان دونوں سے پہلا حرف بھی متحرک ہو یا مدہ تو ان میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے اگر وہ دونوں حرف ایک کلمے میں ہوں جیسے مَدَّ جو اصل میں مَدَدَ تھا اسی طرح مضاعف کے گیارہ بابوں میں سے ہر ایک کی ماضی اور مضارع کو سمجھ لو جیسے اَمَّ فَرَّ اَزَّ مَسَّ وَدَّ يَمَّ حَاجَّ يُحَاجُّ تَحَابَّ يَتَحَابُّ. اِخْتَصَّ يَخْتَصُّ. اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِيْتَمَّ يَاْتَمُّ اِنْسَدَّ يَنْسَدُّ۔
اور اگر وہ دو حرف دو کلموں میں ہوں تو ادغام جائز جیسے مَكَّنِيْ، مَكَّنِّيْ خَلَقَكُمْ خَلَقْكُّمْ. تَدْعُوْنَنِيْ اَتُحَاجُّوْنَنِيْ اَتَعِدَانِنِيْ. ﴿مَكَّنِّيْ (نون وقایہ جدا کلمہ ہے) (جاربردی)﴾

قاعدہ (۳)

ایسے دو حرفوں سے پہلا حرف صحیح ساکن ہو تو وہاں ان دونوں میں سے پہلے کی حرکت اس ساکن کو دے کر اس کا دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے اگر وہ دونوں حرف ایک کلمے میں ہوں جیسے يَمُدُّ جو اصل میں يَمْدُدُ تھا ﴿يَؤُمُّ يَفِرُّ يَئِزُّ يَمَسُّ يَوَدُّ. اَمَدَّ يُمِدُّ اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ۔﴾

اوراگروہ دوحرف دوکلموں میں ہوں تو ادغام ناجائز ہے جیسے قَرِمُ مَالِکٍ قَوْمُ مَالِکٍ ﴿(اَلْقرمُ سیّدٌ)جاربردی﴾

تنبیہ:۔

چونکہ مضاعف کے عین کلمے کی حرکت ف پر آجاتی ہے اس لئے اگر باب معلوم کرنا ہوتو ف کی حرکت کو دیکھیں اور اسی لیے یَمُدُّ نَصَرَ سے ہے نہ کہ کَرُمَ سے کیونکہ اس باب سے مضاعف کے صرف دو ہی کلمات آئے ہیں حَبَّ حَبِیْبٌ اور لَبَّ لَبِیْبٌ اوریَفِرُّ ضَرَبَ سے اور یَمَسُّ سمع سے ہے کیونکہ فتح سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ:۔

ماضی کے آخری نو صیغوں میں متحرک ضمیر کے آنے کی وجہ سے اور مضارع سے صرف دو صیغوں میں متحرک ضمیر یعنی جمع مونث کا نون آنے کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جاتا ہے اس لیے ان صیغوں میں ادغام نہیں ہوتا۔اور صحیح کی طرح عین کلمے کی حرکت لوٹ آتی ہے

ماضی کے نو صیغے یہ ہیں:

مَدَدْنَ اَمَمْنَ فَرَرْنَ اَزَزْنَ مَسِسْنَ وَدِدْنَ يَمَمْنَ حَاجَجْنَ تَحَابَبْنَ اِخْتَصَصْنَ اِضْطَرَرْنَ اِيْتَمَمْنَ اِنْسَدَدْنَ ہر صیغے سے آخر تک نو صیغے پورے کرائیں۔

مضارع کے صیغے یہ ہیں:

(۱)يَمْدُدْنَ (۲) تَمْدُدْنَ.(۱)تَمْسَسْنَ(۲) يَمْسَسْنَ.(۱) يَتَحَابَبْنَ (۲)تَتَحَابَبْنَ

(۱)يَأْتَمِمْنَ (۲) تَأْتَمِمْنَ.(۱)يَفْرِرْنَ (۲) تَفْرِرْنَ.(۱) يُحَاجِجْنَ (۲) تُحَاجِجْنَ

(۱)يَخْتَصِصْنَ (۲) تَخْتَصِصْنَ . (۱)يَنْسَدِدْنَ(۲) تَنْسَدِدْنَ.

قاعدہ(۴)

ساکن نون کے بعد یرملون کے حروف میں سے کوئی حرف دوسرے کلمے میں آئے تو ر اور لام میں اس کا ادغام بلاغنہ ہوتا ہے اور باقی میں مع الغنہ جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ . مِنْ لَّدُنْهُ . مِمَّا . مِنْ وَّالٍ . مَنْ يَّقُوْلُ اور اگر اسی کلمے میں ہوتو ادغام نہ ہوگا۔جیسے دُنْيَا قِنْوَان

فائدہ:۔انسان کی جمع اَنَاسِيْنُ کے بجائے اَنَاسِيُّ میں یٔ ن کا ادغام سماعی ہے

حروف شمسیہ چودہ ہیں:

ت ، ث، د، ذ ،ر،ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن ۔

ان سے پہلے لام تعریف آئے تو اس کو بعد والے حروف سے بدل کر دونوں سے تشدید والا ایک حرف بنا کر پڑھتے ہیں

جیسے: اَلتَّوَّابُ، الثَّوَابُ، اَلدَّوَابُّ، الذِّكْرُ، اَلرَّزَّاقُ، الزُّوْرُ، السَّمِيْعُ، الشَّكُوْرُ، الصَّمَدُ، الضَّالِّيْنَ، الطَّلَاقُ، الظَّاهِرُ، اَللَّوَّامَةُ، اَلنُّوْرُ.

حروف قمریہ:۔

وہ حروف جو شمسیہ کے علاوہ ہیں ان سے پہلے لام تعریف آئے تو اس کو بعد والے حرف سے جدا کر کے پڑھتے ہیں

جیسے: اَلْقَمَرَ، اَلامْرَ، اَلْبَابُ ،اَلْجُمُعَةُ، اَلْحَجُّ، اَلْخَيْرُ، اَلْعَمَلُ، اَلْغُلَامُ، اَلْفَلَاحُ، اَلْكَرِيْمُ، اَلْمَاءُ، اَلْهُدٰى، اَلْوَلِيُّ، اَلْيَوْمُ.

ادغام کے موانع:۔

(۱) مثلین میں سے دوسرا حرف یعنی لام کلمہ ساکن ہو اور اس کا سکون لازم ہو جیسے مَدَدْنَ اگر اس کا سکون لازم نہ ہو تو ادغام اور اظہار دونوں درست ہیں جیسے مُدَّ اور اُمْدُدْ

(۲)۔ پہلا حرف عین کلمہ ہو اور مشدد ہو یہ باب تفعیل اور تفعُّل میں آتا ہے جیسے جَدَّدَ تَسَلَّلَ

ان دونوں حالتوں میں ادغام کے بجائے حذف یا ابدال کے ذریعے تخفیف حاصل کرتے ہیں جیسے ظَلِلْتَ سے ظَلْتَ۔ اِقْرِرْنَ سے قِرْنَ، لَمْ يَسْتَطِيْعُ سے لَمْ يَسْطِعْ ۔ اَمْلَلْتَ سے اَمْلَيْتَ۔دَسَّسَهَا سے دَسّٰهَا ۔تَصَدَّدَ سے تَصَدّٰى لیکن یہ سب فعل سماعی ہیں۔

(۳)۔ادغام کے قاعدے کے ساتھ اعلال کا قاعدہ معارض ہو۔اس لیے قُوِوَ اور دُوْوَانٌ میں و کو ی سے بدل لیتے ہیں جس سے قُوِيَ اور دِيْوَان ہو جاتے ہیں۔اَقْوَوُ اسم تفضیل

میں و کو پہلے ی سے اور پھر ی کو الف سے بدلتے ہیں جس سے اَقْـوٰی ہوجاتا ہے ادغام نہیں کرتے ہیں۔

(۴)۔ پہلے ساکن کا مدہ ہونا جیسے قَـالُوْا وَمَـا لَنَـا کیونکہ و مدہ اور و متحرک نہ مثلین ہیں نہ متقاربین بلکہ متغایرین ہیں

(۵)۔ ادغام کرنے سے ایک معنی والے کلمے کا دوسرے معنی والے کلمے سے وزن میں ملتبس ہوجانا۔ اسی لیے سَبَبٌ (رسی) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ اس صورت میں یہ سَبٌّ سے ملتبس ہوجاتا ہے جو گالی کے معنی میں ہے پہلے کا وزن فَعَلٌ اور دوسرے کا فَعْلٌ ہے اس قسم کے چند کلمات درج ذیل ہیں۔

فَعَلٌ		فَعْلٌ	
مَدَدٌ	مدد اور فریادرسی	مَدٌّ	کھینچنا
شَرَرٌ	چنگاری	شَرٌّ	بدی
فَنَنٌ	ٹہنی جمع اَفْنَانٌ	فَنٌّ	قسم، ہنر جمع فُنُوْنٌ
جُدَدٌ	جُدَۃٌ کی جمع ہے راستہ کا نشان گدھے کی پشت پر لکیر ہے	جُدٌّ	حصہ نصیبہ
سُرُرٌ	سَرِیْرٌ کی جمع ہے۔ تخت	سُرٌّ	خوشی اور بچہ کی نال
اُمَمٌ	اُمَّۃٌ کی جمع ہے	اُمٌّ	ماں

مضاعف سے باب نصر کی ماضی

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	مَدَّ	مَدَّتْ	مَدَدْتَ	مَدَدْتِ	مَدَدْتُ
تثنیہ	مَدَّا	مَدَّتَا	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُمَا	
جمع	مَدُّوْا	مَدَدْنَ	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتُنَّ	مَدَدْنَا

مضاعف سے باب ضرب کی ماضی

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	فَرَّ	فَرَّتْ	فَرَرْتَ	فَرَرْتِ	فَرَرْتُ
تثنیہ	فَرَّا	فَرَّتَا	فَرَرْتُمَا	فَرَرْتُمَا	
جمع	فَرُّوْا	فَرَرْنَ	فَرَرْتُمْ	فَرَرْتُنَّ	فَرَرْنَا

مضاعف سے باب سمع (خواہ معروف ہو یا مجہول)

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	وُدَّ	وُدَّتْ	وُدِدْتَ	وُدِدْتِ	وُدِدْتُ
تثنیہ	وُدَّا	وُدَّتَا	وُدِدْتُّمَا	وُدِدْتُّمَا	
جمع	وُدُّوا	وُدِدْنَ	وُدِدْتُّمْ	وُدِدْتُّنَّ	وُدِدْنَا

مضاعف سے مجرد کے صرف تین باب آئے ہیں نصر ضرب سمع اس لئے مضاعف سے ماضی صرف مفتوح العین یا مکسور العین آتی ہے اور مضموم العین نہیں آتی ہے پس اگر ماضی مفتوح العین ہو تو اس کی صرف کبیر مَدَّ اور فَرَّ کی طرح آتی ہے اور مکسور العین ماضی کی صرف کبیر خواہ معروف ہو یا مجہول وَدَّ اور وُدَّ کی طرح آتی ہے

باب افعال سے فعل ماضی معروف و مجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	اَ ُحِبَّ	اَ ُحِبَّتْ	اَ ُحْبَبْتَ	اَ ُحْبَبْتِ	اَ ُحْبَبْتُ
تثنیہ	اَ ُحِبَّا	اَ ُحِبَّتَا	اَ ُحْبَبْتُمَا	اَ ُحْبَبْتُمَا	
جمع	اَ ُحِبُّوْا	اَ ُحْبَبْنَ	اَ ُحْبَبْتُمْ	اَ ُحْبَبْتُنَّ	اَ ُحْبَبْنَا

مضاعف سے مزید کی ماضی مفتوح العین کی صرف کبیر تو اَحَبَّ و مَدَّ کی طرح آتی ہے جیسے اَمَدَّ حَاجَّ تَضَادَّ اِخْتَصَّ اِسْتَقَرَّ اِنْسَدَّ

ماضی مکسور العین کی صرف کبیر اُحِبَّ کی طرح آتی ہے۔ جیسے اُمِدَّ حُوْجَّ تُضُادَّ اُخْتُصَّ اُسْتُقِرَّ

مضاعف سے عین کے ضمے والا فعل مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَمُدُّ	تَمُدُّ	تَمُدُّ	تَمُدِّیْنَ	اَمُدُّ
تثنیہ	یَمُدَّانِ	تَمُدَّانِ	تَمُدَّانِ	تَمُدَّانِ	
جمع	یَمُدُّوْنَ	یَمْدُدْنَ	تَمُدُّوْنَ	تَمْدُدْنَ	نَمُدُّ

مضاعف سے ہر مضموم العین مضارع کی صرف کبیر یَمُدُّ کی طرح ہے

مضاعف سے عین کے کسرے والا فعل مضارع

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یَفِرُّ	تَفِرُّ	تَفِرُّ	تَفِرِّیْنَ	اَفِرُّ
تثنیہ	یَفِرَّانِ	تَفِرَّانِ	تَفِرَّانِ	تَفِرَّانِ	
جمع	یَفِرُّوْنَ	یَفْرِرْنَ	تَفِرُّوْنَ	تَفْرِرْنَ	نَفِرُّ

مضاعف سے عین کے فتحے والا فعل مضارع معروف ومجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یُوَدُّ	تُوَدُّ	تُوَدُّ	تُوَدِّیْنَ	اُوَدُّ
تثنیہ	یُوَدَّانِ	تُوَدَّانِ	تُوَدَّانِ	تُوَدَّانِ	
جمع	یُوَدُّوْنَ	یُوَدَّدْنَ	تُوَدُّوْنَ	تُوَدَّدْنَ	نُوَدُّ

باب افعال سے فعل مضارع معروف ومجہول

	غائب		حاضر		متکلم
واحد	یُحِبُّ	تُحِبُّ	تُحِبُّ	تُحِبِّیْنَ	اُحِبُّ
تثنیہ	یُحِبَّانِ	تُحِبَّانِ	تُحِبَّانِ	تُحِبَّانِ	
جمع	یُحِبُّوْنَ	یُحْبِبْنَ	تُحِبُّوْنَ	تُحْبِبْنَ	نُحِبُّ

مضاعف سے ہر مکسور العین مضارع کی صرف کبیر مزید کا ہو یا مجرد کا صیغے کی آخری حالت کے اعتبار سے یُحِبُّ کی طرح آتی ہے جیسے یُمِدُّ یُحَاجُّ یَخْتَصُّ یَسْتَقِرُّ یَنْسَدُّ یَفِرُّ

ہر مفتوح العین مضارع کی صرف کبیر مزید کا ہو یا مجرد یَوَدُّ اور یُحَبُّ کی طرح آتی ہے۔ جیسے یُمَدُّ یُحَاجُّ یُخْتَصُّ یُسْتَقَرُّ یُفَرُّ

مضارع کے صیغوں کے شروع میں لَمْ لَنْ نون ثقیلہ لگا کر اور ان صیغوں سے امر نہی اسم تفضیل اسم ظرف اور اسم آلہ سب مباحث کی صرف کبیر کروائیں

صرف صغیر

باب نصر:

(۱). مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا فهو مَادٌّ و مُدَّ یُمَدُّ مَدًّا فذاک مَمْدُوْدٌ

مَامَدَّ مَامُدَّ لَمْ یَمُدَّ لَمْ یَمُدِّ لَمْ یَمُدُّ لَمْ یَمْدُدْ لَمْ یُمَدَّ لَمْ یُمَدِّ لَمْ یُمَدُّ لَمْ یُمْدَدْ. لا یَمُدُّ لا یُمَدُّ لَنْ یَّمُدَّ لَنْ یُّمَدَّ.

لَیَمُدَّنَّ لَیُمَدَّنَّ. لَیَمُدَّنْ لَیُمَدَّنْ.

الامر منه مُدَّ مُدِّ مُدُّ اُمْدُدْ لِتُمَدَّ لِتُمَدِّ لِتُمَدُّ لِتُمْدَدْ لِیَمُدَّ لِیَمُدِّ لِیَمُدُّ لِیَمْدُدْ لِیُمَدَّ لِیُمَدِّ لِیُمَدُّ لِیُمْدَدْ مُدَّنَّ لِتُمَدَّنَّ لِیَمُدَّنَّ لِیُمَدَّنَّ مُدَّنْ لِتُمَدَّنْ لِیَمُدَّنْ لِیُمَدَّنْ

والنهی عنه لا تَمُدَّ لا تَمُدِّ لا تَمُدُّ لاتَمْدُدْ لا تُمَدَّ لا تُمَدِّ لا تُمَدُّ لا تُمْدَدْ لا یَمُدَّ لا یَمُدِّ لا یَمُدُّ لا یَمْدُدْ لا یُمَدَّ لا یُمَدِّ لا یُمَدُّ لا یُمْدَدْ لا تَمُدَّنَّ لا تُمَدَّنَّ لا یَمُدَّنَّ لا یُمَدَّنَّ لا تَمُدَّنْ لا تُمَدَّنْ لا یَمُدَّنْ لا یُمَدَّنْ

والظرف منه مَمَدٌّ مَمَدَّانِ مَمَادُّ

والاٰلة منه مِمَدٌّ مِمَدَّانِ مَمَادُّ مِمَدَّةٌ مِمَدَّتَانِ مَمَادُّ مِمْدَادٌ مِمْدَادَانِ مَمَادِیْدُ

افعل التفضیل المذکر منه اَمَدُّ اَمَدَّانِ اَمَدُّوْنَ اَمَادُّ

والمؤنث منه مُدّٰی مُدَّیَانِ مُدَّیَاتٌ مُدَدٌ

ادغام کے طریقے:
مَـادٌّ مَادِدٌ تھا مَدٌّ کے قاعدے کے سبب د کا د میں ادغام ہوگیا۔ آگے ہر باب کے اسم فاعل کا ادغام اسی طرح ہے
مُدَّ (امر حاضر معروف) تَـمُدُّ سے بنا ہے مضارع کی علامت حذف کر کے آخری دکو جزم دے دیا۔ پھر دو دال ساکن جمع ہوگئے اس دشواری کو دور کرنے کے لیے اس میں چار وجوہ درست ہیں۔
(۱). مُدَّ (د کے فتحہ سے) کیونکہ فتحہ ہلکی حرکت ہے۔
(۲). مُدِّ (کسرے سے) کیونکہ ساکن کو حرکت دینے میں کسرہ اصل ہے۔
(۳). مُدُّ دّ کے ضمے سے جو پہلے ضمے کی مناسبت سے ہے۔
(۴). اُمْدُدْ ادغام کے بغیر جو اصل کے موافق ہے۔
مَـمَدٌّ اصل میں مَـمْدَدٌ تھا اور مِـمَدٌّ اصل میں مِـمْدَدٌ تھا پہلے دّ کا فتحہ م کو دے کر اس کا دوسرے د میں ادغام کر دیا۔
مَـمَادٌّ مَمَادِدُ تھا مَدٌّ کی طرح پہلے د ساکن کر کے دوسرے دّ میں اس کا ادغام کر دیا۔ لیکن مُدّی کی جمع مُدَدٌ میں ادغام منع ہے کیونکہ یہ ادغام سے اس مُدٌّ کے ساتھ ملتبس ہر جاتا ہے جو پیمانہ کے معنیٰ میں ہے۔
(۲). اَمَّ یَؤُمُّ اِمَامَةً فهو اٰمٌّ و اُمَّ یُؤَمُّ امامة فذاک مأمُومٌ
الامر منه اُمَّ اُمِّ اُمُّ اُومُمْ والنهى عنه لاتؤُمَّ لاتؤُمِّ لاتؤُمُّ لا تَاْمُمْ
والظرف منه مَاَمٌّ والاٰلة منه مِئَمٌّ مِئَمَّةٌ مِئْمَامٌ
افعل التفضيل المذكر منه اَءَمُّ والمؤنث منه اُمّٰى .
اَؤُمُّ (فعل مضارع کا واحد متکلم) اَءْ مُمُ تھا۔ یہاں اٰمَن کے قاعدے پر یَمُدُّ کے قاعدے کو ترجیح دے کر اس کو جاری کیا۔

باب ضرب:.
(۱). فَـرَّ يَفِرُّ فِرَارًا فهو فَارٌّ و فُرَّ و يُفَرُّ فِرَاراً فذاک مَفْرُوْرٌ الامر منه فِرَّفِرِّ اِفْرِرْ
والنهى عنه لا تَفِرَّ لا تَفِرِّ لا تَفْرِر والظرف منه مَفِرٌّ والاٰلة منه مِفَرٌّ مِفَرَّةٌ مِفْرَارٌ

افعل التفضعل المذکر منه اَفَرُّ والمؤنث منه فُرّٰی

فِــرَّ (امر حاضر معروف) چونکہ پہلے حرف پر ضمہ نہیں ہے اس لئے اس میں صرف تین وجوہ ہیں۔ فتح، کسرہ اور فک ادغام۔

(۲). اَزَّ یَئِزُّ اَزًّا فهو اٰزٌّ و اُزَّ یُؤَزُّ اَزًّا فذاک مَاْزُوْزٌ

الامر منه اِزَّ اِزِّ اِیْزِزْ والنهی لا تَئِزَّ لا تَئِزِّ لا تَأْزِزْ

والظرف مَئِزٌّ والاٰلة منه مِئَزٌّ مِئَزَّةٌ مِئْزَازٌ

افعل التفضیل المذکر منه اَءَ زُّ والمؤنث منه اُزّٰی

باب سَمِعَ:

(۱) مَسَّ یَمَسُّ مَسًّا فهو مَاسٌّ و مُسَّ یُمَسُّ مَسًّا فذاک مَمْسُوْسٌ

الامر منه مَسَّ مَسِّ اِمْسَسْ والنهی عنه لا تَمَسَّ لَا تَمَسِّ لَا تَمْسَسْ

والظرف منه مَمَسٌّ والاٰلة منه مِمَسٌّ مِمَسَّةٌ مِمْسَاسٌ

افعل التفضیل المذکر منه اَمَسُّ والمؤنث منه مُسّٰی

(۲). وَدَّ یَوَدُّ وُدًّا فهو وَادٌّ و وُدَّ یُوَدُّ وُدًّا فذاک مَوْدُوْدٌ

الامر منه وَدَّ وَدِّ اِیْدَدْ والنهی لَا تَوَدَّ لَا تَوَدِّ لَاتَوْدَدْ

والظرف منه مَوَدٌّ والالة منه مِوَدٌّ مِوَدَّةٌ مِیْدَادٌ

افعل التفضیل المذکر منه اَوَدُّ والمؤنث منه وُدّٰی.

مَـوَدٌّ اصل میں مَـوْدَدٌ تھا اور مِـوَدٌّ اصل میں مِـوْدَدٌ تھا۔ دونوں میں یَـمُـدُّ کے قاعدے کے سبب پہلے دکا فتحہ وکو دیا اور پھر دوسرے دال میں اُس کا ادغام کردیا، مِــوْدَدٌ میں مِیْعَادٌ کے قاعدے سے اعلال درست نہیں ہے۔

باب افعال:.

(۱)۔ اَمَدَّ یُمِدُّ اِمْدَادًا فهو مُمِدٌّ واُمِدَّ یُمَدُّ اِمْدَادًا فذاک مُمَدٌّ

الامر منه اَمِدَّ اَمِدِّ اَمْدِدْ والنهی عنه لا تُمِدَّ لا تُمِدِّ لا تُمْدِدْ والظرف منه مُمَدٌّ

اَمِدَّ تُمِدُّ سے بنا ہے مضارع کی علامت گرا کر شروع میں ہمزۂ قطعی مفتوح لے آئے اور آخر

کو جزم دے دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کو دور کرنے کے لیے اس میں تین وجوہ درست ہیں۔

باب تفعیل:.

(۱)جَدَّدَ یُجَدِّدُ تَجْدِیْدًا فھو مُجَدِّدٌ وَجُدِّ دَ یُجَدَّدُ تَجْدِیْدًا فذاک مُجَدَّدٌ الامر منه جَدِّدْ والنھی عنه لَا تُجَدِّدْ والظرف مُجَدَّدٌ

فائدہ: چونکہ تفعیل اور تَفَعُّل کے عین کلمے میں پہلے سے ادغام ہوتا ہے اس لیے اس میں عین ولام کے ہم جنس ہونے کی تقدیر پر بھی ادغام نہیں کرتے ہیں پس مضاعف سے تفعیل و تفعل بالکل صحیح کی طرح آتا ہے۔

(۲). یَمَّمَ یُمَمِّمُ تَیْمِیْمًا فھو مُیَمِّمٌ وَ یُمِّمَ یُیَمَّمُ تَیْمِیْمًا فذاک مُیَمَّمٌ الامر منه یَمِّمْ والنھی عنه لاتُیَمِّمْ والظرف منه مُیَمَّمٌ

باب مفاعله:.

(۱)شَاقَّ یُشَاقُّ مَشَاقَّةً وَشِقَاقًا فھو مُشَاقٌّ وشُوْقَّ یُشَاقُّ مُشَاقَةً وَشِقَاقًا فذاک مَشَاقٌّ

الامر منه شَاقَّ شَاقِّ شَاقِقْ والنھی عنه لَا تُشَاقَّ لَا تُشَاقِّ لَاتُشَاقِقْ والظرف منه مُشَاقٌّ

شَاقَّ یُشَاقُّ مُشَاقَّةً شَاقَقَ یُشَاقِقُ مُشَاقَقَةً تھے۔

مُشَاقٌّ (اسم فاعل) مُشَاقِقٌ اور مَشَاقٌّ (اسم مفعول) مَشَاقَقٌ تھا۔ مفاعله اور تفاعل کے تمام صیغوں میں مدّ کا قاعدہ جاری ہے۔ اور مفاعله میں مضارع کی علامت کے مضموم ہونے اور عین کلمہ کے مدغم ہونے کی وجہ سے مضارع اور اس کے مشتقات میں معروف اور مجہول کی صورت ایک ہوگئی ہے شَاقٌّ (امر حاضر) تُشَاقٌّ سے بنا ہے۔

(٢). حَاجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً فهو مُحَاجٌّ وحُوجَّ يُحَاجُّ مُحَاجَّةً فذك مُحَاجٌّ
الامر منه حَاجَّ حَاجِّ حَاجِجْ والنهی عنه لَا تُحَاجَّ لَا تُحَاجِّ لَا تُحَاجِجْ
والظرف منه مُحَاجٌّ

باب تَفَاعُل:

(١)تَضَادَّ يَتَضَادُّ تَضَادًّافهو مُتَضَادٌّ وتُضُودَّ يُتَضَادُّ تَضَادًّا فذاک مُتَضَادٌّ
الامر منه تَضَادَّ تَضَادِّ تَضَادَدْ والنهی عنه لا تَتَضَادَّ لا تَتَضَادِّ لا تَتَضَادَدْ
والظرف منه مُتَضَادٌّ

(٢) تَحَابَّ يَتَحَابُّ تَحَابًّا فهو مُتَحَابٌّ و تُحُوبَّ يُتَحَابُّ تَحَابًّا فذاک مُتَحَابٌّ
والامر منه تَحَابَبْ والنهی عنه لَا تَتَحَابَّ لَا تَتَحَابِّ لَا تَتَحَابَبْ
والظرف منه مُتَحَابٌّ

باب تَفَعُّل:

(١)تَسَلَّلَ يَتَسَلَّلُ تَسَلُّلا فهومُتَسَلِّلٌ و تُسُلِّلَ يُتَسَلَّلُ تَسَلُّلا فذاک مُتَسَلَّلٌ
الامر منه تَسَلَّلْ والنهی عنه لَا تَتَسَلَّلْ
والظرف منه مُتَسَلَّلٌ

(٢). تَيَمَّمَ يَتَمَمَّمُ تَيَمُّمًا فهو مُتَيَمِّمٌ وَ تُيُمِّمَ يُتَمَمَّمُ تَيَمُّمًا فذاک مُتَيَمَّمٌ
الامر منه تَيَمَّمْ والنهی عنه لا تَتَيَمَّمْ
والظرف منه.مُتَيَمَّم

باب افتعال:

(١)اِخْتَصَّ يَخْتَصُّ اِخْتِصَاصًا فهو مُخْتَصٌّ واُخْتُصَّ يُخْتَصُّ اِخْتِصَاصًا فذاک مُخْتَص

الامر منه اِخْتَصَّ اِخْتَصِّ اِخْتَصِصْ والنهی عنه لا تَخْتَصَّ لا تَخْتَصِّ لَا تَخْتَصِصْ
والظرف منه مُخْتَصٌّ.

مُخْتَصٌّ (اسم فاعل) مُخْتَصِصٌ اور مُخْتَصٌّ (اسم مفعول) مُخْتَصَصٌ تھا۔

(۲). اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فهو مُضْطَرٌّ وَاُضْطُرَّ يُضْطَرُّ اِضْطِرَارًا فذاک مُضْطَرٌّ
الامر منه اِضْطَرَّ اِضْطَرِّ اِضْطَرِرْ والنهی عنه لا تَضْطَرَّ لا تَضْطَرِّ لا تَضْطَرِرْ
والظرف منه مُضْطَرٌّ.

اِضْطَرَّ (فعل ماضی) اِضْتَرَرَ تھا۔اور اِضْطَرَّ امر اِضْتَرِرْ تھا

۳. اِيْتَمَّ يَأْتَمُّ اِيْتِمَامًا فهو مُؤْتَمٌّ و اُؤْتُمَّ يُؤْتَمُّ اِيْتِمَامًا فذاک مُؤْتَمٌّ
الامر منه اِيْتَمَّ اِيْتَمِّ اِيْتَمِمْ والنهی عنه لا تَأْتَمَّ لا تَأْتَمِّ لا تَأْتَمِمْ
والظرف منه مُؤْتَمٌّ

باب استفعال:

(۱)اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ اِسْتِقْرَارًا فهو مُسْتَقِرٌّ و اُسْتُقِرَّ يُسْتَقَرُّ اِسْتِقْرَارًا فذاک مُسْتَقَرٌّ
الامر منه اِسْتَقِرَّ اِسْتَقِرِّ اِسْتَقْرِرْ والنهی عنه لَا تَسْتَقِرَّ لَا تَسْتَقِرِّ لَا تَسْتَقْرِرْ
والظرف منه مُسْتَقَرٌّ

باب انفعال:

(۱) اِنْسَدَّ يَنْسَدُّ اِنْسِدَادًا فهو مُنْسَدٌّ
الامر منه اِنْسَدَّ اِنْسَدِّ اِنْسَدِدْ والنهی عنه لَا تَنْسَدَّ لَا تَنْسَدِّ لَا تَنْسَدِدْ
والظرف منه مُنْسَدٌّ

مصادر

اَلْمَدُّ ۱	کھینچ کر پھیلانا زیادہ کرنا (شر میں) نگاہ اٹھانا، روشنائی زیادہ رکرنا	اَلْاِشْتِقَاقُ	ایک کلمے کا دوسرے سے بننا
اَلْاِمْدَادُ	کھینچ کر بڑھانا (خیر میں)	اَلشِّقَاقُ ۲ (مفاعلة)	مخالفت کرنا (مفاعلہ)
اَلْاِمْتِدَادُ	پھیلنا، کھچ جانا	الحج ۳ (ن)	قصد کرنا۔ دلیل میں غالب آنا
اَلْاِسْتِمْدَادُ	مدد طلب کرنا	اَلْمُحَاجَّةُ، اَلْاِحْتِجَاجُ، اَلتَّحَاجُّ	جھگڑا کرنا یعنی اپنے دعویٰ پر حجۃ (دلیل) پیش کرنا اور باہم جھگڑا کرنا
اَلتَّمَاسُّ	ایک دوسرے کو چھونا	اَلْحُبُّ وَالْمَحَبَّةُ ۴ اَلْاِحْبَابُ (ض) اَلْاِسْتِحْبَابُ	(ض) پسند کرنا، محبت کرنا (مزید موافق مجرد)
اَلشِّقُّ وَالْمَشَقَّةُ	نفس پر دشوار ہونا (ن)	اَلتَّحْبِيْبُ	دوسرے کے لیے محبوب بنانا
اَلشَّقُّ	پھاڑنا چیرنا	اَلْقَرُّ (ض س) ۵	ٹھنڈا ہونا
اَلْاِنْشِقَاقُ اَلتَّشَقُّقُ	پھٹنا چیر جانا	اَلْقَرَارُ اَلْاِسْتِقْرَارُ	ثابت ہونا (ض س)
اَلسَّلُّ (ن)	ایک چیز میں سے دوسری چیز کا آہستگی کے ساتھ نکالنا	اَلتَّقْرِيْرُ، اَلْاِقْرَارُ ۶	ثابت کرنا
اَلتَّسَلُّلُ	بھیڑ میں سے آہستہ آہستہ نکلنا، کھسک جانا	اَلسَّدُّ (ن)	سوراخ بند کرنا، درست کرنا
اَلسَّلْسَلَةُ	ایک دوسرے کے ساتھ ملانا	اَلسَّدَادُ (س)	درست ہونا
اَلتَّسَلْسُلُ	ایک دوسرے کے ساتھ ملتے چلے جانا	اَلْهَمُّ ۷	غمگین ہونا، ارادہ کرنا

اَلْخُصُوْصُ '(ن) اَلتَّخَصُّصُ	خاص ہونا	اَلْاِهْتِمَامُ	غمگین ہونا، کسی انتظام کی غم خواری کرنا
اَلْخِصُّ اَلتَّخْصِيْصُ اَلْاِخْتِصَاصُ	خاص کرنا	اَلْاِ هْمَامُ	کسی کے ارادے پر برا نگیختہ کرنا
اَلْخَصَاصَةُ(س)	حاجت مند ہونا	اَلْاَمُّ ' اَلتَّاْمِيْمُ ' اَلْاِيْتِمَامُ	قصد کرنا
اَلضُّرُّ (ن)	نقصان پہنچانا، مجبور کرنا	اَلْحَلَالُ (ض)	حلال و جائز ہونا
اَلْاِضْطِرَارُ	مجبور کرنا	اَلْحُلُوْلُ(ن)	کسی جگہ اترنا

حواشی: لے المدُّ. المِداد هو فی الاصل اسم لکل مایمد به الشيء و اختص فی العرف لما تمد به الدواة من الخبر و المَددَ العونُ و الزیادة بیان ص۱۳۹ ج۶

۲ ـ الشقاق کونک فی شقّ غیر شِق صاحبک الشِقّ جانبٌ . ۳ ـ الحجّ بالفتح القصد و بالکسر اسمٌ الحجّةٌ المرّة و السنة جمعه حِجج و الحُجَّةُ بالضم الدلالة المبَيِّنَةُ للمحجّة ای المقصد . و المُحاجة طلب الدفع عن حُجّیته و الاحتجاج حجۃ پیش کرنا ای طرح التجاجُ .

۴ ـ الحبُّ . حببتُه اذا اَصَبْتَ (بِالوُدِّ) حبَّةٌ قلبه.

۵ ـ القَرُّ و هو البرد هو نقیض السکون و الحرّ یقتضی الحرکة .

۶ ـ الاقرار . ثابت کرنا خواہ حسًا ہو یا زبان سے جس کے بناء پر تقریر کے معنی بیان کرنے کے ہیں اور اقرار کے معنی اعتراف کرنے کے ہیں۔

۷ ـ الهمُّ . ہم وہ حزن جو انسان کو پگھلا دے اور وہ ارادہ جس کو انسان غم کی طرح اندر اندر ہی پکا دے اس لیے اس کا تعدیہ باء کے ساتھ ہے۔

تکملہ

ہفت اقسام کا خلاصہ

ابواب	مهموز	مثال	اجوف	ناقص	مضاعف
نَصَرَ	اَمَرَ يَاْمُرُ مُرْ	-	قَالَ يَقُوْلُ قُلْ	دَعَا يَدْعُوْ اُدْعُ	مَدَّ يَمُدُّ مُدَّ اُمْدُدْ
ضَرَبَ	اَسَرَ يَاْسِرُ اِيْسِرْ	وَعَدَ يَعِدُ عِدْ	بَاعَ يَبِيْعُ بِعْ	رَمٰى يَرْمِيْ اِرْمِ	فَرَّ يَفِرُّ فِرَّ اِفْرِرْ
سَمِعَ	اَمِنَ يَاْمَنُ اِيْمَنْ	وَجِلَ يَوْجَلُ اِيْجَلْ	خَافَ يَخَافُ خَفْ	رَضِيَ يَرْضٰى اِرْضَ	مَسَّ يَمَسُّ مَسَّ اِمْسَسْ
فَتَحَ	سَاَلَ يَسْاَلُ اِسْئَلْ ـ سَلْ	وَهَبَ يَهَبُ هَبْ	-	نَهٰى يَنْهٰى اِنْهَ رَاٰى يَرٰى ـ رَ	-
كَرُمَ	رَؤُفَ يَرْؤُفُ اُرْؤُفْ	وَسُمَ يَوْسُمُ اُوْسُمْ	طَالَ يَطُوْلُ طُلْ	رَخُوَ يَرْخُوْ اُرْخُ	-
حَسِبَ	-	وَرِثَ يَرِثُ رِثْ	-	وَلِيَ يَلِيْ لِ	-
افعال	اٰمَنَ يُؤْمِنُ اٰمِنْ	اَوْقَدَ يُوْقِدُ اَوْقِدْ اَيْقَنَ يُوْقِنُ اَيْقِنْ	اَقَامَ يُقِيْمُ اَقِمْ	اَلْقٰى يُلْقِيْ اَلْقِ	اَمَدَّ يُمِدُّ ـ اَمِدَّ اَمْدِدْ
تفعيل	-	-	-	سَمّٰى يُسَمِّيْ سَمِّ	-
مفاعلة	-	-	-	لَاقٰى يُلَاقِيْ لَاقِ	حَاجَّ يُحَاجُّ ـ حَاجَّ حَاجِجْ
تفعل	-	-	-	تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى ـ تَمَنَّ	-
تفاعل	-	-	-	تَعَالٰى يَتَعَالٰى ، تَعَالَ	تَحَاجَّ يَتَحَاجُّ تَحَاجَّ تَحَاجَجْ
افتعال	اِيْتَمَنَ يَاْتَمِنُ اِيْتَمِنْ	اِتَّفَقَ يَتَّفِقُ اِتَّفِقْ	اِخْتَارَ يَخْتَارُ اِخْتَرْ	اِجْتَبٰى يَجْتَبِيْ ـ اِجْتَبِ	اِهْتَمَّ يَهْتَمُّ اِهْتَمَّ اِهْتَمِمْ
استفعال	-	-	اِسْتَقَامَ يَسْتَقِيْمُ اِسْتَقِمْ	اِسْتَعْلٰى يَسْتَعْلِيْ اِسْتَعْلِ	اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ اِسْتَقِرَّ اِسْتَقْرِرْ
انفعال	-	-	اِنْقَادَ يَنْقَادُ اِنْقَدْ	اِنْبَغٰى يَنْبَغِيْ ـ اِنْبَغِ	اِنْسَدَّ يَنْسَدُّ اِنْسَدَّ اِنْسَدِدْ

قرآن پاک کے صیغے

برائے استاد:

ان آیات میں مذکورہ صیغوں کو سابق قواعد کی مدد سے اس طرح حل کرائیں کہ پہلے پوری آیت کا ترجمہ کرائیں یا سنادیں جیسے طلبہ کی استعداد ہو اس کے بعد صیغہ پوچھیں نہ بتاسکیں تو پڑھے ہوئے قواعد کے ذریعے راہنمائی کریں پھر صیغوں کو اس طرح یاد کرائیں فَاتَّقُوْنِ سے اِتَّقٰی یَتَّقِیْ اِتِّقَاءً سے صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف باب افتعال تین اقسام میں سے فعل چار اقسام میں سے ثلاثی مزید فیہ ہفت اقسام میں سے ناقص یائی و مثال واوی

اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ . اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ . یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ . اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ . فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا . اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا . وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ . وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَیْهَا . سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ . تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ . وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی . وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ . قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ .

یَتَّقْهِ مضارع مجزوم ہے جزم فعل شرط پر عطف کی وجہ سے ہے۔ اِتَّقٰی یَتَّقِیْ سے یَتَّقِهٖ تھا ۔ اَرْجِهْ اَرْجٰی یُرْجِیْ سے امر حاضر معروف ہے اور اصل میں اَرْجِهٖ وَاَخَاهُ تھا۔ تَقِهٖ سے فَعِلٌ کی صورت اور جِهُوَ سے فِعِلٌ کی صورت پیدا ہوگئی ہے اور عرب کا قاعدہ ہے کہ فَعِلٌ اور فِعِلٌ میں درمیانی حرف کو ساکن کردیتے ہیں اس سبب سے پہلا یَتَّقْهِ اور دوسرا اَرْجِهْ ہوگیا۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا یہ اَثَارَ یُثِیْرُ سے ہے نہ کہ اَثَرَ یَاْثِرُ سے۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ . وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ . قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَا

اَمْرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ . لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ . فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِىْٓ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا .
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ . قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِيْنَ .
قَلٰى يَقْلِىْ سے صیغہ جمع مذکر اسم فاعل۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا .
اَشُدٌّ اَفْعُلٌ کے وزن پر شِدَّةٌ کی جمع ہے جیسے نِعْمَةٌ کی جمع اَنْعُمٌ .
اَفَمَنْ يَّهْدِىْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّىْٓ . مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ . وَقَالَ الَّذِىْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ . وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ . فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ . وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ط وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ . فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ط فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ . قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ .
وقف کی حالت میں ناقص سے حرف علت کا حذف کرنا جائز ہے بلکہ محققین صرف نے لکھا ہے کہ عرب جزم ووقف کے بغیر بھی آخری واؤ یاء اورالف کو حذف کر کے يَدْعُ ويَرْمِ کہتے ہیں۔
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ . وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ . وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ . فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ . وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ط اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ . وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا .

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ وَ اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۔ وَکُلُّھُمْ اٰتِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَرْدًا ۔ اٰتُوْا الزَّکٰوۃَ اور اٰتَوْا الزَّکٰوۃ کافرق ذہن نشین کرلو اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ مِنْھَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ھُدًی ۔ وَلَوْرُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُھُوْا عَنْہُ عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی اَفَلَا یَرَوْنَ اَنْ لَّایَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا ۔ ءَ اِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرٰبًا ذٰلِکَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ ۔ اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۔

اَلْمَوْتُ نصر سمع دونوں سے آتا ہے۔ مِتْنَا سمع سے ہے اور نَمُوْتُ نصر سے ہے۔

فَانْبَجَسَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا ۔ وَقَدْخَابَ مَنْ دَسّٰھَا ۔ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنٰہُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَکَّھُوْنَ ۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْ بَاْسَنَا قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۔ وَلَمْ اَکُ بَغِیًّا

جازم کے وقت یکون کے نون کا حذف کرنا درست ہے۔

☆ تیسرا حصہ ختم ہوا ☆

حصہ چہارم

اس میں تین باب ہیں پہلے باب میں کلموں کے اوزان دوسرے میں بابوں کے خاصوں کا بیان ہےاور تیسرے باب میں مذکر ، مؤنث ، تثنیہ ، جمع ، نسبت ، تصغیر کی بحث ہے

باب اوّل (اسموں کے اوزان میں)

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) جامد (۲) مصدر (۳) مشتق

جامد:۔ وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی اسم بنے۔اس کی قسمیں چھ ہیں

(۱)......ثلاثی مجرد (۲)......ثلاثی مزید

(۳)......رباعی مجرد (۴)......رباعی مزید (۵)......خماسی مجر (۶)......خماسی مزید

(۱):۔ ثلاثی مجرد۔اس کے وزن دس ہیں۔

۱۔(۱تا۴) فَ کلمے کے فتحہ کے ساتھ عین کلمے کی تینوں حرکتیں اور سکون

جیسے: (۱) فَعَلٌ ، (۲) فَعِلٌ ، (۳) فَعُلٌ ، (۴) فَعْلٌ ،

فَرَسٌ گھوڑا ، کَتِفٌ کندھا ، عَضُدٌ بازو ، فَلْسٌ پیسہ

۲۔(۵تا۷) فَ کلمہ کہ کسرہ کے ساتھ عین کلمے کا فتحہ وکسرہ اور سکون

جیسے (۱) فِعَلٌ (۲) فِعِلٌ (۳) فِعْلٌ،

عِنَبٌ انگور اِبِلٌ اونٹ حِبْرٌ[۱] عالم

۳۔(۸تا۱۰) فُ کلمہ کے ضمہ کے ساتھ عین کلمے کا فتحہ وضمہ اور سکون

جیسے: (۸) فُعَلٌ (۹) فُعُلٌ (۱۰) فُعْلٌ

صُرَدٌ چڑیا۔ عُنُقٌ گردن قُفْلٌ تالا۔

﴿۱ حِبرٌ بالکسر روشنائی و عالم لیکن اس دوسرے معنی میں بَحْرٌ سے مقلوب ہے﴾

فائدہ(۱)۔

فَ کلمے کے فتحہ، کسرہ اور ضمہ میں سے ہر ایک کے ساتھ عین کی چار حالتیں آسکتی ہیں یہ بارہ ہوئیں مگر اسم میں کسرے کے بعد ضمہ اور ضمہ کے بعد کسرہ عرب کے ہاں ثقیل ہے اس لیے فِعُلٌ فُعِلٌ دونوں ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے۔

فائدہ(۲)۔

فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو اس میں تین وجوہ ہیں فَخِذٌ فِخْذٌ ورنہ دو ہیں کَتِفٌ کِتْفٌ اور فِعِلٌ فَعُلٌ فُعُلٌ میں دوسرے حرف کا سکون بھی درست ہے جیسے اِبْلٌ، عَضْدٌ عَضُدٌ، عُنْقٌ عُنُقٌ

(۲)۔ثلاثی مزید: جیسے حِمَار

(۳) رباعی مجرد:۔ اس کے وزن پانچ ہیں۔

(۱)فَعْلَلٌ جَعْفَرٌ نام ہے (۲)فِعْلِلٌ زِبْرِجٌ زینت (۳) فُعْلُلٌ بُرْثُنٌ شیر کا پنجہ
(۴)فِعْلَلٌ دِرْهَمٌ چاندی کا سکہ (۵)فِعَلٌّ قِمَطْرٌ صندوق

(۴)۔رباعی مزید: اس کے وزن بے شمار ہیں

(۵)۔خماسی مجرد:۔ کے وزن چار ہیں

(۱) فَعَلَّلٌ سَفَرْجَلٌ بہی (۲)فُعَلِّلٌ قُذَعْمِلٌ موٹا اونٹ
(۳) فَعْلَلِلٌ جَحْمَرِشٌ بوڑھی عورت (۴) فِعْلَلٌّ قِرْطَعْبٌ تھوڑی چیز

(۶)۔خماسی مزید:۔ اس کے وزن پانچ ہیں:

(۱) فَعَلَّلُوْلٌ عَضْرَفُوْطٌ باہمی (۲) فِعْلَلُوْلٌ قِرْطَبُوْسٌ بڑی مصیبت
(۳)فَعَلَّلِيْلٌ خَنْدَرِيْسٌ پرانی شراب (۴) فُعَلِّيْلٌ خُذَعْبِيْلٌ باطل چیز
(۵)فَعَلَّلِي قَبَعْثَرِي موٹا اونٹ

مصدر اور اس کے اوزان

مصدر وہ اسم ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنے اور اس کے ترجمہ میں کرنا یا ہونا پایا جائے جیسے اَلْاَکْلُ کھانا اَلْکَوْنُ ہونا ثلاثی مجرد کے مصدر کے اوزان کثیر ہیں زیادہ مشہور یہ ہیں:۔

فَعْلٌ فَعْلٰی فَعْلَةٌ فَعْلَان بفتح		قَتْلٌ دَعْوٰی رَحْمَةٌ خَذْلَان بفتح
فِعْلٌ فِعْلٰی فِعْلَةٌ فِعْلَان بکسر		فِسْقٌ ذِکْرٰی خِدْمَةٌ حِرْمَان بکسر
فُعْلٌ فُعْلٰی فُعْلَةٌ فُعْلَان بضم		شُغْلٌ بُشْرٰی سُرْعَةٌ غُفْرَان بضم
مَفْعَلَةٌ مَفْعَلٌ فَعَلٌ فَعْلُوْلَةٌ است		مَسْغَبَةٌ مَدْخَلٌ طَلَبٌ قَيْلُوْلَةٌ است
فَيْعَلُوْلَةٌ هم فَعَالَةٌ هم فَعَالٌ		نحو كَيْنُوْنَةٌ شَهَادَةٌ هم كَمَالٌ
مَفْعِلَةٌ مَفْعِلٌ فَعِلٌ فَعْلُوَّةٌ است		مَغْفِرَةٌ مَرْجِعٌ خَنِقٌ جَبْرُوَّةٌ است
هم فَعِيْلَةٌ هم فَعِيْلٌ فَاعِلَةٌ		چوں نَصِيْحَةٌ هم زَفِيْرٌ كَاذِبَةٌ ١
مَفْعُلَةٌ مَفْعُوْلٌ هم مَفْعُوْلَةٌ است		مَمْلُكَةٌ مَفْتُوْنٌ هم مَكْذُوْبَةٌ است
هم فَعُوْلهم فُعُوْلَةٌ هم فُعُوْلٌ		چوں قَبُوْلٌ هم سُهُوْلَةٌ هم دُخُوْلٌ
هم فِعَلٌ ديگر فِعَالَةٌ هم فِعَالٌ		چوں صِغَرٌ ديگر خِلَافَةٌ هم حِسَابٌ
هم فُعَلٌ ديگر فُعَالَةٌ هم فُعَالٌ		چوں هُدًى ديگر غُطَالَةٌ هم سُؤَالٌ
بعد ازاں فَعْلَاءُ و فَعُوْلَةٌ بفتح		وزن آں رَغْبَاءُ و جَبُوْرَةٌ بفتح

ا : الكَاذِبَةُ : قوله تعالى لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ١٢

تنبیہ:

مصدروں کے اوزان کو اشعار میں لانے سے مقصد وزنوں کے یاد کرنے میں سہولت ہے اس لیے شعروں کے طرز کو قائم رکھنے کے لیے دو باتوں کو ملحوظ رکھیں ایک تو فارسی کے الفاظ کو فارسی پڑھیں دوسرے عربی کے وزن اور مصدروں میں تنوین کو بحالت وصل بھی گرادیں۔ ان بارہ شعروں کے اندر مصدر کے چالیس وزنوں کا ذکر ہے

(۴۱) فَعَلَةٌ غَلَبَةٌ غلبہ کرنا (۴۲) فِعلَةٌ سَرِقَةٌ چوری کرنا

(۴۳) فَعَالِيَةٌ كَرَاهِيَةٌ (س) ناپسند کرنا (۴۴) فَاعِلٌ قُمْتُ قَائِمًا

(۴۵) مَفْعُوْلٌ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ (۴۶) تِفْعَالٌ اس وزن پر صرف دو مصدر آئے ہیں تِلْقَآءٌ (س) ملنا تِبْيَانٌ (ض) ظاہر ہونا

(۴۷) مِفْعَالٌ . مِيْعَادٌ . مِيْرَاثٌ. (۴۸) مِيْثَاقٌ. تَفْعُلَةٌ . تَهْلُكَةٌ

مصدر کے قیاسی اوزان:۔

(۱). فَعْلٌ: ہر متعدی فعل کے مصدر کے لیے ہے (جاربردی) جیسے رَجْعٌ (ض) لوٹانا فَهْمٌ (س) سمجھنا۔ (جاربردی)

(۲). فَعَلٌ: ہر لازم فعل کے مصدر کے لیے ہے بشرطیکہ اس کی ماضی مکسور العین ہو جیسے فَرِحَ فَرَحاً (س) خوش ہونا

(۳). فَعَالَةٌ فُعُوْلَةٌ: باب کرم کے لیے ہے جیسے ضَخَامَةٌ موٹا ہونا۔ سُهُوْلَةٌ آسان ہونا۔

(۴). فُعَلٌ: فعل ناقص کے لیے خاص ہے جیسے هُدًى (ض) راہ بتانا۔

(۵). فُعُوْلٌ : (فٓ کے ضمہ کے ساتھ) وہ لازم مصادر جو حرکت صوت صنعت بیماری کے معنی میں نہ ہوں سب اسی وزن پر آتے ہیں دُخُوْلٌ

(۶). فَعُوْلٌ: (فٓ کے فتحہ سے) صفت مشبہ ہی کے لیے ہے صرف ذیل کے پانچ مصدر عام قیاس کے خلاف فُعُوْلٌ اور فَعُوْلٌ دونوں کے وزن پر آئے ہیں لیکن فَعُوْلٌ (بالفتح) کے وزن پر ہونے کی صورت میں مصدری معنی کے علاوہ اپنے صفت مشبہ والے معنی بھی دیتے ہیں جیسے۔

(۱) طُهُوْرٌ فٓ کے ضمہ سے صرف مصدر ہے ، پاک ہونا

طَهُوْرٌ فتحہ سے مصدر بھی ہے،(پاک ہونا)اور صفت بھی (پاک یا پاک کرنے والا)
(۲) وُضُوْءٌ فَ کے ضمہ سے مصدر ہے(پاک ہونا۔ چمکنا)
وَضُوْء فتحہ سے مصدر بھی ہے(پاک ہونا چمکنا)اور صفت بھی (وضو کرنے کا پانی)
(۳)وُقُوْدٌ ضمہ سے مصدر ہے(کسی چیز کا آگ لگنے سے بھڑکنا)
وَقُـوْدٌ فتحہ سے مصدر بھی (یہی معنی میں جو گزرے)اور صفت بھی (آگ لگنے سے بھڑکنے والی چیز یعنی ایندھن)
(۴)قُبُوْلٌ (ضمہ سے)مصدر ہے(لے لینا)
قَبُوْلٌ (فتحہ سے)مصدر بھی ہے(لینا اور بادصبا کا چلنا)اور صفت بھی ہے(بادصبا)
(۵) وَلُوْعٌ صرف فتحہ سے ۱۔شیفتہ ہونا ۲۔شیفتہ (شیفتہ کے معنی بہت محبت والا عاشق)
۷ .فَعِيْلٌ: سیر(چلنے)صوت(آواز) کے معنی دینے والے مصادر کے لیے ہے جیسے رَحِيْلٌ کوچ کرنا وطن چھوڑنا۔زَئِيْرٌ شیر کا دھاڑنا۔زَفِيْرٌ گدھے کا آواز نکالنا۔ شَهِيْقٌ گدھے کا ہینکنا صَفِيْرٌ ہونٹوں سے سیٹی بجانا۔
۸ .فَـعَلَانٌ: (فَ و عَ دونوں کے فتحہ والی حرکت سے)حرکت کے معنی دینے والے مصادر کے لیے ہے جیسے سَيَلَانٌ (ض) بہنا۔حَيَـوَانٌ(س)زندہ رہنا۔جَـوَلَانٌ (ن) گھومنا۔ حَوَلَانٌ (ن) پھرنا۔
۹ .فِعَالَةٌ: تین معانی کے لئے ہے
(۱)مصدر جیسے دِرَايَةٌ (ض)جاننا
(۲)صنعت جیسے دِبَاغَةٌ (ف)چمڑا رنگنا یا چمڑا رنگنے کا پیشہ۔کِتَابَةٌ (ن) لکھنے کا کام کرنا زِرَاعَةٌ (ف) کاشتکاری۔حِـجَـامَةٌ (ن) پچھنے لگانے کا کام کرنا خِيَـاطَةٌ (ض) درزی کا پیشہ اِمَارَةٌ (ک)امیری۔ صِـنَاعَةٌ (ف)کاریگری پیشہ۔ وِكَالَةٌ (ض) سپردگی۔ وِلَايَةٌ(ض) حکومت کرنا یا ایک حاکم کا زیر نگین علاقہ

(۳) اشتمال واحاطہ یعنی گھیر لینے والی چیزوں کے لیے جیسے عِمَامَةٌ (ن) پگڑی۔ غِشَاوَةٌ (س) ڈھکنا، پردہ لِفَافَةٌ (ن) لپیٹنے کی چیز۔ عِصَابَةٌ (ض) وہ چیز جس سے کئی چیزوں کو باندھا جائے پگڑی پٹی۔

۱۰. فِعَالٌ: تین معانی کے لیے ہے

(۱) مصدر جیسے ذهاباً و ایاباً

(۲) اسم مفعول جیسے لِبَاسٌ پہنا ہوا۔ کِتَابٌ لکھا ہوا۔ اِمَامٌ (ن) جس کا قصد و اقتداء کی جائے

(۳) آلہ۔ خِلَالٌ (ن) سوراخ کرنے کا آلہ۔ قِوَامٌ (ن) قیام اور وجود کا ذریعہ۔ خِتَامٌ مہر لگانے کا آلہ انگوٹھی۔ مِزَاجٌ (ن) ملونی۔ رِكَابٌ (س) رکوب کا ذریعہ یعنی سوار کے پیر رکھنے کی جگہ اور سواری کے اونٹ۔ خِيَاطٌ (ض) سینے کا آلہ سوئی۔ فِدَاءٌ (ض) وہ مال ہے جو قید سے چھڑانے کے لیے پیش کیا جائے۔ فِكَاكٌ (ن) وہ شے جس کے ذریعہ رہن وغیرہ کو چھڑایا جائے۔ غِلَاف. ڈھانپنے کا آلہ

۱۱. فُعَالٌ: بیماری اور آواز کے معنی دینے والے مصادر کے لیے ہے۔

جیسے صُدَاعٌ (س) سر کا چکرانا صُهَالٌ (ف) گھوڑے کا ہنہنانا

۱۲. فُعَالَةٌ: تین معانی کے لیے ہے

(۱) مصدر

(۲) اس چیز کے لیے جو فعل کے نتیجے میں اور قلیل مقدار میں حاصل ہو اس کی دو صورتیں

۱۔ فعل سے مقصود اور کار آمد ہو جیسے خُلَاصَةٌ (ن) وہ تھوڑی چیز جو کثیر کی ملاوٹ سے علیحدہ کی گئی ہو سُلَالَةٌ (ن) وہ عمدہ چیز جو گھٹیا سے نکالی گئی ہو

۲۔ وہ مقصود نہ ہو محض بے کار ہو جیسے قُلَامَة (ض) وہ ریزے جو کوئی چیز کاٹتے وقت گرتے ہیں بُرَادَةٌ (ن) وہ ریزے جو لوہے کو ریتی لگانے سے گرتے ہیں كُنَاسَةٌ (ن) کوڑا جو جھاڑو

دیتے وقت جمع ہوتا ہے غُسَالَة (ض) وہ میلا پانی جو نہاتے وقت گرتا ہے

(۳) اجرت کے معنی دینے والی چیزوں کے لیے جیسے خُفَارَةٌ کھدائی جُزَارَةٌ جانور ذبح کرائی اور گوشت بنوائی۔

۱۴. فُعْلَةٌ: دو معانی کے لیے ہے

(۱) مفعول بننے والی چیزوں کی وہ تھوڑی سی مقدار جس پر فعل ایک بار واقع ہو سکے جیسے لُقْمَةٌ (س) اتنا کھانا جس کا ایک نوالہ بنالیں۔ اُکْلَةٌ (ن) کھانے کی اتنی چیز جسے ایک لقمے میں کھالیں جُرْعَةٌ ایک گھونٹ مُضْغَةٌ (ف) بوٹی جسے ایک بار چبائیں

(۲) رنگ جیسے حُمْرَةٌ سرخ رنگ خُضْرَةٌ (ن) ہرا رنگ زُرْقَةٌ (س) آسمانی رنگ کُدْرَةٌ (س) مٹیالا ہونا۔

۱۵. فَعْلَةٌ: مرة یعنی ایک کے معنی دینے والے مصدر کے لیے ہے جیسے یُحَاسَبُ الْخَلْقُ فِیْ مِقْدَارِ حَلْبَةِ شَاةٍ اَوْ فِي لَمْحَةٍ (مرقات ج:۱ص۸۲) اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَان

برائے استاد(قال الرضی واعلم ان الفرق فی مصدر الثلاثی بین ذی التاء و عدیمها لم اطلع علیه فی مصنف بل اطلق المصنفون ان المرة منه علی فِعْلَةً فتقول کتبت کَتْبَةً (لاَ كِتَابَةً) ۱۲ كفايه شرح شافيه

۱۶. فِعْلَةٌ: نوع یعنی فعل کی ہیات وحالت بتانے کے لیے ہے جو کبھی تو فاعل کے لئے ثابت ہوتی ہے۔ جیسے جِلْسَةٌ بیٹھنے کی حالت، فأكلت تلك الأكلة اور کبھی مفعول کے لئے ثابت ہوتی ہے۔ جیسے صِبْغَةٌ رنگنے کے بعد رنگ کی حالت جو مثلاً کپڑے پر ہوتی ہے نہ کہ وہ رنگ جو ڈبے میں ہوتا ہے کیونکہ وہ عین ہے

برائے استاد: المراد بالنوع الحالة التی علیها الفاعل عند الفعل تقول هو حسن الرکبة ای اذا رکب کان رکوبه حسنا ای انّ ذلک لما کان موجودا فیه صار حالة ۱۲ (جار بردی) و فی الحدیث اِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ ۱۲ (شذ العرف)

فائدہ: ثلاثی مجرد میں مرة وہیأت کے لیے یہی وزن مقرر ہے اور ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے ابواب کے آخر میں ۃ ہو تو خود اسی مصدر سے اور ۃ نہ ہو تو اس کے آخر میں مرة کی ۃ لگانے

سے مرۃ اور ہیات دونوں کے معنی اداء ہوتے ہیں۔ان دونوں میں فرق ظاہر کرنے کے لیے مصدر کی صفت لانا ضروری ہے جیسے اَقَامَ اِقَامَةً وَاحِدَةً مرت ہے۔و اِقَامَةً حَسَنَةً نوع ہے۔اوراسی طرح ہے اِنْطَلَقَ اِنْطِلَاقَةً وَاحِدَةً و اِنْطِلَاقَةً حَسَنَةً .

۱۷. مَفْعَلَةٌ: سبب کے معنی کے لیے جیسے اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ و مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

۱۸. تَفْعَالٌ و فِعِّيْلٰى : مبالغہ کے لیے ہیں جیسے تَجْوَالٌ (ن) بہت گھومنا قال عمر لَوْ لَا الخِلِّيْفٰى لَاَذَّنْتُ

باب تفعیل کا مصدر:۔ ان سات وزنوں پر آتا ہے

(۱) تفعیل تَصْدِيْقٌ

(۲) تَفْعِلَةٌ تَجْرِبَةٌ ناقص سے اس باب کے مصادر کے لیے یہی وزن مقرر ہے جیسے تَسْمِيَةٌ تَحِيَّةٌ

(۳) فِعَّالٌ كِذَّابٌ

(۴) فَعَالٌ سَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَ سَلَامًا

(۵) تِفْعَالٌ (بفتح التاء و کسره) كَرَّرَ تَكْرَارًا و بَيَّنَ تِبْيَانًا

باب فَعْلَلَةٌ کا مصدر

فَعْلَلَةٌ کا مصدر فِعْلَالٌ بھی ہے زَلْزَلَ زَلْزَلَةً وَزِلْزَالٌ اہلانا اور مضاعف ہونے کی صورت میں ف پر فتحہ بھی آتا ہے جیسے وَسْوَسَ وَسْوَسَةً وَسْوَاسًا دل میں برا خیال ڈالنا

مصدر میمی:۔

وہ مصدر ہے جس کے شروع میں میم ہو۔اس کے وزن تین ہیں

(۱) مَفْعَلٌ ثلاثی مجرد کے تمام بابوں کے لیے ہے جیسے مَجْلَسٌ مَفْتَحٌ مَوْجَلٌ مَيْسَرٌ مَرْمًى مَقَامٌ مَعَاشٌ مَرَدٌّ مَفَرٌّ لیکن بعض مصادر عام قاعدے کے خلاف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے مَرْجِعٌ مَصِيْرٌ مَقِيْلٌ مَجِيْءٌ مَسِيْرَةٌ مَعِيْشَةٌ مَشِيْئَةٌ مَصِيْبَةٌ مَصِيْبَةٌ مَضْوِبَةٌ تھا ۱۲ (نوادر)﴾

(۲) مَـفْـعِـلٌ یہ مجرد میں اس مثال واوی کے لیے ہے جس کا واؤ مضارع میں گر گیا ہو جیسے
مَوْعِدٌ مَوْضِعٌ مَوْهِبٌ

(۳) مزید سے ہر ایک باب کا مصدر میمی اور اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے
مُمَزَّقٌ مُدْخَلٌ مُخْرَجٌ مُرْسًى

بعض مصدر میمی اور اسم ظرف کے آخر میں ۃ بھی آتی ہے۔ جیسے مَقْرَبَةٌ، مَسْغَبَةٌ، مَقْبَرَةٌ، مَـقَالَةٌ، مَوْعِظَةٌ، مَيْسَرَةٌ، مَعْرِفَةٌ، مَدْرِسَةٌ، مَسْئَلَةٌ، مَفَازَةٌ بلکہ ہر مصدر کے آخر میں خلاف قیاس ۃ آسکتی ہے جیسے تَكْبِيْرَةُ الاحرامِ، جَرِيمَةٌ جو جرائمٌ کا مفرد ہے، فَطِينَةٌ

برائے استاد: ادخال التاء فيها ليس بقياس مطّردٍ بل هو مقصورٌ على السماع ۱۲ (جار بردی) اور کفایہ میں المَفعل في المكان و الزمان و المصدر قياسه التجرد عن التاء ۱۲

اسم المصدر:

اسم المصدر شيئان احدهما ما دلّ على معنى المصدر مزيدا في اوّله ميمٌ كالمقتل و الثاني اسم العين مستعملا بمعنى المصدر كقولك شكرتك على عطائك مائةَ درهمٍ اي اعطائك مائةَ درهمٍ و العطاء في الاصل اسم لما يعطىٰ (رضی ص: ۱۹۸ ج: ۲)

دروس النحو یہ میں ہے اسم مصدر وہ اسم ہے جس کے معنی مصدر والے ہوں لیکن اس کے حروف فعل کے حروف سے کم ہوں اور مصدر اصلی کی جگہ پر آتا ہو جیسے صَلّٰى صَلٰوةً، اَعْطٰى عطاءً.

اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ (نسفی ص: ۱۶۷، ج: ۳).

ثَوَاباً مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ (فوضع ثوابا موضع اثابة. روح ص: ۱۷۰ ج: ۴)

اَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتاً اي اِنْبَاتاً نبات قائمقام ہے انبات ہے جو کہ حدث ہے۔

ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ، الثواب اسم لمايُثاب به كالعَطَاءِ لِمَا يُعْطٰى

اَعْجَبَهٗ نَبَاتُهٗ میں (اسم النبات يقع على الكثير و القليل لانه مصدرٌ سمي

به ما یُنبتُ (نسفی ص: ۲۷٦، ج: ۳))
پس نبات حدث نہیں بلکہ عین ہے اور وہ گھاس اور سبزہ ہے اس لئے اس کی جمع نباتات آتی ہے۔
اَصْلَتَ یُصْلِتُ اِصْلاتاً میں اِصْلاتاً اصل مصدر ہے تلوار کو نیام سے نکالنا۔ اِصْلاتاً سے زوائد کو حذف کرنے کے بعد صَلْتاً رہ جاتا ہے اب جب صَلْتاً کو اِصْلاتاً کے قائمقام لاکر یوں کہیں اَصْلَتَ صَلْتًا تو صَلْتاً اسم مصدر ہے اور حدث کے قائمقام ہے اور اگر صَلْتاً کو عین کے لئے استعمال کریں اور یوں کہیں رَفَعَ سَیفاً صَلْتاً تو صَلْتاً عین ہے اس کو مصدر بمعنی مفعول بھی کہتے ہیں جس کی وجہ سے اس کا سَیفٌ کے لئے صفت ہونا صحیح ہو جاتا ہے۔
لیکن صَلْتاً بمعنی مُصْلَتٌ ہوگا نہ کہ مَصْلُوْتٌ. کیونکہ مَصْلُوْتٌ اصل مصدر سے مشتق ہے اور اصل مصدر صَلْتٌ کے معنی ہیں گھوڑے کو ایڑھی لگانا
اَمانٌ اگر اَمَّنَ کے لئے مفعول مطلق استعمال ہو تو یہ تَاْمِیْنٌ کے لئے اسم مصدر ہے جیسے اَمَّنَ یُؤَمِّنُ اَمَاناً.
کیونکہ یہ حالت امن کے لئے بھی آتا ہے اور حالت امن عین ہے نہ کہ حدث۔ جیسے مَنْ دَخَلَ فِی بَیْتِ اللّٰهِ فَلَهُ اَمَانٌ۔ اسی طرح اَمْنٌ بھی آتا ہے۔
اذان من اللّٰهِ رسولِه الأذان بمعنی اِلایْذَانِ و هو اِلاعْلَامُ کما أن الاَمان و العَطَاءُ بِمعنی اِلایْمَان و اِلاعْطَاء (نسفی)
طَلاقٌ اسم مصدر ہے تَطْلِیْقٌ کے لئے طَلَّقَ طلاقاً اور کیونکہ طلاق عین بھی ہے جیسے الطلاقُ ابغضُ الْمُبَاحَاتِ
طَعَامٌ اسم مصدر ہے۔ جیسے اَطْعَمْتُه طَعَاماً۔ اور طَعَام ُاسدِ لحمٌ و طعامُ البقرِ حشیشٌ
اسی طرح صلٰوۃ اسم مصدر ہے جیسے صلّٰی صلٰوۃً نہ کہ تَصْلِیَۃٌ اور عین ہے جیسے اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسَۃُ۔ الصلٰوۃ اسم یوضع موضع المصدر صلّٰی صلٰوۃ لا تصلیۃً ای دعا (قاموس)
مزید کو زوائد سے خالی کرنے کے بغیر بھی اسم مصدر استعمال کرتے ہیں جیسے اَلتَّبَرُّعُ پھر اس کی جمع تبرعات ہے اردو میں چندہ کہتے ہیں اس کو اسم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حدث کے مقابلے میں ہے۔

فارسی میں آراستن مصدر ہے زینت دینا یہ تو انسان کا فعل ہے اور حدث ہے آرائش حاصل مصدر ہے اور عین ہے وہ بیل بوٹوں کا نام ہے یہ کسی کا فعل اور حدث نہیں ہے۔

اردو میں کہتے ہیں فلاں مزدوری کرتا ہے تو مزدوری کرنا مصدر اور حدث ہے اگر کہا جائے کہ فلاں مزدوری وصول کرتا ہے یا وہ مزدوری اداء کرتا ہے تو مزدوری حاصلِ مصدر ہے اور عین ہے اور وہ عین پیسے ہیں۔

مجرد بھی اسم مصدر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے وُضُوْء ۔ کہتے ہیں هَل عِندَکَ الوضوْء ؟ آپ کا وضو ہے نعم عندی الوضوء ہاں میرا وضو ہے۔

ایسے وقت میں مصدر کو اسم کہتے ہیں کیونکہ یہ عین ہے حدث نہیں ہے۔ جیسے وَصِیَّةٌ ، وُضُوْءٌ، غُسْلٌ ، عِوَضٌ ، قِیْمَةٌ ، ذِبْحٌ (بذبح عظیم) طَحِیْنٌ ، حَلِیْبٌ

مفاعلہ کا مصدر قِتَالٌ قِیْتَالٌ تھا اس میں یٓ قَاتَلَ کے الف کے بجائے ہے اور عِدَةٌ وِعْدَةٌ تھا واؤ کے حذف کے بعد آخری ۃ کو اس کا قائم مقام قرار دیا گیا اس بنا پر قِتَال میں قَاتَلَ کے اور عِدَةٌ میں وَعَدَ کے سب حروف تقدیراً پائے جاتے ہیں اس لیے یہ دونوں قَاتَلَ اور وَعَدَ کے لیے مصدر ہیں نہ کہ اسم مصدر۔

مصدر اصلی کی جگہ استعمال ہونے والے چند اسم

اسم	مصدر	معنی	اسم	مصدر	معنی
سُبْحَانٌ	تَسْبِیْحٌ	پاکی بیان کرنا	کَلَامٌ	تَکْلِیْمٌ	بات کرنا
سَلَامٌ سَوَاءٌ	تَسْلِیْمٌ اِسْتِوَاءٌ	سلام کرنا برابر ہونا	اَلْمُتْعَةُ اَلْمَتَاعُ	التَمْتِیْعُ	چند روز مال و زندگی سے فائدہ اٹھانے دینا
وَدَاعٌ	تَوْدِیْعٌ	رخصت کرنا	غَارَةٌ	اِغَارَةٌ	لوٹ ڈالنا
نُذُر، نَذِیْرٌ	اِنْذَارٌ	ہلاکت سے باخبر کرنا	غَرْقٌ	اِغْرَاقٌ	کام میں مبالغہ کرنا

﴿ نُذُرٌ فُعُلٌ ہے اس لیے نُذُرٌ بھی درست ہے اور نذیر بمعنی اسم فاعل یعنی مُنْذِرٌ بھی آتا ہے۔﴾

مصدر مرخم:۔

مصدر مرخم وہ ہے جس میں اصل مصدر کے زائد حروف حذف ہو گئے ہوں جیسے اَرْوَدَ اِرْوَادًا وَ رُوَيْدًا . رُوَيْدَ رُوْدَ کی تصغیر ہے۔

مصدر صناعی:

وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے مشدد اور تاء زیادہ کر کے مصدر بنایا گیا ہو جیسے اِنْسَانٌ سے اِنْسَانِيَّةٌ ای کَوْنُ الشَّیْءِ اِنْسَانًا ' طَهُوْرٌ سے طَهُوْرِيَّةٌ پاک کرنے والا ہونا۔ کَيْفَ سے كَيْفِيَّةٌ

اسم فاعل کے اوزان:

(۱)فَاعِلٌ نَاصِرٌ

(۲)مصدر بمعنی اسم فاعل جیسے اَلْوَسْوَاسُ بمعنی مُوَسْوِسٌ . رَبٌّ بمعنی رَابٌّ . سَوَاءٌ بمعنی مُسْتَوٍ . قَبِيْلٌ بمعنی مُقَابِلٌ . عَشِيْرٌ بمعنی مُعَاشِرٌ.

فَاعِلٌ کا وزن اعداد میں مرتبہ کے لیے آتا ہے جیسے وَاحِدٌ ثَانٍ ثَالِثٌ وغیرہ

کبھی ثلاثی مجرد کا اسم فاعل و اسم مفعول مزید کے اسم فاعل و اسم مفعول کی جگہ آتا ہے۔ جیسے اَمْلَحَ اِمْلَاحًا فهو مَالِحٌ . اَحَبَّهُ سے مَحْبُوْبٌ . اَجَنَّهُ سے مَجْنُوْنٌ اَرْسَلَهُ فذاک رَسُوْلٌ بَشَّرَ فهو بَشِيْرٌ .

برائے استاد: رسول از باب افعال است گویند ارسلت فلاناً فهو مُرْسَلٌ وَرَسُوْلٌ ۱۲(نوادر)۔ بُشْرًا (بشور کی جمع ہے نفی) بمعنی مُبَشِّرًا

اَحَمَّهُ فذاک مَحْمُوْمٌ . اَزْكَمَهُ سے مَزْكُوْمٌ . اَسَلَّهُ سے مَسْلُوْلٌ وقوله تعالى وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ قوله لواقح. اَلْقَحَ الْفَحلُ النافة و الرياحُ السحابة فالريح مُلْقِحٌ و الرياح ملاقح و لكن لا يقال ملاقح بل لواقح۔۱۲(رضی)

فائدۃ: مُفعِلٌ کی جگہ مُفْعَلٌ بھی آتا ہے جیسے اَحْصَنَ الرَّجُلَ فَهُوَ مُحْصَنٌ. اَحْصَنَ الرجل تزوج فهو محصَن بفتح الصاد و هو نادر. احصنت المراٰةُ عفت و احصنها زوجها فهي محصِنة كل امراٰة عفيفةٍ محصِنةٍ و محصَنةٍ و كل امراٰةٍ متزوجةٍ محصَنةٍ بالفتح لا غير۔۱۲(رضی)

اسم مبالغہ کے اوزان

وزن	اسم	معنی	وزن	اسم	معنی
فَعِلٌ	حَذِرٌ	بڑا بچنے والا	مِفْعَالٌ	مِدْرَارٌ	بہت بہنے والا
فَعِيْلٌ	عَلِيْمٌ	بہت جاننے والا	مِفْعِيْلٌ	مِسْكِيْنٌ	بہت محتاج
فَعُوْلٌ	غَفُوْرٌ	بہت بخشنے والا	فَعْلَانٌ	رَحْمٰنٌ	بہت مہربان
فُعُوْلٌ	قُدُّوْسٌ	بہت پاک	فُعَالٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب
فِعِّيْلٌ	صِدِّيْقٌ	بہت سچا	فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بڑا
فَعَّالٌ	عَلَّامٌ	بہت جاننے والا	فَاعُوْلٌ	فَارُوْقٌ	بہت فرق کرنے والا
فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بڑا حیلہ گر	فُعْلَةٌ	ضُحْكَةٌ	زیادہ ہنسنے والا
مِفْعَلٌ	مِجْزَمٌ	بہت کاٹنے والا			

اسم مبالغہ صرف مجرد سے آتا ہے لیکن اَنْذَرَ سے نَذِيْرٌ اور اَزْهَقَ سے زَهُوْقٌ شاذ ہیں۔

برائے استاد: الضُحْكَةُ. فُعْلَةٌ بالسکون بمعنی اسم مفعول بھی ہے اور بمعنی اسم فاعل ہو کر اسم مبالغہ بھی ہے پس ضُحْكَةٌ زیادہ ہنسنے والا اور وہ جس پر ہنسا جائے۔ فُعَلَةٌ بالحرکۃ صفت مشبہ ہے جیسے هُمَزَةٌ ۱۲ قاموس

صفت مشبہ کے اوزان:

ان کا احاطہ مشکل ہے مشہور وزن یہ ہیں۔

وزن	اسم	معنی	باب	وزن	اسم	معنی	باب
فَعْلٌ	شَيْخٌ	بڑی عمر والا	ض	فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی	س
فُعْلٌ	صُعْبٌ [۱]	سخت	ک	فَعَالٌ	وَضَاعٌ	بے طاقت	ک

فَعَلٌ	حَسَنٌ	نیک	ک	فُعَّالٌ	کُبَّارٌ	بزرگ	ک
فَعِلٌ	صَعِقٌ	بے ہوش	س	فُعَلٌ ۷	حُطَمٌ	نامہربان	ض
فُعُلٌ	نُکُرٌ ۲	مشکل و ناگوار چیز	س	فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	ک
فِعَلٌ	زِیَمٌ	پراگندہ	ض	اَفْعَلُ	اَحْمَرُ	سرخ	ک
فِعِلٌ	بِلِزٌ ۳	زن فربہ	ض	فَعْلٰی	حَیْدٰی	بدکنے والا گدھا	ض
فَاعِلٌ	طَاهِرٌ	پاک	ن	فَعْلَانُ ۸	عَطْشَانٌ	پیاسا مرد	س
فَیْعِلٌ	سَیِّدٌ	سردار	ن	فَعْلٰی	عَطْشٰی	پیاسی عورت	س
فَیْعَلٌ	صَیْقَلٌ	صاف اور چمکانے والا	ن	فُعْلَانٌ	عُرْیَانٌ	ننگا	س
فَیْعَالٌ	دَیَّارٌ ۴	گھر میں آنے جانے والا	ن	فَعِیْلٌ	کَرِیْمٌ	بزرگ	ک
فَیْعُوْلٌ	قَیُّوْمٌ ۵	قائم دائم	ن	فُعْلٰی	حُبْلٰی	حمل والی عورت	س
فَعَالٌ	جَبَانٌ	بزدل	ک	فَعَلَانٌ	حَیَوَانٌ	جانور	س
فِعَالٌ	هِجَانٌ ۶	سفید اونٹ	ک	فُعَلَاءُ	عُشَرَاءُ	دس ماہ کی حاملہ اونٹنی	ک
فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر	ک	مَفْعُوْلٌ	مَسْعُوْدٌ	نیک بخت	س
				فُعَلَةٌ ۹	هُمَزَةٌ	طعنہ دینے والا ۹	ن

(۱)۔ صُعُبٌ ؛ کقوله تعالی خلقکم من ضعف ای ضعیف ای شیء ضعیف فهو الماء
(۲)۔ نُکُرٌ۔ مفردات ۱۲ (۳) اس وزن پر بِلِزٌ کے سوا اور کوئی صفت نہیں آئی ہے ۱۲ نوادر
(۴) دَیَّار دار یَدُوْرُ سے دَیْوَارٌ تھا (۵) قَیُّوْمٌ قام یقوم سے قَیْوُوْمٌ تھا دونوں سَیِّدٌ کے قاعدے
سے دَیَّار و قَیُّوم ہوگئے ۱۲ (جاربردی نسفی) ۱۲ (۶) هجان مذکر مؤنث مفرد جمع سب کے لیے
ہے ۱۲ نوادر (۷) الحطم کسرٌ (۸) فَعْلَانٌ۔ حَیْرَانُ (۹) کهُمَزَةِ الشدیدةُ من النیران ۱۲

فائدہ(۱)

صفت مشبہ متعدی سے بنے تب بھی لازم ہی ہوتی ہے اور جب متعدی سے صفت مشبہ بنانا منظور ہو تو پہلے اس کو کَـرُم سے لے آتے ہیں تا کہ لازم ہو جائے پھر صفت بناتے ہیں پس رَحِیْمٌ (صفت مشبہ) رَحُمَ لازم سے ہے اور رَحِیْمٌ (مبالغہ) رَحِمَ متعدی سے ہے اور صفت مشبہ مزید میں صرف لازم ابواب سے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے مُطْمَئِنٌّ مُسْتَقِیْمٌ مُنْطَلِقُ اللِّسَان ۱۲

فائدہ(۲)

حَیَوَانٌ مصدر بھی ہے اور صفت مشبہ بھی یہ اصل میں حَیَیَانٌ تھا دوسری یاء کو واؤ سے بدل دیا (نوادر) صفت مشبہ کے ساتھ تائے مبالغہ بھی آتا ہے بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ و الهاء للمبالغةِ (نسفی ج:۲،ص:۳۱۴)

فائدہ(۳)

اَلْحَسَنَةُ (نیکی) اَلسَّیِّئَةُ (بدی) ان دونوں سے وصفیت زائل ہوگئی ہے اور اسم بن گئے ہیں اس لیے مذکر مونث دونوں کی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے اَلـزِّنـٰی سَیِّئَةٌ اَلسَّرِقَةُ سَیِّئَةٌ، اَلصِّیَامُ حَسَنَةٌ ، اَلصَّلٰوةُ حَسَنَةٌ .

﴿اَلْحسنةُ یہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ اس کو تائے نقل کہتے ہیں جیسے قوله تعالی و ما من غائبة فی السماء و الارض الّا فی کتاب مبین التاء فی غائبة و خافیة کالتاء فی العاقبة و الذبیحة و النطیحة فی أنها اسماءٌ غیرُ صفاتٍ (نسفی)﴾

فائدہ(۴)

ہر ایک مصدر و جامد دونوں سے فَاعِلٌ فَعَّالٌ فَعِلٌ فَعِیْلٌ کے وزن والا صفت مشبہ نسبت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے یعنی اس پر بولے جاتے ہیں۔ ان کے آخر میں نسبت کی یاء لگانے کی ضرورت نہیں جیسے تَامِرٌ جَمَّالٌ ﴿قوله فاعل کقوله تعالی: بلدة امنا ای ذات امن .﴾ چونکہ اس میں اسم مشتق کی طرح اتصاف نہیں ہوتا یعنی مصدر و جامد کے معنی ان کے موصوف

کے رگ وریشے میں سمائے ہوئے نہیں ہوتے صرف ظاہری اتصال اور ایک گونا تعلق ہوتا ہے اور پھر اس تعلق کا مفہوم نہایت وسیع ہے صدر وقوع ملکیت اور تلبس چاروں طرح کے تعلق کو شامل ہے اس لیے یہ اوزان تذکیر و تانیث فاعلیت و مفعولیت سب کے معنی ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں جیسے تَـامِرٌ کھجور بیچنے والا مرد یا عورت دَافِقٌ اچھلنے والا یا اچھالا ہوا۔ اَلْـجَنَّةُ حَقٌّ. لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ای ذُوْ اَلَمٍ یعنی الم اس سے بطور سببیت صادر ہو اور مجرم پر واقع ہو ایسے اسم کو فاعل ذی کذا بھی کہتے ہیں۔

> قوله اَلِيْمٌ الخ قوله تعالى اِنَّ الله علىٰ كل شئ بصيرٌ. قال ابن كثير فانه ميصر صرف الى البيصر كما مبدعٌ الىٰ بديع و مولم الى اليم ۔ معلوم ہوا کہ صیغہ نسبت مزید کے معنی میں ہو کر متعدی بھی ہو سکتا ہے۔

فائدہ (۵)

عارضی صفات (بھوک پیاس اور ان کے ضدوں) کے معنی دینے والی صفت مشبہ فَعْلَانٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَوْعَانٌ عَطْشَانٌ اور ان کا مؤنث فَعْلٰی ہے جیسے جَوْعٰی عَطْشٰی

فائدہ (۶)

رنگ عیب حلیہ یعنی شکل کے معنی دینے والے مادوں سے اسم تفضیل نہیں آتا پس ان موقعوں میں اَفْـعَلُ کے وزن والے الفاظ کو صفت مشبہ کہتے ہیں اور ان کا مؤنث فَـعْلَاءُ ہے جیسے اَحْـمَرُ حَمْرَاءُ اور اس میں مذکر مؤنث دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے اس لیے ان دونوں کی جمع حُمْرٌ ہے (بضم الفاء وسکون العین)

مذکر	مؤنث	جمع	مذکر	مؤنث	جمع
اَحْمَرُ سرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ	اَعْيَنَ موٹی آنکھوں والا	عَيْنَاءُ	عِيْنٌ
اَبْيَضُ سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ	اَعْمٰی نابینا	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ
اَصْفَرُ زرد	صَفْرَاءُ	صُفْرٌ	اَصَمُّ بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ

اَحْوَرُ گورا	حَوْرَاءُ	حُوْرٌ	اَبْكَمُ گونگا	بَكْمَاءُ	بُكْمٌ
اَسْوَدُ کالا	سَوْدَآءُ	سُوْدٌ	اَعْوَرُ کانا	عَوْرَاءُ	عُوْرٌ
اَحْدَبُ کبڑا	حَدْبَآءُ	حُدْبٌ	اَحْوَلُ بھینگا	حَوْلَاءُ	حُوْلٌ

فائدہ: اَفْعَلُ کا وزن کبھی اسم فاعل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ اسی طرح حدوث کے بجائے ثبوت ودوام کے معنی دینے والے الفاظ جو فاعل کے وزن پر ہوں وہ صفت مشبہ ہیں نہ کہ اسم فاعل جیسے قَائِمُ الْلَيْلِ ، اَللّٰهُ حَاكِمٌ ، غَافِرُ الذَّنْبِ ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

اور جب صفت مشبہ سے مقصود حدوث ہو تو اس کو اسم فاعل کے وزن پر لاتے ہیں جیسے ضَائِقٌ [1] بِهٖ صَدْرُكَ

اسم تفضیل :۔

اسم تفضیل کی اصل وضع فاعلی معنی کی زیادتی بتانے کے لیے ہے اور کبھی مفعولی معنی کی زیادتی بتانے کے لیے بھی آتا ہے جیسے اَشْهَرُ مشہورتر اَعْذَرُ معذورتر۔

خَيْرٌ اور شَرٌّ اسم تفضیل [2] ہیں جن کی اصل اَخْيَرُ اور اَشَرُّ تھی پھر کثیر الاستعمال ہونے کے سبب ان سے ہمزہ گر گیا اور ر پر تنوین آئی۔ ثلاثی مجرد میں سے جو افعال کثرت کو قبول نہیں کرتے جیسے الوان عیوب طلوع غروب ان سے اور اسی طرح ثلاثی مجرد کے ماسوا تمام ابواب سے اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ نہیں آتا ایسے فعلوں سے اسم تفضیل کے معنی ادا کرنے ہوں تو ان کا مصدر لے لو اس کے آخر میں دوزبر لگا دو اور اس مصدر سے پہلے اَشَدُّ یا اَكْثَرُ لے آؤ۔ جیسے زَيْدٌ اَكْثَرُ اِجْتِهَادًا مِنْ عَمْرٍو عَمْرٌو اَقَلُّ اِكْتِسَابًا مِنْ بَكْرٍ خَالِدٌ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنْ حَامِدٍ۔

[1] یعنی ضیق کی جگہ ضائق آیا ہے۔ وهذا مطرد فی كلّ صفة مشبهة (رضی ج:۲ص:۱۹۸)

[2] قوله خير اسم تفضيل الخ مگر آل عمران کے آخر میں خیراً تفضیل کے لئے نہیں ہے (بیان القرآن ج:۲ص:۸۰)

اسم فاعل صفت مشبہ اسم مبالغہ اور اسم تفضیل کا فرق:

اسم فاعل اس ذات کو بتاتا ہے جس میں مصدری معنی صفت بن کر عارضی طور پر پائے جائیں نہ ہیشگی کے ساتھ جیسے سَامِعٌ کَلَامَکَ وہ شخص جس نے تمہاری بات سنی ہو۔
اس کے مقابل وہ ہے جس نے تمہاری بات نہ سنی ہو
صفت مشبہ اس ذات کو بتاتی ہے جس میں مصدری معنی ہیشگی کے ساتھ پائے جائیں جیسے سَمِیْعٌ وہ شخص جس میں سننے کی لیاقت ہو اس کے مقابل وہ ہے جس میں سننے کی لیاقت قطعاً نہ ہو جیسے درخت پتھر
مبالغہ اس ذات کو بتاتا ہے جس میں مصدری معنی ہیشگی کے ساتھ کثرت سے پائے جائیں اور وہ کثرت دوسرے کے مقابلے میں نہ ہو جیسے عَلَّامٌ۔
اسم تفضیل اس ذات کو بتاتا ہے میں مصدری معنی ہیشگی کے ساتھ کثرت سے پائے جائیں اور وہ کثرت دوسرے کے مقابلے میں ہو۔ اس کے ساتھ اس کا ذکر بھی ضروری ہے جس کی نسبت اس میں کثرت پائی جاتی ہے پس عَلِیْمٌ کے معنی ہیں خود زیادہ جاننے والا اور اَعْلَمُ کے معنی ہیں دوسرے سے زیادہ جاننے والا اس لیے عَمْرٌو عَالِمٌ اور زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو بولتے ہیں

اسم مفعول کی اوزان:

اسم مفعول ثلاثی مجرد سے مفعول کے علاوہ ان وزنوں پر بھی آتا ہے:

۱۔فَعُوْلٌ: رَکُوْبٌ سواری کا اونٹ حَصُوْرٌ روکا ہوا حَلُوْبٌ دوہی ہوئی یعنی دودھ

۲۔فَعِیْلٌ: جَرِیْحٌ بمعنی مَجْرُوْحٌ، قَتِیْلٌ بمعنی مَقْتُوْل

۳۔فُعْلَةٌ: ضُحْکَةٌ جس پر ہنسا جائے۔ عُرْضَةٌ جس کو پیش کیا جائے قُبْضَةٌ جس کو مٹھی میں لیا جائے غُرْفَةٌ جسے چلو میں لیا جائے نُسْخَةٌ نقل کی ہوئی کتاب، خُطْبَةٌ وہ کلام جس سے خطاب

کیا جائے نُخبَۃٌ منتخب کی ہوئی چیز اُمَّۃٌ جس کی اقتداء کی جائے۔﴿ اِنَّ اِبرٰھِیمَ کَانَ اُمَّۃً ۱۲﴾

۴۔فَعَلٌ: قَبَضٌ قبضہ کی ہوئی چیز صَمَدٌ جس کی طرف قصد کیا جائے قَصَصٌ بیان کی ہوئی کہانی فَلَقٌ پھٹا ہوا وَلَدٌ جنا ہوا

۵. فَعْلٌ: خَطْبٌ ۱ ای مخطوبٌ

۶۔ فِعْلٌ: ذِبْحٌ ذبح کی ہوئی

۷۔ فَاعِلٌ: سِرٌّ کَاتِمٌ بمعنی مَکْتُوْمٌ عِیْشَۃٌ رَاضِیَۃٌ بمعنی مَرْضِیَّۃٌ

۸۔فِعَالٌ: کِتَابٌ بمعنی مَکْتُوْبٌ

۹۔فَعَالٌ: طَعَامٌ بمعنی مَطْعُوْمٌ

اسم آلہ

یہ صرف ثلاثی مجرد متعدی سے آتا ہے اس میں دو وزن کثرت سے مستعمل ہیں

(۱)......مِفْعَلٌ (۲)......مِفْعَالٌ

دو کمی کے ساتھ آئے ہیں

(۱)......مِفْعَلَۃٌ (۲)......فِعَالٌ جیسے نِطَاقٌ کمر باندھنے کا آلہ نِظَامٌ پرونے کا آلہ یعنی دھاگہ شِعَارٌ جاننے کا آلہ علامت

فائدہ:

آلہ کے لیے فَاعَلٌ کا وزن بھی آتا ہے لیکن اس وزن کے صرف دو ہی لفظ آئے ہیں۔ عَالَمٌ خَاتَمٌ اور ان میں بھی اسمیت غالب ہے اسمیت غالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جاننے کے ہر آلہ کو عالم اور مہر لگانے کے ہر آلہ کو خاتم نہیں کہتے بلکہ عَالَم صرف جہاں کو خَاتَم صرف انگوٹھی کو کہتے ہیں۔آلہ کے لیے مصدر بھی آتا ہے جیسے وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ ۲ . رُجُوْمًا لِلشَّیٰطِیْنِ ۳

۱ کقولہ تعالی: ما خَطْبُکُما ای ما شانکما و حقیقۃ ما خطبکما ای ما مطلوبکما

۲ قولہ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَۃِ ای ما یعلم بہ(بیان القرآن)

۳ قولہ رُجُوْمًا جمع رجم وھو مصدر سُمِّی بہ ما یرجم بہ.

آلہ کے شاذ اوزان:

وہ اوزان جن میں م اور ع دونوں پر ضمہ ہے شاذ ہیں

مُدُقٌ کوٹنے کا آلہ مُنْخُلٌ چھاننے کا آلہ مُکْحُلَۃٌ سرمہ رکھنے کا آلہ مُدْھُنٌ تیل رکھنے کا آلہ

اسم ظرف:۔

یہ نَصَرَ سَمِعَ فَتَحَ اور کَرُمَ سے اور ناقص کے ہر باب سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَرْمیً مَوْلًی اور ضَرَبَ، حَسِبَ اور مثال کے ہر باب سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَضْرِبٌ مَوْجِلٌ ۳، مَوْضِعٌ، مَوْسِمٌ، مَیْسِرٌ، مُفَسِّرٌ۔

فائدہ (۱):

ذیل کے کلمات میں عین کا کسرہ وفتحہ دونوں ہیں اور کسرہ شاذ اور فتحہ قیاسی ہے۔

مَشْرِقٌ (سورج نکلنے کی جگہ) مَطْلِعٌ سورج طلوع ہونے کی جگہ

مغرب سورج غروب ہونے کی جگہ مَنْسِکٌ قربانی کرنے کی جگہ

مَجْزِرٌ اونٹ ذبح کرنے کی جگہ، کمیلہ مَفْرِقٌ (سر کی مانگ) ایک طرف کے بال دوسری طرف سے جدا ہونے کی جگہ مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ، پیدائش گاہ)

مَسْکِنٌ رہنے کی جگہ گھر مَرْفِقٌ کہنی مَسْجِدٌ ۴ سجدہ گاہ مَنْخِرٌ نتھنا

فائدہ (۲):

جس جگہ کوئی چیز کثرت سے پائی جائے اس کے لیے ظرف کا صیغہ اسی کے مادے سے مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے اَسَدٌ شیر مَاْسَدَۃٌ (وہ جگہ جہاں شیر بہت رہتے ہوں) مَقْبَرَۃٌ (وہ جگہ جہاں قبریں بہت ہوں)

۳ بعضے در وَجِل مفتوح سازند (نوادر) یعنی وہ مثال واوی جس کا واؤ مضارع میں نہ گرا ہو

قولہ تعالی اَیْنَ الْمَفَرُّ قال القرطبی من فتح المیم و کسر الفاء مفر الموضع الذی یفر الیه و من فتح المیم و الفاء مفر مصدر بمعنی الفرار و من کسر المیم و فتح الفاء مفر الانسان جیّد الفرار قرطبی

۴ قال سیبویه و اما موضع السجود فالمسجَدبالفتح لاغیر ۱۲ جاربردی

فائدہ(۳):
اسم ظرف مِفْعَلٌ مِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مِرْفَدٌ (کھانا رکھنے کی جگہ) مَرْصَاد (دشمن پر حملہ کرنے کے لیے انتظار کی جگہ یعنی گھات)مِدْراس ؎ پڑھنے کی جگہ۔

؎ المرصاد المکان یُرْصَدُ فیہ العَدُوُّ ۱۲ قاموس۔

؎ قولہ المدراس الموضع یُقْرأ فیہ القرآن ۱۲ قاموس

باب دوم بابوں کے خاصوں میں

نَصَرَ و ضَرَبَ :
ان دونوں بابوں کا خاصہ مغالبہ ہے یعنی دو شخصوں میں ایک کا غلبہ ظاہر کرنے کے لیے فعل صحیح اجوف واوی اور ناقص واوی کو مفاعلہ کے بعد نصر سے لائیں جیسے کَارَمَنِیْ زَیْدٌ فَکَرَمْتُہٗ ' ضَارَبَنِیْ زَیْدٌ فَاضْرِبُہٗ اور
یہی غلبہ ظاہر کرنے کے لیے مثال اجوف یائی اور ناقص یائی کو مفاعلہ کے بعد ضرب سے لائیں جیسے یُنَاھِیْنِیْ زَیْدٌ فَانْھِیْہ
﴿یعنی ایسے باب کے بعد جو جانبین سے ہو مثلاً افتعال جیسے اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی عند ربّھما فحجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی (مشکوۃ ص:۱۹) ﴿النُّھْیَۃُ (ک) ہوشیار وزیرک ہونا)﴾
فائدہ: مغالبہ میں لازم بھی متعدی ہو جاتا ہے جیسے فَکَرَمْتُہٗ
تنبیہ: چار قسم کے فعل وجوباً نصر سے آتے ہیں
(۱) اجوف واوی قَالَ یَقُوْلُ (۲) ناقص واوی دَعَا یَدْعُوْ
(۳) مضاعف متعدی مَدَّہٗ یَمُدُّہٗ (۴) مغالبہ کے لیے فَاضْرُبُہٗ
پانچ قسم کے فعل ہمیشہ ضرب سے آتے ہیں (۱) مہموز الفاء اَسَرَ یَاْسِرُ اور اَخَذَ اَکَلَ اَمَرَ قلیل ہیں۔ (۲) مثال واوی وَعَدَ یَعِدُ (۳) اجوف یائی بَاعَ یَبِیْعُ (۴) ناقص یائی رَمٰی یَرْمِیْ (۵) مضاعف لازم خَفَّ یَخِفُّ
سَمِعَ : اکثر اور کَرُمَ: ہمیشہ لازم آتا ہے جو صفات پیدا ہونے کے بعد جسم کو

عارض ہوں ان کے معنی اور اسی طرح عارضی زینت عیب اور رنگ کے معنی دینے والے الفاظ سَمِعَ سے آتے ہیں جیسے شَبِعَ عَطِشَ. فَرِحَ . حَزِنَ . سَقِمَ. بَرِئَ. بَلِجَ (کشادہ آبرو ہونا) عَوِرَ (کانا ہونا) عَجِفَ حَمِقَ لَبِسَ عَرِیَ اَدِمَ کَدِرَ اور جو صفات حسن قبح صغر کبر یا عارضی جو خلقی کی طرح مستحکم ہو گئیں ہوں جیسے فَقُهَ جَنُبَ طَهُرَ

فَتَحَ: سے وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمے کی جگہ حرف حلقی ہو جیسے ذَهَبَ مَنَعَ لیکن دَخَلَ رَجَعَ میں شہرت قیاس پر مقدم ہے اس لیے مستثنیٰ ہیں اور رَکَنَ اور اَبیٰ شاذ ہیں۔

حَسِبَ: اس باب سے کل پچیس کلمات آئے ہیں دو صحیح کے باقی مثال کے ہیں اور ان میں سے صرف تیرہ لفظ فقط حسب سے آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

وَثِقَ بِهٖ . وَجِدَ عَلَيْهِ ای حَزِنَ . وَرِثَ الْمَالَ وَرِعَ عَنِ الشُّبُهَاتِ وَرِکَ ای اِضْطَجَعَ . وَرِمَ الجرحُ . وَرِیَ المخّ . وَعِقَ عَلَيْه ای عَجِلَ . وَفِقَ اَمْرَهُ ای صَادَفَهُ مُوَافِقًا وَقِهَ له ای سَمِعَ . وَکِمَ ای اِغْتَمَّ وَلِیَ الْاَمْرَ وَمِقَ ای اَحَبَّ

اور بارہ کلمات حسب و سمع دونوں سے آتے ہیں۔ بَئِسَ حَسِبَ نَعِمَ وَبِقَ ای هَلَکَ . وَحِمَتِ الْحُبْلٰی . وَحِرَ صَدْرُهُ. وَغِرَ ای اِغْتَاظَ فیهما وَلِعَ الْکَلْبُ. وَلِهَ وَهِلَ ای اِضْطَرَبَ فیهما یَئِسَ منه یَبِسَ الْغُصْنُ

بابِ اِفْعَالٌ کے خاصے

بابِ افعال کے کل ۱۵ خاصے ہیں۔

(۱) تعدیہ: متعدی بنانا۔

بَصُرَ (س ک) نظر آیا۔ اَبْصَرْتُهُ میں نے اس کو دیکھا

حَفَرْتُ نَهْرًا میں نے نہر کھودی اَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا میں نے زید سے نہر کھدوائی۔

کبھی تعدیہ میں مجرد کے موافق آتا ہے جیسے قِلْتُ الْبَيْعَ قَيْلًا و اَقَلْتُهُ (ردّ المختار) میں

نے بیع کو رفع کر دیا

(۲) تصییر:

صاحب ماخذ بنانا۔ ماخذ کبھی مصدر اور کبھی جامد ہوتا ہے۔ جیسے

خَرَجَ زَیْدٌ زید نکلا اَخْرَجْتَهُ میں نے زید کو نکالا یا خروج والا بنایا

اَشْرَکْتُ النَّعْلَ میں نے جوتی شراک دار بنائی۔ تصییر کے وقت تعدیہ بھی ہوتا ہے۔

(۳) متعدی کو لازم بنانا:

مجرد متعدی ہو تو باب افعال میں آ کر پانچ حالتوں میں وہ لازم ہو جاتا ہے۔

(۱). بلوغ (۲). صیرورۃ (۳). لیاقت (۴). حینونۃ (۵). مبالغہ ان کی تفصیل آگے آ رہی ہے

(۴) تعریض:

مفعول کو ماخذ کے لیے پیش کرنا جیسے اَبْعَتُه میں نے اس کو بیع کے لیے پیش کیا۔

(۵) وجدان:

ماخذ کے ساتھ موصوف پانا۔ اَبْخَلْتُهُ میں نے اس کو بخل والا پایا۔

(۶) سلب:

فاعل کا اپنے نفس سے یا مفعول سے ماخذ کو دور کرنا۔

قُسُوْطٌ ظالم ہونا اَقْسَطَ زَیْدٌ زید نے اپنے سے ظالم ہونا دور کیا یعنی انصاف کی

شَکَی اس نے شکایت کی اَشْکَیْتُهُ میں نے اس کی شکایت دور کی یعنی اس کو راضی کیا۔

(۷) اعطاء ماخذ: ماخذ کا دینا

عَظْمٌ ہڈی اَعْظَمْتُ الْکَلْبَ میں نے کتے کو ہڈی دی اَلشَّیُّ گوشت بھننا اَشْوَیْتُهُ میں نے گوشت بھوننے کا کام اس کے حوالے کیا۔ اَلسَّقْیُ پلانا فَاَسْقَیْنَاکُمُوْهُ (ای جعلناه سقیا لکم المفردات)

(۸) بلوغ: ماخذ میں پہنچنا

اَصْبَحَ زَیْدٌ زید صبح میں داخل ہوا اَعْرَقَ عراق میں پہنچا اَحْرَمَ حرمت میں پہنچا یعنی محرم ہوا۔ اَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ درہم دس تک پہنچے۔ اور یا ماخذ کے قریب پہنچنا اَفْطَرَ الصَّائِمُ افطار کے قریب پہنچا یعنی مغرب کے قریب ہوا۔ اَعْصَرَتِ الْجَارِيَةُ اِذَادَنَتْ اَنْ تَحِيْضَ اسی طرح ہے قولہ تعالیٰ: مِنَ الْمُعْصِرَاتِ۔

(۹) صیرورۃ:

اس کے تین معنی ہیں

(۱) صاحب ماخذ ہونا جیسے اَلْبَنَتِ النَّاقَةُ اونٹنی دودھ والی ہوگئی

(۲) صاحب ماخذ کا مالک ہونا جَرْبٌ خارش اَجْرَبَ الرَّجُلُ آدمی خارش والے اونٹوں کا مالک ہوا

(۳) ماخذ میں کسی چیز کا صاحب ہونا اَخْرَفَتِ الشَّاةُ بکری موسم خریف میں بچہ والی ہوئی۔

(۱۰) لیاقت : ماخذ کے لائق و مستحق ہونا

اَلَامَ الْفَرْعُ سردار لوم کا مستحق ہوا اَحْمَدَ زَیْدٌ زید قابل تعریف ہوا۔

(۱۱) حینونت:

ماخذ کے وقت میں یا وقت کے قریب پہنچنا

حَصَادٌ کھیتی کاٹنا اَحْصَدَ الزَّرْعُ کھیتی کٹائی کے قریب پہنچی۔

(۱۲) مبالغہ :

مقدار یا کیفیت میں ماخذ کی زیادتی والا ہونا جیسے

ثَمَرٌ پھل اَثْمَرَ النَّخْلُ کھجور زیادہ پھل والی ہوئی سُفُوْرٌ صبح کی روشنی اَسْفَرَ الصُّبْحُ صبح روشنی والی ہوئی

(۱۳) ابتداء : (یعنی ابتداءً باب افعال سے آنا)

کسی نئے معنی کو ظاہر کرنا جو مجرد میں نہ پائے جائیں۔ یعنی کسی فعل کا ابتداء باب افعال سے آنا۔ جیسے شَفَقَةٌ مہربانی اَشْفَقَ ڈرا ۔ قَسَمٌ تقسیم کیا اَقْسَمَ قسم اٹھائی

(۱۴) موافقت مجرد اور موافقت فَعَّلَ...... تفعَّلَ ...... اِسْتَفْعَلَ

نَصَتَ اَنْصَتَ خاموش ہو کر سنا سَرُعَ اَسْرَعَ جلدی کی بَطُؤَ اَبْطَاَ دیر کی، ان مثالوں میں مجرد کے ساتھ موافقت صیر ورہ کے خاصے میں ہے

کَفَّرَہٗ اَکْفَرَہٗ اس کو کفر کی طرف منسوب کیا (نسبت میں موافقت ہے) تَخَبّٰی ثَوْباً اَخْبَاہُ کپڑے کو خیمہ بنایا (اتخاذ میں موافقت ہے) اِسْتَعْظَمْتُہٗ و اَعْظَمْتُہٗ میں نے اس کو بزرگ سمجھا (حسبان میں موافقت ہے) بَغیٰ اِبْتَغیٰ طلب کیا (تعدیہ)

(۱۵) مطاوعت مجرد...... و فعّل

کَبَّہُ اللہُ فھو مُکَبٌّ اوندھا گرنے والا بَشَّرْتُہٗ فَاَبْشَرَ میں نے اس کو خوشخبری سنائی تو وہ خوش ہوا۔

مطاوعت:

مطاوعت کا مطلب یہ ہے کہ فعل متعدی کا ایک بار پائے جانے کے بعد دوسری بار کسی اور باب سے لازم ہو کر آنا تا کہ یہ بتائے کہ پہلے فعل کے مفعول نے فاعل کا اثر قبول کر لیا ہے۔ پہلے فعل کو مطاوَع دوسرے کو مطاوِع کہتے ہیں۔

فائدہ (۱):

فعل متعدی کا ایک مفعول فعل لازم کا فاعل ہو جاتا ہے اس لیے فعل مطاوِع مطاوَع کے مقابلے میں لازم ہوتا ہے جیسے بَاعَدتُّہٗ فَتَبَاعَدَ، عَلَّمْتُہُ الْفِقْہَ فَتَعَلَّمَہٗ عَلَّمَ کا ایک مفعول تَعَلَّمَ کے لئے فاعل ہو گیا۔

فائدہ (۲):

مطاوِع کا ابتداء وجود نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ مطاوَع کے بعد پایا جاتا ہے کیونکہ وہ اس کا اثر ہوتا ہے خواہ مطاوَع کا کلام میں ذکر ہو یا نہ ہو جیسے اِخْتَمَلَ وہ لد گیا۔ سننے والا خود بخود سمجھ گیا کہ کسی کے لادنے سے لد گیا ہے اسی طرح اِنْبَغیٰ

فائدہ(۳):

فعل متعدی کے اثر کا پایا جانا کبھی لازم اور کبھی ممکن ہوتا ہے پہلی صورت میں اس کے مطاوِع کا وجود لازم اور دوسری میں ممکن ہے جیسے قَطَعْتُهُ فَتَقَطَّعَ عَلَّمْتُهُ الْفِقْهَ فَتَعَلَّمَهُ، عَلَّمَ کے بعد تَعَلَّمَ کا پایا جانا لازم نہیں ہے ممکن ہے۔

فائدہ(۴):

کبھی فعل مطاوِع کا اپنے فاعل سے صدور متصور ہوتا ہے جیسے صَرَّفْتُهُ فَانْصَرَفَ اور کبھی متصور نہیں ہوتا ہے جیسے فَتَقَطَّعَ لکڑی سے خود بخود کٹنے کا صدور متصور نہیں ہوسکتا

فائدہ(۵):

کبھی فعل مطاوِع کا مادہ مطاوَع سے غیر ہوتا ہے طَرَدْتُهُ فَذَهَبَ

باب تَفْعِيْلٌ کے خاصے

(۱) تعدیہ:

فَرِحَ زَيْدٌ زید خوش ہوا۔ فَرَّحْتُهُ میں نے اس کو خوش کیا۔

(۲) تصییر:

وَتْرٌ زِه وَتَّرْتُ الْقَوْسَ میں نے کمان کو زِہ والا بنایا وتَّرت کا ماخذ وتر ہے (تانت) کمان پر تانت چڑھایا۔ نَزَلَ وہ اترا نَزَّلْتُهُ میں نے اس کو اتارا یا نزول والا بنایا۔

(۳) صیرورۃ:

نَوْرٌ شگوفہ۔ نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ والا ہوا۔ نَوَّرَ کا ماخذ نَوْرٌ ہے

(۴) سلب:

قِشْرٌ چھلکا قَشَّرَ الْعُوْدُ لکڑی کا چھلکا اتارا

(۵) بلوغ:

خَيَّمَ زَيْدٌ زید خیمہ میں داخل ہوا عَمَّقَ عَمْرٌو عمرو عمق تک پہنچا

(۶) مبالغہ:

مبالغہ باب تفعیل میں زیادہ ہے اور تین قسم پر ہے۔

(۱) نفس فعل میں اور یہی اصل ہے جیسے صَرَّحَ خوب ظاہر ہوا یا کیا

(۲) فاعل میں مَوَّتَ الْاِبِلُ بہت سے اونٹ مر گئے۔

(۳) مفعول میں غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ سب دروازے بند کر دیئے۔

(۷) ماخذ کی طرف نسبت:

کُلٌّ کَذَّبَ[۱] الرُّسُلَ سب نے جھوٹا کہا پیغمبروں کو صَدَّقَهُ اس کو سچا کہا۔

(۸) الباس: ماخذ کا پہنانا

جُلٌّ جھول جَلَّلْتُ الْفَرَسَ میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی۔

(۹) تخلیط: ماخذ سے ملمع کرنا

ذَهَبٌ سونا ذَهَّبْتُ السَّيْفَ میں نے تلوار کو سونے سے ملمع کیا۔

(۱۰) تحویل: کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا

کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے نَصَّرْتُهُ میں نے اس کو نصرانی بنایا

کسی چیز کو مثل ماخذ بنانا جیسے خَيَّمْتُ ثَوْبًا مثل ماخذ بنانا میں نے کپڑے کو خیمہ کے مثل بنایا۔ مثلاً چادر کو دھوپ سے بچنے کے لئے اوپر باندھا

(۱۱) قصر:

اختصار کے لیے مرکب سے ایک لفظ کا اشتقاق کرنا هَلَّلَ زَيْدٌ لا اله الا الله پڑھا۔

قال لا اله الا الله سے هَلَّلَ کو مشتق کیا

(۱۲) موافقت مجرد و افعل و تفعّل

فَكَرَ و فَكَّرَ اس نے فکر کیا اَمْهَلَ و مَهَّلَ اس نے مہلت دی تَتَرَّسَ وَ تَرَّسَ ترس کو عمل میں لایا (تعمل)

﴿[۱] کَذَّبَنِي اى نسبنى الى الكذب ۱۲ مرقاة﴾

(۱۳) ابتداء:

ابتداء یہ ہے کہ اس کے لئے مجرد ہی نہ ہو یا مجرد ہو مگر اس کے معنی دوسرے ہوں
لَقَّبَہٗ اس کا لقب مقرر کیا (مجرد نہیں آیا ہے)   جَرْبٌ خارش جَرَّبَ آزمایا
کَلَمَ اس نے کاٹا کَلَّمَ کلام کیا۔

باب تَفَعُّلٌ کے خاصے

(۱) مطاوعت:

قَطَّعْتُہٗ فَتَقَطَّعَ میں نے اس کو کاٹا تو وہ کٹ گیا عَلَّمْتُہُ الْفِقْہَ فَتَعَلَّمَہٗ میں نے اس کو فقہ سکھایا تو اس نے اس کو سیکھا۔

(۲) تکلّف: [۱]

انتساب یا تحصیل ماخذ میں تعب اٹھانا اور زبردستی اپنے اندر ظاہر کرنا تَکَوَّفَ کوفی بنا نسبت کرنے سے یا ان کا لباس پہنے سے تَخَلَّتْ خوب خالی ہوئی

(۳) سلب:

حُوْبٌ گناہ یہ ماٗخذ ہے تَحَوَّبَ زَیْدٌ زید نے اپنے نفس سے گناہ کو دور کیا یعنی گناہ سے بچا

(شرح المفصل لابن حاجب)

(۴) لبس ماخذ: ماخذ کو پہننا

خَاتَمٌ انگوٹھی یہ ماٗخذ ہے تَخَتَّمَ زَیْدٌ زید نے انگوٹھی پہنی

(۵) تعمل: ماخذ کو کام میں لانا اس کی تین قسمیں ہیں

(۱) ماخذ فاعل سے جدا محسوس نہ ہو جیسے دُھْنٌ تیل تَدَھَّنَ تیل کو کام میں لایا

(۲) جدا محسوس ہو جیسے تَتَرَّسَ ڈال (ترس) کو عمل میں لایا

---

[۱] قولہ تکلف: واقعی چیز خود ظاہر ہوتی ہے جیسے کوفی ہونا اور غیر واقعی عمل ہے جیسے تَکَوُّف اور عمل کلفت وتعب ہے اور تکلیف عمل کا حکم بوری الٹنے سے خود خالی ہو گئی لیکن اندر لگے ہوئے آٹے کو صاف کرنے کے لیے کوشش و زبردستی درکار ہے کوشش جہد اور صفائی مبالغہ ہے پس کبھی تکلف سے مراد جہد و مبالغہ ہوتا ہے۔ تَخَلَّتْ غایۃ الخُلو حتی لم یبق شیٔ فی باطنھا کانّھا تکلف فی جھد ھا فی الخُلوّ ۱۲ (نوادر)

(۳)غیر لاصق لیکن مجاور جیسے تَخَیَّمَ خیمہ کو کام میں لایا یعنی استعمال کیا

(٦)اتخاذ: اس کی چار قسمیں ہیں

(١)ماخذ کو بنانا بَوَّابٌ دربان تَبَوَّبَ زَیْداً زید کو دربان بنایا

(٢)ماخذ کو لینا حِرْزٌ پناہ تَحَرَّزَ اس نے پناہ لی تَجَنَّبَ جانب لیا یعنی بچا

(٣)کسی چیز کو ماخذ بنانا وِسَادَۃٌ تکیہ تَوَسَّدَ الْحَجَرَ پتھر کو تکیہ بنایا

(۴)ماخذ میں لینا اِبِطٌ بغل تَأَبَّطَ الصَّبِیَّ بچے کو بغل میں لیا۔

(٧)تدریج:

درجہ بدرجہ یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے کام کرنا خواہ ایک بار میں کرنا ممکن ہو جیسے

تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ کر کے پیا یا ایک بار میں ناممکن ہو جیسے تَحَفَّظَ الْقُرْآنَ۔

(٨)تحول:

کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا تَنَصَّرَ نصرانی ہوا بَحْرٌ سمندر تَبَحَّرَ سمندر کے مثل ہوا (علم میں)

(٩)صیرورۃ:

تَمَوَّلَ مال والا ہوا۔ مال ماٰخذ ہے۔

(۱۰)موافقت مجرد و اَفْعَلَ...... فَعَّلَ......اِسْتَفْعَلَ

(١) قَبِلَ تَقَبَّلَ قبول کیا (٢)اَبْصَرَ تَبَصَّرَ دیکھا (٣)کَذَّبَ و تَکَذَّبَ جھٹلایا

(۴)اِسْتَغْنٰی و تَغَنّٰی غنا طلب کی مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ مِنَّا ای لَمْ یَطْلُبْ غِنًی. اِسْتَکْبَرَ وَ تَکَبَّرَ اپنے کو بڑا سمجھا۔ اِسْتَبْدَلَ، تَبَدَّلَ. اِسْتَعْجَلَ، تَعَجَّلَ

باب مُفَاعَلَةٌ کے خاصے

(۱) مشارکۃ ومقابلۃ:

دو شخصوں کا اس طرح مل کر کام کرنا کہ دونوں کا فعل مقابلے میں ایک دوسرے پر واقع ہو لیکن عبارت میں ایک کو فاعل دوسرے کو مفعول ظاہر کیا جائے اس لیے فعل لازم بھی اس باب میں آ کر متعدی ہو جاتا ہے جیسے کَارَمْتُہٗ میں نے اس کے ساتھ ایک دوسرے کے اکرام کرنے کا معاملہ کیا۔

فائدہ:

ایک کا فاعل دوسرے کا مفعول ہونا تو عبارت سے صراحۃً اور اس کا عکس معنی سے لزوماً سمجھا جاتا ہے پس قَاتَلَ عَمْرٌو زَیْدًا سے عمرو کا فاعل اور زید کا مفعول ہونا صراحۃً اور اس کا عکس ضمناً سمجھا جاتا ہے اسی طرح شَاتَمَ زَیْدٌ عَمْرواً زید نے عمرو کے ساتھ گالی گلوچ کی۔ قَاتَلَ زَیْدٌ وعَمْرٌو سے زید و عمرو کے دونوں کا فاعل ہونا صراحۃً اور ان دونوں کا مفعول ہونا ضمناً سمجھ میں آ رہا ہے۔ اور اس کے معنی یہ نہیں کہ زید نے عمرو کو قتل کیا اور عمرو نے زید کو بلکہ معنی یہ ہیں کہ زید و عمرو نے ایک دوسرے کو قتل کرنے کا کام کیا اس سے ضمناً سمجھ آیا کہ عمرو نے بھی زید کے ساتھ یہی کام کیا۔

(۲) موافقت مجرد وافْعَلَ...... فَعَّلَ...... تفَاعَلَ

كَتَمَ و كَاتَمَ چھپایا اَبْعَدْتُہٗ و بَاعَدْتُہٗ میں نے اس کو دور کیا (تعدیہ میں موافقت)۔ ضَعَّفَ و ضَاعَفَ دو چند کیا (مبالغہ میں موافقت)۔ عَاوَنَ زَیْدٌ عَمْرواً و تَعَاوَنَا (مشارکۃ میں موافقت)

(۳) تصییر:

عَافَاکَ اللّٰہُ اللہ تجھے عافیت والا کر دے۔ عافیت ماخذ ہے۔

(۴) ابتداء:

قَسْوَۃٌ سختی قَاسَا زَیْدٌ هٰذِہِ الشِّدَّۃَ زید نے اس تکلیف کی سختی اور اس کا رنج اٹھایا۔ جیسے کہتے ہیں تمتع زیدٌ بهذا النعمۃِ

باب تَفَاعُلٌ کے خاصے

(۱) تشارک:

دو شخصوں کا مل کر اس طرح کام کرنا کہ ہر ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو لیکن عبارت میں دونوں بصورت فاعل ہوں جیسے تَعَاوَنَ الرَّجُلَانِ دو آدمیوں نے ایک دوسرے کی مدد کی یہی ہے کہ مفاعلہ کا ایک مفعول تفاعل میں کم ہو جاتا ہے جیسے قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا و تَقَاتَلاَ، تقاتلا رجلان کی طرح ہے۔ جَاذَبَ زَیْدٌ عَمْروًا ثَوْباً و تَجَاذَبَا ثَوْباً . فَلَمَّا تَرَآءَ تِ الْفِئَتٰنِ ، تَقْتَلا رَجُلانِ کی طرح ہے۔

(۲) شرکۃ:

دو کا فعل تیسری چیز پر واقع ہو جیسے تَرَافَعَا شَیْأً دونوں نے ایک چیز اٹھائی۔

(۳) تخییل:

اپنے اندر ماخذ کا حصول دکھانا جو نہ تو اس میں موجود ہو اور نہ ہی اس کو مطلوب ہو جیسے۔ تَمَارَضَ اس نے اپنے کو بیمار بنایا۔

(۴) مطاوعت: فَاعِلٌ جو اَفْعَلَ کے معنی میں ہو یعنی مشارکت سے خالی ہو۔

بَاعَدْتُهٗ میں نے اس کو دور کیا فَتَبَاعَدَ تو وہ دور ہوا۔

(۵) موافقت مجرد و اَفْعَلَ

تَعَالَى اللّٰهُ وَ عَلَى اللّٰهِ برتر ہے، تَيَامَنَ و اَيْمَنَ یمن میں پہنچا (بلوغ میں موافقت)

(۶۔۷) ابتداء:

بَرَکَ اونٹ بیٹھا ، تَبَارَکَ اللّٰهُ بابرکت ہے اللہ

باب اِفْتِعَالٌ کے خاصے

(۱)اتّخاذ : اس کی چار قسمیں ہیں

(۱)اِخْتَجَرَ حجرہ بنایا - (۲)اِجْتَنَبَ جانب لیا بچا، اِخْتَرَزَ پناہ لی

(۳) اِغْتَذَّ الشَّاۃَ بکری کو غذا بنایا (۴) عَضُدٌ بازو اِعْتَضَدَ بازو میں لیا۔

(۲)تصرف :

فعل کے حاصل کرنے میں مبالغہ کرنا اس کو تسبب واجتہاد بھی کہتے ہیں جیسے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

(۳) تخییر :

فعل اپنے لیے کرنا كَالَ ناپ دیا اِكْتَالَ ناپ لیا

(۴)مطاوعت مجرد و فعّل

غَمَمْتُهُ میں نے اس کو غمگین کیا فَاغْتَمَّ وہ غمگین ہوا۔ حَمَّلْتُهُ میں نے اس کو لادا فَاحْتَمَلَ تو وہ لدا

(۵) موافقت مجرد و اَفْعَل...... تَفَعَّلَ...... تفاعل...... اِسْتَفْعَلَ

قَدَرَ اِقْتَدَرَ قادر ہوا، اَحْجَزَ اِحْتَجَزَ حجاز میں آیا، تَرَدّٰی و اِرْتَدٰی چادر اوڑھی تَخَاصَمَا و اِخْتَصَمَ زَيْدٌ و عَمْرٌو زید و عمرو نے باہم جھگڑا کیا، اِسْتَأْجَرَ و اِيْتَجَرَ اجرت طلب کی

(٦) ابتداء :

سَلِمَةٌ سلامت ہوا سَلِمَ پتھر اِسْتَلَمَ پتھر کو بوسہ دیا یا چھوا۔

بابِ اِسْتِفْعَالٌ کے خاصے

(۱)**طلب**: ماخذ کا طلب کرنا

طلب خواہ تحقیقی ہو جیسے **طَعَامٌ** کھانا اِسْتَطْعَمَ اس نے کھانا مانگا۔

یا طلب تقدیری ہو جیسے اِسْتَخْرَجَ الْوَتَد وہ کیل نکالنے لگا۔ کیل کو ہلا ہلا کر کھینچنا خروج کا طلب تقدیری ہے

(۲) **لیاقت** : ماخذ کے لائق ہونا

رُقْعَةٌ ٹکڑا اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ کپڑا پیوند کے لائق ہوا۔ طلب تقدیری اس میں بھی ہے۔

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ

(۳) **وجدان**: ماخذ کے ساتھ موصوف پانا

کَرَامَةٌ عزت اِسْتَکْرَمْتُهُ میں نے اس کو کَرِیْمٌ یعنی عزت والا پایا

(۴) **حسبان**: ماخذ کے ساتھ موصوف گمان کرنا

حَسَنٌ اچھا اِسْتَحْسَنْتُهُ میں نے اس کو اچھا سمجھا۔ وجدان اور حسبان میں یقین اور گمان کا فرق ہے۔

(۵) **تحوّل** :

(۱)صوری جیسے حَجَرٌ پتھر اِسْتَحْجَرَ الطِّیْن گارا پتھر ہو گیا

(۲)معنوی جیسے نَاقَةٌ اونٹنی اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ اونٹ اونٹنی ہو گیا یعنی کمزوری دکھائی یہ ضعف میں تشبیہ ہے۔

(۶) **اتخاذ**:

اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ ہند کو وطن بنایا۔

(۷) **قصر**:

اِسْتَرْجَعَ اِنَّا لِلّٰهِ پڑھی

(۸) مطاوعتِ اَفْعَلَ

اَقَمْتُهُ فَاسْتَقَامَ میں نے اس کو قائم کیا تو وہ قائم ہو گیا۔

(۹) موافقتِ مجرد و اَفْعَلَ ...... فَعَّلَ ...... تفَعَّلَ ...... اِفْتَعَلَ

قَرَّ اِسْتَقَرَّ قرار پائی (صیرورۃ) اَجَابَ اِسْتَجَابَ جواب دیا قبول کیا (اعطاء) رَجَّعَ اِسْتَرْجَعَ . تَكَبَّرَ اِسْتَكْبَرَ کبرو بڑائی ظاہر کی (تکلف)۔ اِعْتَصَمَ اِسْتَعْصَمَ عصمت وبچاؤ اختیار کی (اتخاذ)

بابِ اِنْفِعَالٌ کے خاصے

:(۱) لزوم: لازم ہونا نہ کہ متعدی

جیسے صَرَفَ پھیرا اِنْصَرَفَ پھرا

(۲) علاج:

فعل جوارح یعنی انفعال ایسے متعدی فعل کے مطاوع آتا ہے جس کا تعلق ظاہری اعضاء کے ساتھ ہو اور حواس ظاہرہ سے معلوم ہو سکے جیسے اِنْفِطَارٌ پھٹنا اِنْكِسَارٌ ٹوٹنا فَطَرَ اور كَسَرَ فعل جوارح ہیں اسی بناء پر عَرَفْتُهُ فَانْعَرَفَ درست نہیں۔ اور لزوم وعلاج باب انفعال کے لیے لازم ہیں دوسرے ابواب میں ان کا استعمال مجازی ہے

(۳) باب انفعال کا ف کلمہ یرملون میں سے نہ ہو:

جس فعل کا ف کلمہ یرملون میں سے ہو وہ باب انفعال سے نہیں آتا ایسے فعل سے انفعال کے معنی ادا کرنے ہوں تو اس کو باب افتعال میں سے لاتے ہیں جیسے رَفَعَهُ فَارْتَفَعَ نَقَلَهُ فَانْتَقَلَ۔ لیکن اِنْمَحٰى و اِنْمَازَ شاذ ہیں۔

(۴) مطاوعتِ مجرد و اَفْعَلَ

كَسَرْتُهُ میں نے اس کو توڑا فَانْكَسَرَ تو وہ ٹوٹ گیا۔ اَغْلَقْتُ الْبَابَ میں نے دروازہ بند کیا فَانْغَلَقَ پس وہ بند ہو گیا۔

(۵) ابتداء:

طَلُقَ طَلَاقَةً کشادہ رو ہونا اِنْطَلَقَ چلا گیا۔

بابِ اِفْعِيْعَالٌ کے خاصے

اس میں صیرورۃ غالب ہے جیسے عَشْبٌ گھاس اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ زمین زیادہ گھاس والی ہوئی۔ حَدَبٌ اِحْدَوْدَبَ

اِفْعِلالٌ و اِفْعِيْلالٌ کے خاصے

ان دو بابوں میں لزوم و مبالغہ لازم اور لون و عیب ظاہری غالب آتا ہے جیسے اِحْمَرَّ اِحْمَارَّ اِحْوَلَّ اِحْوَالَّ اور یہ دونوں باب ناقص سے نہیں آتے۔

بابِ اِفْعِوَّالٌ کے خاصے

خاصہ بناء مقتضب ہے یعنی کٹی ہوئی بناء جس کا مادہ ثلاثی مجرد سے بالکل منقول نہ ہو بلکہ از سر نو اسی باب کے وزن پر وضع کیا گیا ہو جیسے اِجْلِوَّاذ

بابِ فَعْلَلٌ کے خاصے

(۱) قصر: جیسے بَسْمَلَ بسم اللہ پڑھی

(۲) الباس: جیسے بَرْقَعْتُهُ میں نے اس کو برقع پہنایا۔

فائدہ:۔ یہ باب ہمیشہ صحیح و مضاعف آتا ہے جیسے زَلْزَلَ اور مہموز سے کم آتا ہے

بابِ تفَعْلُلٌ کے خاصے

مطاوعت فِعْلَلَ

جیسے دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔

بابِ اِفْعِلَّالٌ کے خاصے

یہ باب لازم ہے اور فَعْلَلَ کا مطاوع آتا ہے۔ طَمْاَنْتُه میں نے اس کو اطمینان دلایا فَاطْمَاَنَّ تو وہ مطمئن ہوگیا۔

باب سوم

اس میں چار مباحث ہیں۔

(۱)......مذکر مونث (۲)......تثنیہ جمع

(۳)......نسبت (۴)......تصغیر

(۱) مذکر و مونث

مذکر:

وہ اسم ہے جو حقیقۃً مذکر ہو جیسے طلحۃُ یا اس کے آخر میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے قَائِمٌ شَجَرٌ

مؤنث:

وہ اسم ہے جس کے آخر میں تانیث کی علامت ہو اور تانیث کی علامتیں تین ہیں

(۱) تازائدہ جیسے قَائِمَۃٌ ، قَائِمَاتٌ

(۲) الف ممدودہ زائدہ جیسے صَفْرَاءُ ، حمراء

(۳) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُسْنٰی

تازائدہ:

اس کو جامد مشتق ہر اسم کے آخر میں لگا سکتے ہیں جیسے شجرۃ مسلمۃ کبھی تائے تانیث مقدر بھی ہوتی ہے اس حالت میں اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔ جیسے شَمْسٌ . اَرْضٌ .نَارٌ

مؤنث سماعی کے مشہور اسماء:

(۱) دوزخ کے نام جیسے جَحِیْمٌ. سَمُوْمٌ .لَظٰی ۔

(۲) شرابوں کے نام جیسے خَمْرٌ ۔

(۳) ہوا کے نام جیسے رِیْحٌ .صَرْصَرٌ .

(۴) حَاجِبٌ اور خَدٌّ کے سوا بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اُذُنٌ. یَدٌ .لِسَانٌ .نَفْسٌ .عُنُقٌ نَخْلٌ .نَخِیْلٌ .حَرْبٌ. دَارٌ .دَلْوٌ .طَاغُوْتٌ .طَرِیْقٌ .عَقْرَبٌ .عَنْکَبُوْتٌ .نَجْمٌ .فَلَکٌ

(۵)تمام حروف جیسے ب . ت . وغیرہ اور مِنْ اور اِلی وغیرہ

فائدہ:

جو اسم مؤنث کے ساتھ خاص ہیں وہ علامت کی بغیر مونث استعمال ہوتے ہیں جیسے طَالِقٌ حَائِضٌ مُرْضِعٌ ثَیِّبٌ بِکْرٌ وَالِدٌ (ماں) مرد مُطَلِّق ہے نہ کہ طَالِق .

اسم فاعل کے آخر میں تائے مدورہ مبالغہ کے لئے بھی آتی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہوتی ہے جیسے کافۃٌ (مدارک)

الف ممدودہ:

الف ممدودہ اَفْعَلُ صفتی کے مؤنث فَعَلاءُ کے لیے لازمی ہے جیسے بَیْضَاءُ

الف مقصورہ:

الف مقصورہ اکثر فُعْلٰی میں آتا ہے جیسے عَطْشٰی بُشْرٰی ذِکْرٰی

(۲) واحد......تثنیہ......جمع

واحد:

وہ اسم ہے جو ایک کو بتائے جیسے رَجُلٌ اِمْرَأَۃٌ

تثنیہ:

وہ اسم ہے جو دو کو ظاہر کرے جیسے رَجُلَانِ مُسْلِمَان

جمع:

وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ کو بتائے جیسے رِجَالٌ مُسْلِمُوْنَ

تثنیہ بنانے کا طریقہ

قاعدہ نمبر (۱) واحد کے آخر میں دو حرف لگا دیں

(۱) تثنیہ کا الف، اور یا ئی ماقبل مفتوح

(۲) کسرے والا نون جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ ، رَجُلَیْنِ

قاعدہ نمبر (۲) جو الف مقصورہ واحد میں تیسری جگہ ہو یعنی یٰ اور یا وٓ وہ تثنیہ کے الف

کے بعد اپنے اصل وؔ یا یؔ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جیسے اَلْفَتٰی سے فَتَیَانِ، فَتَیَیْنِ، عَصَا سے عَصَوَانِ، عَصَوَیْنِ

اور جو الف تیسری سے زائد جگہ پر ہو وہ اپنے اصل وؔ والا بھی یؔ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جیسے اَدْعٰی اَدْعَیَانِ اَلْمُصْطَفٰی اَلْمُصْطَفَیَانِ

قاعدہ نمبر (۳) الف ممدودہ کے بعد ہمزہ اگر زائد ہو تو تثنیہ میں وؔ سے بدل جاتا ہے

جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَوَانِ حَمْرَوَیْنِ

اور جو اصلی ہو جو وؔ یا یؔ سے بدلا ہوا ہوتا ہے اس میں دو وجوہ ہیں

۱......تصحیح جیسے کِسَاءَانِ و کِسَاوَانِ [۱]

۲......ابدال اور جو بدلا ہوا نہ ہو وہ واحد کی طرح تثنیہ میں بھی سالم رہتا ہے جیسے وَضَاءَانِ

قاعدہ نمبر (۴) اسم منقوص کی گری ہوئی یؔ تثنیہ میں واپس آ جاتی ہی جیسے داعٍ سے دَاعِیَانِ مُهْتَدٍ سے مُهْتَدِیَانِ۔ کیونکہ اجتماع ساکنین ختم ہو جاتا ہے۔

جمع

جمع کی دو قسمیں ہیں

(۱)......جمع سالم (۲)......جمع مکسر

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سالم رہے اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ:

واحد کے آخر میں یہ دو حرف لگا دیں

(۱) وؔ ساکن جس سے پہلے ضمہ ہو یا یؔ ساکن جس سے پہلے کسرہ ہو اور (۲) نون مفتوح

جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ

اسم مقصور کا الف جمع سالم کے وؔ اور یؔ کے آنے سے گر جاتا ہے اور اس سے پہلا فتحہ باقی

[۱] قولہ: کِسَاءٌ کَسَا یَکْسُو سے فِعَالٌ ہے جیسے کِتَابٌ بمعنی مکتوب ہے

رہتا ہے۔ جیسے اَلْمُصْطَفٰی سے اَلْمُصْطَفَوْنَ اَلْمُصْطَفِیْنَ اَرْمٰی سے اَرْمَوْنَ اَرْمِیْنَ۔
اور جمع سالم کے الف کے بعد ی سے بدل جاتا ہے جیسے دُعْیَا سے دُعْیَیَاتٌ.
اسم منقوص کی ی جمع کے و اور ی کے آنے سے گر جاتی ہے پھر و سے پہلے ضمہ اور ی سے پہلے کسرہ آتا ہے جیسے اَلْمُهْتَدِی سے مُهْتَدُوْنَ مُهْتَدِیْنَ۔
کسی اسم سے جمع مذکر سالم بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ اسم عاقل علَم یا صفت ہو اور اس کے آخر میں تانیث کی ۃ نہ ہو جیسے زَیْدُوْنَ حَامِدُوْنَ
اسی لیے نَاهِقٌ رَجُلٌ طَلْحَةٌ عَلَّامَةٌ کی جمع سالم نہیں آتی کیونکہ نَاهِقٌ عاقل نہیں اور رَجُلٌ نہ علم ہے اور نہ صفت اور طَلْحَةٌ وَ عَلَّامَةٌ کی ۃ مانع ہے اور اَرْضُوْنَ سِنُوْنَ خلاف قیاس ہے

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ:

واحد کے آخر میں الف اور تاء زیادہ کر دیں جیسے زَیْنَبٌ سے زَیْنَبَاتٌ واحد کے آخر میں گول ۃ ہو تو اس کو گرا دو جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ، طَلْحَةٌ سے طَلَحَاتٌ جو صفت مؤنث کی ساتھ خاص ہے اس کی جمع تو الف و ت سے نہیں آتی جیسے بِکْرٌ کی جمع اَبْکَارٌ ہے نہ کہ بِکْرَاتٌ۔ اس کے علاوہ اسموں میں اس جمع کے لیے کوئی شرط نہیں ہے جیسے جَمَادٌ جَمَادَاتٌ اور مَرْفُوْعٌ مَرْفُوْعَاتٌ

جمع مکسّر

وہ جمع ہے جس میں واحد کی بناء سالم نہ رہے اس کی دو قسمیں ہیں

۱......جمع قلت ۲......جمع کثرت۔

جمع قلت:

جمع قلت وہ جمع ہے جس کو تین سے دس تک کے لیے استعمال کر سکیں اس کے وزن چار ہیں

اَفْعُلُ اَفْعَالُ فِعْلَةُ اَفْعِلَةُ ☆ اَنْفُسُ اَقْوَالُ فِتْیَةُ اَلْسِنَةُ

﴿قولہ تعالیٰ: و لمّا بَلَغَ اَشُدَّہ . اَشُدُّ اَفْعُلٌ کے وزن پر شِدَّةٌ کی جمع ہے جیسے نِعمَةٌ کی جمع اَنْعُمٌ ہے﴾

جمع کثرت:

جمع کثرت وہ جمع ہے جس کو دس سے زیادہ کے لیے استعمال کر سکیں جمع قلت کے چار وزنوں کے سوا باقی اوزان جمع کثرت کے ہیں ان میں سے مشہور یہ ہیں۔

وزن	مفرد	جمع	وزن	مفرد	جمع
فِعَالٌ	جیسے عَبْدٌ	سے عِبَادٌ	فَعْلٰی	مَرِیْضٌ	مَرْضٰی
فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ	فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ
فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ	فُعُوْلٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ
اَفْعِلَاءُ	نَبِیٌّ	اَنْبِیَاءُ	فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ
فُعَلَةٌ	قَاضٍ	قُضَاةٌ	فُعْلَانٌ	رَاكِبٌ	رُكْبَانٌ
فِعَلَةٌ	قِرْدٌ	قِرَدَةٌ	فَعَالٰی	فَتْوٰی	فَتَاوٰی
			فُعَالٰی	سَكْرَانٌ	سُكَارٰی

جمع منتہی الجموع

وہ جمع ہے جو مفاعل یا مفاعیل کے وزن پر ہو۔ (وزن سے مراد وزن صوری ہے)۔ تین سے زیادہ حروف والے ہر واحد کے لئے یہ جمع قیاسی ہے۔

بنانے کا طریقہ:

چار یا چار سے زیادہ حروف والے ہر اسم کے واحد میں دوسرے حرف کے بعد الف لگا دو اور تیسرے حرف کو زیر دے کر مفاعل کا وزن بنا لو جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ ۔ دوسری جگہ الف لگانے کے بعد ذیل کی تبدیلیاں عمل میں آتی ہیں۔

اگر واحد میں دوسرا حرف وٓ ہو تو وہ مفاعل کے الف کے آنے سے وٓہی رہتا ہے جیسے کوکبٌ سے کَوَاکِبُ

اگر وہ الف ہو تو وہ وٓ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے حَامِلٌ حَوَامِلُ قَاعِدَۃٌ قَوَاعِدُ ضَابِطَۃٌ ضَوَابِطُ

اگر وہ یٓ ہو تو پھر اگر وہ زائد ہو تو وہ بھی وٓ سے بدل جاتی ہے۔ ضَیْرَابٌ سے ضَوَارِیْبُ (نوادر)

اور اگر وہ یٓ اصلی ہو تو پھر اگر اس کا اصل واؤ ہو تو اپنے اصل پر چلی جاتی ہے مِیْزَانٌ سے مَوَازِیْنُ۔

اگر واؤ سے نہ بدلی ہو تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے جیسے شَیْطَانٌ سے شَیَاطِیْنُ.

اور تیسری جگہ والے الف وٓ اور یٓ اگر زائد ہوں تو مفاعل کے الف کے آجانے سے ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے رِسَالَۃٌ سے رَسَائِلُ ' عَجُوْزٌ سے عَجَائِزُ ' شَرِیْفٌ سے شَرَائِفُ ' خَطِیْئَۃٌ سے خَطَاءِیُٔ ۔ آخر الذکر میں دو تبدیلیاں اور ہیں جو مہموز کے قاعدہ ۳ '۴ میں درج ہو چکی ہیں۔ یعنی پہلا ہمزہ یٓ ہو جاتا ہے اور دوسرا ہمزہ یٓ ہو کر الف ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جمع خَطَایَا ہو جاتی ہے۔

مفاعل کی جمع میں چار حرفوں سے زیادہ حرف ہوں تو زائد حروف کو گرا دیتے ہیں پھر اگر آخری حرف یاء ہو تو اس کو الف سے اور اس سے پہلے والے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے ندمان کی جمع میں جب جمع کے الف کے بعد میم کو کسرہ دیا تو نَدَامِیُ ہو گیا پھر یاء کو الف سے اور کسرہ کو فتحہ سے

بدل کر نَدَامیٰ ہوگیا اور اسی طرح خَزْیَانٌ کی جمع خَزَایِیُ میں آخری یاء کو الف سے اور اس سے پہلے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا خَزَایَا ہوگیا۔ وفد عبدالقیس کی خوش آمدید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: غ مَرْحباً بِالوفدِ غَیْرَ خزَایَا و لا نَدَامیٰ(الشافیة)

اور چوتھی جگہ والے الف اور وٓ کو جمع میں کسرے کے بعد آنے کے سبب یٓ سے بدل لیتے ہیں جیسے مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ ' قَارُوْرَةٌ سے قَوَارِیْرُ ۔لیکن کوفیوں (شذ العرف) کے نزدیک مفاعیل سے یٓ کا حذف اور مفاعل میں اس کی زیادتی بھی درست ہے جیسے وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ. وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَه حالانکہ مِفْتَاحٌ اور مَعْذِرَةٌ کی جمع قیاس کی رو سے مَفَاتِیْحُ اور مَعَاذِرُ ہے۔

فائدہ: اَبْیَعُ' اَقْوَلُ (اسم تفضیل) اور مَعِیْشَةٌ (مصدر) ان میں ی اور و اصلی ہیں اس لیے اَبَایِعُ اَقَاوِلُ اور مَعَایِش جمع میں ہمزہ سے نہیں بدلے ہیں۔

اسم جمع

وہ اسم جو لفظ کی رو سے واحد ہو اور معنی کے اعتبار سے جمع ہو اور اس کے لیے واحد قطعاً نہ ہو جیسے قَوْمٌ رَهْطٌ اِنْعَامٌ یا واحد تو ہو لیکن اس کی جمع کا وزن جمع کے وزنوں میں سے نہ ہو جیسے رَاکِبٌ سے رَکْبٌ ' وَافِدٌ سے وَفْدٌ ' رَفِیْقٌ سے رَفْقَةٌ . خَادِمٌ سے خَدَمٌ ' صَاحِبٌ سے صَحَابَةٌ

جب مصدر جمع کے معنی میں مستعمل ہو اس کو بھی اسم جمع کہتے ہیں جیسے سَامِرٌ (رات کو باتیں کرنے والے)

فائدہ: کبھی جمع میں ایسے حروف بھی آجاتے ہیں جو واحد کے مادے میں نہیں ہوتے ہیں جیسے اُمٌّ سے اُمَّهَاتٌ . فَمٌ اَفْوَاهٌ . مَاءٌ مِیَاهٌ . اِنْسَانٌ اُنَاسٌ. شَاةٌ شِیَاهٌ۔

اسم جنس

وہ اسم ہے جو ایک کے لیے بھی بولا جائے اور زیادہ کے لیے بھی جیسے کَلِمَةٌ واحد ہے اور کَلِمٌ اس کا اسم جنس ہے اسی طرح وہ اسم جس کے آخر میں تائے مدورہ ہو تو اس کی دلالت ایک پر ہوتی ہے اور جب تا کو دور کیا جائے تو وہ اسم جنس بن جاتا ہے جیسے فَرَاشَةٌ سے فَرَاشٌ شَجَرَةٌ سے شَجَرٌ، ثَمَرَةٌ سے ثَمَرٌ

اسم منسوب

اسم منسوب وہ اسم ہے جس کے آخر میں نسبت کی ی ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ بغداد کا رہنے والا یا بغداد کی بنی ہوئی چیز اور حَنَفِیٌّ ابوحنیفہ کا مذہب رکھنے والا

نسبت کی یّ:

اسم منسوب بنانے کے لیے اسم کے آخری حرف کو زیر دے کر اس کے ماقبل کو فتحہ دے دو اگر فتحہ نہ ہو۔ اس کے بعد تشدید والی ی لگا دیتے ہیں اسکو نسبت کی یّ کہتے ہیں

اسم منسوب بنانے کا قاعدہ:

(۱) یائے نسبت لگاتے وقت تانیث کی ۃ کا گرانا ضروری ہے جیسے مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ

(۲) فَعِيْلَةٌ و فُعَيْلَةٌ کی یؔ اور فَعُوْلَةٌ کا وؔ بھی تانیث کے ساتھ نسبت میں گر جاتا ہے جیسے مَدِيْنَةٌ سے مَدَنِيٌّ . جُهَيْنَةٌ سے جُهَنِيٌّ . شَنُوْءَةٌ سے شَنَئِيٌّ

(۳) الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے فَضَاءٌ سے فَضَائِيٌّ مَاءٌ سے مَائِيٌّ اور اگر تانیث کی علامت ہو تو وسے بدل جاتا ہے جیسے سَمَاءٌ سے سَمَاوِيٌّ . بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ

(۴) اسم مقصور کا الف اور اسم منقوص [۱] کی یؔ تیسری جگہ ہوں تو دونوں کا وؔ سے بدلنا ضروری ہے جیسے رِضًى سے رِضَوِيٌّ اور شَجٍ سے شَجَوِيٌّ، اور حَيٌّ سے حَيَوِيٌّ

﴿[۱] و كذلك ياء المنقوص ۱۲ ابن عقیل ، شَجَا شَجْوًا غمگین کرنا ۱۲ المنجد﴾

اور اگر یہ دونوں چوتھی جگہ پر ہوں تو الف کا تو اس صورت میں بھی وٓ سے بدلنا ضروری ہے جیسے عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ دُنْیَا سے دُنْیَوِیٌّ اور ی میں دو وجوہ ہیں

(۱) یٓ کو وٓ سے بدل لیں جیسے اَلْقَاضِیْ سے قَاضَوِیٌّ ' دِهْلِیْ سے دِهْلَوِیٌّ

(۲) یٓ کو حذف کر دیں جیسے قَاضِیٌّ دِهْلِیٌّ اور یہ اولیٰ ہے۔

اور جب اسم کے آخر میں ایک کی بجائے دو یٓ ہوں تو ان میں سے جو یٓ تیسری جگہ پر ہو اس کا تو حَیَوِیٌّ کی طرح وٓ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ. نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ. عَدِیٌّ سے عَدَوِیٌّ اُمَیَّۃٌ سے اُمَوِیٌّ

رہی چوتھی جگہ سو اس میں صرف یٓ کا اور چوتھی سے زائد جگہوں میں یٓ اور الف دونوں کا حذف کر دینا ضروری ہے نہ کہ اولیٰ جیسے اَلْمُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ . اَلْمُعْتَدِیْ سے مُعْتَدِیٌّ شَافِعِیٌّ سے شَافِعِیٌّ . اَلْمَرْمِیُّ سے اَلْمَرْمِیُّ

﴿ شَافِعِیٌّ کی دونوں یاء تیسری سے زائد جگہ پر ہیں اس لیے دونوں گر گئیں۔ اور اس کی جگہ نسبت کی مشدد یاء آ گئی۔ ۱۲ ﴾

فائدہ: جب تیسری جگہ کی یٓ ، وٓ سے بدل جائے تو اسم مقصور کی طرح منقوص کے عین کلمے پر بھی فتحہ آ جاتا ہے۔ جیسے اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے وہ مثالیں یہ ہیں شَجَوِیٌّ قَاضَوِیٌّ دِهْلَوِیٌّ اُمَوِیٌّ کیونکہ یائے نسبت کے ماقبل سے پہلے حرف کا فتحہ واجب ہے .(ابن عقیل)

(۵) اگر اسم کا آخری اصلی حرف گر گیا ہو تو یائے نسبت کے وقت واپس آ جاتا ہے جیسے دَمٌ سے دَمَوِیٌّ ' اَبٌ سے اَبَوِیٌّ

بعض الفاظ کی نسبت قیاس کے خلاف آتی ہے جیسے نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ حَقٌّ حَقَّانِیٌّ . رَیٌّ سے رَازِیٌّ . ثَقِیْفٌ سے ثَقَفِیٌّ قُرَیْشٌ قُرَشِیٌّ

یائے نسبت مبالغہ کے لیے بھی آتی ہے جیسے اَحْمَرُ سے اَحْمَرِیٌّ

تصغیر

اسم تصغیر وہ ہے جس میں چھوٹائی اور حقارت کے معنی پائے جائیں۔

بنانے کا طریقہ:

اسم کے حروف تین ہوں تو پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے کو فتحہ دیں اور ان دونوں کے بعد ی زیادہ کردیں جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اگر حروف تین سے زیادہ ہوں تو ی کے بعد والے حرف کو کسرہ دے دیں جیسے دِرْهَمٌ سے دُرَیْهِمٌ. عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِیْرٌ عُثْمَانٌ سے عُثَیْمِیْنٌ

﴿ عُصَیْفِوْرٌ تھا فاء کے کسرے کے سبب واؤ یاء سے بدل گیا﴾۔

اسم کا دوسرا حرف حرف علت ہو اور اصلی ہو لیکن اپنے اصل پر نہ ہو تو تصغیر میں اپنے اصل پر آجاتا ہے جیسے بَابٌ سے بُوَیْبٌ نَابٌ نُیَیْبٌ . مِیْزَانٌ مُوَیْزِیْنٌ. مُوْقِظٌ مُیَیْقِظٌ اور اگر حرف علت زائد ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ . جَارِیَةٌ جُوَیْرِیَةٌ. ﴿ ضاد کے ضمہ کے سبب الف بقاعدہ قُوْتِلَ واؤ سے بدل گیا۔۱۲ ﴾

مؤنث سماعی کی تائے تانیث تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے جیسے اَرْضٌ اُرَیْضَةٌ. شَمْسٌ شُمَیْسَةٌ۔

جو حرف اسم کے آخر سے گر گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے جیسے اِبْنٌ سے بُنَیٌّ . اِبْنٌ اصل میں بَنْوٌ تھا پھر آخر سے و کو گرادیا اس کے عوض شروع میں ہمزہ وصلی لے آئے پھر جب اسکی تصغیر بنائی تو ہمزہ گر گیا اور و محذوف واپس آیا بُنَیْوٌ ہوا پھر سیدٌ کے قاعدے سے و کو ی سے بدل دیا اور پہلی ی کو دوسری میں ادغام کردیا بُنَیٌّ ہو گیا اس کے معنی ہیں بچونگڑا۔

فائدہ:۔ تصغیر اور منتہی الجموع دونوں میں وہ زائد حروف حذف ہو جاتے ہیں جن کے باقی رہنے سے تصغیر اور منتہی الجموع کے وزن میں خلل پیدا ہوتا ہے جیسے مُسْتَدْعٍ سے مُدَيْعٌ ومَدَائِعُ. مُنْطَلِقٌ سے مُطَيْلِقٌ ومَطَالِقٌ. سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ وسَفَارِجُ. مُجْتَنِبٌ سے مُجَيْنِبٌ و مَجَانِبُ

﴿لان التكسير و التحقير من وادٍ واحدٍ ۱۲(جاربردی)﴾

☆سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ☆

☆اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ و تَرْضٰى مِنَ الْعَمَلِ وَ النِّيَةِ . صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ☆

الحمدللہ مفتاح الصرف کے چاروں حصے مکمل ہو گئے۔اللہ تعالیٰ اس کو نافع اور مقبول بنائے۔ اس کا مطالعہ کرنے والوں سے خصوصاً طالب علموں سے رضائے مولیٰ کی دعا کا طالب ہوں

محمد الیاس عفی عنہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۹۱ھ بروز جمعرات

دار فانی کی سجاوٹ پر نہ جا		نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا
پھر وہاں بس چین کی بنسی بجا		اِنَّہٗ قَدْ فَازَ فَوْزاً مَنْ نَجَا

(مجذوب)

فعل ماضی کی قسمیں

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱)...... ماضی مطلق (۲)...... ماضی قریب (۳)...... ماضی بعید

(۴)...... ماضی استمراری (۵)...... ماضی احتمالی (۶)...... ماضی تمنائی

(۱)...... ماضی مطلق

وہ فعل ہے جو مطلق گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے اور وہ کسی قید قریب یا بعید کے ساتھ مقید نہ ہو۔ جیسے فَعَلَ

ماضی مطلق بنانے کا طریقہ اوراس کی گردان کا بیان فعل ماضی کے باب میں تفصیل سے آچکا ہے۔

(۲)...... ماضی قریب

وہ فعل ہے جو ایسے گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے جو زمانہ حال کے قریب ہو۔

جیسے: قَدْ فَعَلَ

بنانے کا طریقہ

ماضی مطلق کے شروع میں قد لگادو ماضی قریب بن جائے گی۔

فعل ماضی قریب کی گردان

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر مونث
واحد	قد فَعَلَ کیا ہے اس ایک مرد نے	قد فَعَلَتْ کیا ہے اس ایک عورت نے	قد فَعَلْتَ کیا ہے تو ایک مرد نے	قد فَعَلْتِ کیا ہے تو ایک عورت نے	قد فَعَلْتُ کیا ہے میں نے
تثنیہ	قد فَعَلا	قد فَعَلَتَا	قد فَعَلْتُمَا	قد فَعَلْتُمَا	قد فَعَلْنَا
جمع	قد فَعَلُوْا	قد فَعَلْنَ	قد فَعَلْتُمْ	قد فَعَلْتُنَّ	قد فَعَلْنَا

(۳)......فعل ماضی بعید

یہ وہ فعل ہے جو ایسے گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے جو زمانہ حال سے بعید ہو۔
جیسے کَانَ ضَرَبَ
بنانے کا طریقہ:
ماضی مطلق کے شروع میں کان لگادو ماضی بعید بن جائے گی۔ جیسے کَانَ فَعَلَ

فعل ماضی بعید کی گردان

واحد	کان فَعَلَ کیا تھا اس ایک مرد نے	کانت فَعَلَتْ کیا تھا اس ایک عورت نے	کنتَ فَعَلْتَ کیا تھا تو ایک مرد نے	کنتِ فَعَلْتِ کیا تھا تو ایک عورت نے	کنتُ فَعَلْتُ کیا تھا ہے میں نے
تثنیہ	کانا فَعَلَا	کانتا فَعَلَتَا	کنتما فَعَلْتُمَا	کنتما فَعَلْتُمَا	کنّا فَعَلْنَا
جمع	کانوا فَعَلُوْا	کُنَّ فَعَلْنَ	کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	کُنتنَّ فَعَلْتُنَّ	

(۴)...... ماضی استمراری

وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں مستمر اور جاری ہو جیسے کَانَ یَفْعَلُ وہ کرتا تھا
بنانے کا طریقہ:
فعل مضارع کے شروع میں کان لگادو ماضی استمراری بن جائیگی۔ جیسے کَانَ یَفْعَلُ

فعل ماضی استمراری کی گردان

واحد	کَانَ یَفْعَلُ کرتا تھا وہ ایک مرد	کَانَتْ تَفْعَلُ کرتی تھی وہ ایک عورت	کُنتَ تَفْعَلُ کرتا تھا تو ایک مرد	کُنتِ تَفْعَلِیْنَ کرتی تھی تو ایک عورت	کُنتُ اَفْعَلُ کرتا ہوں میں
تثنیہ	کَانَا یَفْعَلَانِ	کَانَتَا تَفْعَلَانِ	کُنتما تَفْعَلَانِ	کُنتما تَفْعَلَانِ	کُنَّا نَفْعَلُ
جمع	کَانُوا یَفْعَلُوْنَ	کُنَّ یَفْعَلْنَ	کُنتُمْ تَفْعَلُوْنَ	کُنتُنَّ تَفْعَلْنَ	

(۵)...... ماضی احتمالی

یہ وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں اس کے ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو۔ اس کو ماضی شکیہ بھی کہتے ہیں جیسے۔ لعلما فعل کیا ہوگا اس ایک مرد نے یا شاید کیا ہو اس ایک مرد نے

بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے شروع میں لَعَلَّمَا لگادو ماضی احتمالی بن جائے گی۔ جیسے لَعَلَّمَا فَعَلَ

فعل ماضی احتمالی مثبت کی گردان

واحد	لَعَلَّمَا فَعَلَ کیا ہوگا اس ایک مرد نے	لَعَلَّمَا فَعَلَتْ کیا ہوگا اس ایک عورت نے	لَعَلَّمَا فَعَلْتَ کیا ہوگا تو ایک مرد نے	لَعَلَّمَا فَعَلْتِ کیا ہوگا تو ایک عورت نے	لَعَلَّمَا فَعَلْتُ کیا ہوگا میں نے
تثنیہ	لَعَلَّمَا فَعَلَا	لَعَلَّمَا فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْنَا
جمع	لَعَلَّمَا فَعَلُوْا	لَعَلَّمَا فَعَلْنَ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَا فَعَلْنَا

فعل ماضی احتمالی منفی کی گردان

واحد	لَعَلَّمَاما فَعَلَ نہیں کیا ہوگا اس ایک مرد نے	لَعَلَّمَاما فَعَلَتْ نہیں کیا ہوگا اس ایک عورت نے	لَعَلَّمَاما فَعَلْتَ نہیں کیا ہوگا تو ایک مرد نے	لَعَلَّمَاما فَعَلْتِ نہیں کیا ہوگا تو ایک عورت نے .	لَعَلَّمَا مافَعَلْتُ نہیں کیا ہوگا میں نے
تثنیہ	لَعَلَّمَاما فَعَلَا	لَعَلَّمَاما فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا مافَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا مافَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا مافَعَلْنَا
جمع	لَعَلَّمَاما فَعَلُوْا	لَعَلَّمَاما فَعَلْنَ	لَعَلَّمَاما فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا مافَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَاما فَعَلْنَا

(٦)...... ماضی تمنائی

یہ وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں اس کے ہونے کی تمنّٰی ہو۔

جیسے لَیْتَمَا فَعَلَ کاش کہ کیا ہوتا اس ایک مرد نے

بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے شروع میں لَیْتَمَا لگادو ماضی تمنائی بن جائے گی۔ جیسے لَیْتَمَا فَعَلَ

فعل ماضی تمنائی مثبت کی گردان

واحد	لَیْتَمَا فَعَلَ کیاہوتا اس ایک مرد نے	لَیْتَمَا فَعَلَتْ کیاہوتا اس ایک عورت نے	لَیْتَمَا فَعَلْتَ کیاہوتا تو ایک مرد نے	لَیْتَمَا فَعَلْتِ کیاہوتا تو ایک عورت نے	لَیْتَمَا فَعَلْتُ کیاہوتا میں نے
تثنیہ	لَیْتَمَا فَعَلَا	لَیْتَمَا فَعَلَتَا	لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَیْتَمَا فَعَلْنَا
جمع	لَیْتَمَا فَعَلُوْا	لَیْتَمَا فَعَلْنَ	لَیْتَمَا فَعَلْتُمْ	لَیْتَمَا فَعَلْتُنَّ	لَیْتَمَا فَعَلْنَا

فعل ماضی تمنائی منفی کی گردان

واحد	لَیْتَمَامَا فَعَلَ نہیں کیاہوتا اس ایک مرد نے	لَیْتَمَامَا فَعَلَتْ نہیں کیاہوتا اس ایک عورت نے	لَیْتَمَامَا فَعَلْتَ نہیں کیاہوتا تو ایک مرد نے	لَیْتَمَامَا فَعَلْتِ نہیں کیاہوتا تو ایک عورت نے	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُ نہیں کیاہوتا میں نے
تثنیہ	لَیْتَمَامَا فَعَلَا	لَیْتَمَامَا فَعَلَتَا	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُمَا	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُمَا	
جمع	لَیْتَمَامَا فَعَلُوْا	لَیْتَمَامَا فَعَلْنَ	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُمْ	لَیْتَمَامَا فَعَلْتُنَّ	لَیْتَمَامَا فَعَلْنَا

فائدہ:

ماضی کی چھ قسمیں ہیں چونکہ یہ قسمیں اردو کا محاورہ ہے اس لیے اردو میں بنانے کا طریقہ سمجھ لو۔ اردو میں کیا اور ہوا **ماضی مطلق** ہے۔

ماضی مطلق کے ساتھ ہے لگانے سے **ماضی قریب** بنتی ہے جیسے: کیا ہے / ہوا ہے۔

اور تھا لگانے سے **ماضی بعید** بنتی ہے جیسے: کیا تھا / ہوا تھا۔

اور تا تھا لگانے سے **ماضی استمراری** بنتی ہے جیسے: کرتا تھا / ہوتا تھا۔

اور ہوگا لگانے سے **ماضی احتمالی** بنتی ہے جیسے: کیا ہوگا / ہوا ہوگا۔

اور تا لگانے سے **ماضی تمنائی** بنتی ہے جیسے: کرتا / ہوتا۔

مفتاح النحو

علم کثیر آمد و عمر قصر		آنچہ ضروری است در و شغل گیر

اکثر ضروریات نحو کے لیے جامع اور مختصر رسالہ ہے۔ مشکل مسائل کی آسان تعبیرت اور عمدہ ترتیب کی بناء پر علم نحو کو آسان کر دیا گیا ہے۔ ہم اپنے تجربات کی بناء پر یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ اگر اس کتاب کو سمجھ کر پڑھا جائے، تو ان شاء اللہ قرآن پاک حدیث اور فقہ کی عبارات کو ترکیب نحوی کے ساتھ سمجھنے کے لیے بس یہی ایک کتاب کافی ہے۔

بشرطیکہ طرز تعلیم ناقص نہ ہو

مکتبہ اُمُّ القُریٰ کی مطبوعات

دینی طلباء وطالبات میں علمی استعداد پیدا کرنے والی کُتب

☜ **مفتاح النحو** (مفصل): نحو کے تمام اہم مسائل کے لیے جامع مختصر اور آسان انداز میں نحو میر، ہدایۃ النحو، کافیہ اور شرح جامی پڑھنے والوں کو مطالعہ میں رکھنے سے نحو کے مسائل کے ذریعے قرآن پاک کی تفسیر سمجھنے میں انتہائی مفید ثابت ہوگی۔

☜ **مفتاح النحو** (مختصر درسی): اولیٰ والوں کو نحو میر سے پہلے پڑھانے سے اولیٰ کے طلباء میں درجہ ثانیہ اور ثالثہ والوں کے مثل استعداد پیدا ہونے کا مشاہدہ ہوگا۔

☜ **مفتاح الصرف** (مکمل چار حصص): صرف میر، علم الصیغہ اور فصول اکبری کے صرفی قواعد کو اس قدر جامع، مختصر اور آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ آپ میزان الصرف کی جگہ مفتاح الصرف پڑھانے سے علم الصیغہ پڑھنے والوں سے زیادہ استعداد پیدا کرواسکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس طریقہ سے پڑھائیں جو مقدمہ میں لکھا گیا ہے۔

☜ **بهشتی رهبر** (توضیح بہشتی زیور): بہشتی زیور کے فقہی احکامات والے پہلے پانچ حصوں کے ہر باب سے پہلے اس باب کے اصول لکھے ہیں۔ پھر بہشتی زیور کے مسائل کو ان پر منطبق کر دیا گیا ہے جس سے ابتدائی طلبہ کو بہشتی رہبر پڑھانے سے بہشتی زیور، نورالایضاح، قدوری کے مسائل میں بہت بصیرت پیدا ہوگی۔ خاص کر رباء (سود) کے مسائل میں اس کتاب کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ خصوصاً تعلیم بالغاں اور پڑھی لکھی مستورات کی فقہی ضرورت کے لیے تو ایک ہی کتاب انشاء اللہ کافی اور وافی رہے گی۔

☜ **مفتاح التجوید**: جمال القرآن اور فوائد مکیہ سے اختصار و تسہیل کے ساتھ اور اساتذہ کے افاضات پر مشتمل نادر و جامع فوائد کا مجموعہ۔

☜ **اناشید**: برائے ابتدائی عربی بول چال عربی سیکھنے والے بچوں کے لیے انتہائی مفید کتاب۔

☜ **مفتاح الحوار**: ابتدائی طلباء وطالبات کو اہل لغت کے محاورہ کے مطابق فطری طریقے پر عربی سکھانے سکھانے کے لیے ابتدائی کتاب

☜ **مفتاح مناسک**: مسائل حج کو اصولی انداز میں حل کر کے سہل طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

☜ **رجسٹرز ام القری**: برائے **امتحانات** **داخلہ وخارج** **ماہوار تعاون**
مدارس کی سہولت اور نظم کے پیش نظر جدید طرز پر ترتیب دیئے گئے ہیں۔

تنبیہ: مذکورہ کُتب صرف مکتبہ اُمُّ القُریٰ راولپنڈی کے نام سے طلب فرمائیں۔ شکریہ